تحریکِ ختمِ نبوّت

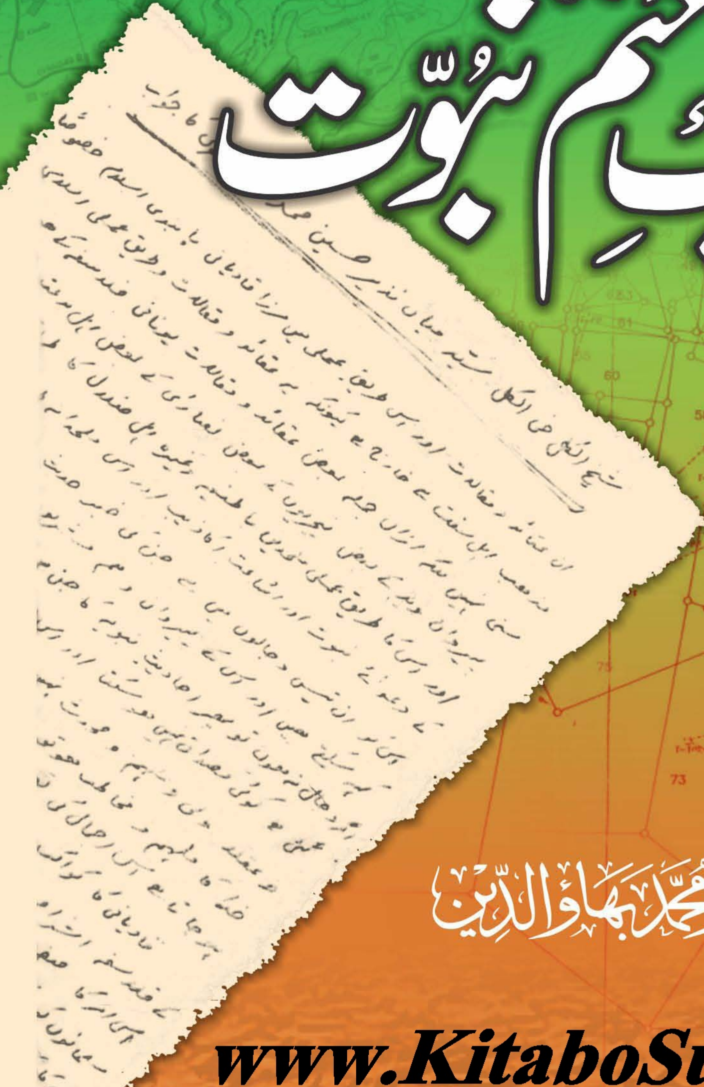

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و نہم (۵۹)

ابطال اعجاز مرزا۔۱

مرقع قادیانی ۱۹۳۱ء۔۱۹۳۲ء جلد۳

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ ونہم (۵۹)
	ابطال اعجاز مرزا۔ا
	مرقع قادیانی۔۱۹۳۱ء۔۱۹۳۲ء جلد ۳
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۲۰
سال طباعت	۲۰۱۹ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۷
قادیانی کا عربی قصیدہ	۸
ابطال اعجاز مرزا: ا۔مولانا غنیمت حسین مونگیری	۱۳
تمہید	۱۴
مرزا کا عجز	۲۵
قرآن پاک کا اعجاز	۲۶
مقدمہ	۳۱
تنقید	۳۳
قطعہ تاریخ بطرز تقریظ	۹۱
مرقع قادیانی۔جلد۳ نمبرا۔ بابت اپریل ۱۹۳۱ء	۹۵
رسول مدنی ﷺ اور رسول قدنی۔مولانا ثناء اللہ امرتسری	۹۵
جواب ندائے ایمان۔عبداللہ معمار (اہلحدیث ۱۴مارچ ۱۹۳۰ء سے)	۱۰۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ندائے قرآن بجواب ندائے قادیان ۔منشی عبداللہ معمار ۱۰۹

الہام مرزا قادیانی خلاف آیت قرآنی: بابو حبیب اللہ کلرک ۱۱۶

کھلا عریضہ بخدمت خلیفہ قادیانی۔حافظ فضل الرحمٰن کلرک ۱۱۹

مرقع قادیانی جلد۳ نمبر۳۔بابت جون ۱۹۳۱ء ۱۲۰

طاعون مرزا۔مولانا ثناءاللہ ۱۲۱

سکھوں اور مرزائیوں کی بہادری۔مولانا ثناءاللہ ۱۲۵

کسوف مرزا۔منشی محمد عبداللہ معمار ۱۲۷

اختلافات مرزا۔سید محمد حسن مالاکنڈ ۱۳۶

افتراءات مرزا۔ ابوسعید محمد شریف قریشی ۱۴۰

مرقع قادیانی۔جلد۳ نمبر۴ ۔بابت جولائی ۱۹۳۱ء ۱۴۲

بطالت مرزا۔مولانا ثناءاللہ ۱۴۲

نشانات مرزا۔منشی محمد عبداللہ معمار ۱۵۰

قادیانی دعوی کی تحقیق۔ابوسعید محمد شریف قریشی ۱۵۹

مرقع قادیانی۔جلد ۳ نمبر۵ بابت اگست ۱۹۳۱ء ۱۶۱

قادیانی نکاح آسمانی کی یادگار۔ سید محمد حسن شاہ ۱۶۲

نشانات مرزا۔ منشی محمد عبداللہ معمار ۱۶۸

کامیاب مناظرہ۔مولوی مہردین میاں ونڈ۔امرتسر ۱۷۲

کسوف مرزا ۔نمبر۳ ۔منشی محمد عبداللہ معمار ۱۷۴

شاہ شریف کا چیلنج مباہلہ ۱۷۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی جلد۳ نمبر۶ بابت ستمبر ۱۹۳۱ء ۱۷۹

قاتل پھانسی کی موت سے بچایا گیا۔ مولانا ثناء اللہ ۱۷۹

شاہ شریف اور مرزا محمود کے مباہلے کا محاکمہ۔ مولانا ثناء اللہ ۱۸۲

ختم نبوت نبوت از روئے قرآن۔ مولانا نور الہی گھرجاکھی ۱۸۷

کسوف مرزا۔ منشی محمد عبد اللہ معمار ۱۹۴

بائیبل میں لفظ باپ کے صحیح معنی۔ محمد اسماعیل پھرالوی ۱۹۷

مرقع قادیانی۔ جلد۳ نمبر۷۔ بابت اکتوبر ۱۹۳۱ء ۱۹۹

قادیانی تفسیرات کا نمونہ۔ محمد مہر الدین میاں ونڈ ۱۹۹

مسیح موعود عیسی بن مریم ملک شام میں۔ بابو حبیب اللہ کلرک ۲۰۸

سلسلہ مضامین معماریہ نمبر۱۔ دلائل مرزا۔ محمد عبد اللہ معمار ۲۱۴

مرقع قادیانی۔ جلد۳ نمبر۸۔ بابت نومبر ۱۹۳۱ء ۲۱۸

مرزا صاحب، دجال اور یاجوج ماجوج۔ مولانا ثناء اللہ ۲۱۹

سلسلہ معماریہ۔ دلائل مرزا۔ منشی محمد عبد اللہ معمار ۲۲۶

قادیانی نبی کا بے اصل استدلال۔ مولوی مہر الدین میاں ونڈ ۲۳۳

احمدی یا مرزائی منقول از اخبار نور افشاں ۲۳۷

مرزا قادیانی کی اصلیت: مبارک علی سیالکوٹی مہاجر مکی ۲۳۹

مرقع قادیانی۔ جلد۳ نمبر۹۔ بابت دسمبر ۱۹۳۱ء ۲۴۰

قادیانی دعا اور مولوی ثناء اللہ کی موت۔ مولانا ثناء اللہ ۲۴۰

سلسلہ معماری۔ دلائل مرزا نمبر۳۔ منشی محمد عبد اللہ معمار ۲۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی خاص نمبر جلد۳ نمبر۱۰۔بابت جنوری ۱۹۳۲ء	**۲۵۹**
خلیفہ قادیان کی طرف سے تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار	۲۵۹
مرقع قادیانی۔ جلد۳ نمبر۱۱ بابت فروری ۱۹۳۲ء	**۲۷۷**
مجدد دین کون ہیں؟ مولانا ثناء اللہ	۲۷۸
باپ اور بیٹے میں روحانی جنگ ۔بابو حبیب اللہ کلرک	۲۹۲
دلائل مرزا۔دلیل نمبر۳۔خلافت مرزا۔منشی عبداللہ معمار	۲۹۵
مرقع قادیانی۔جلد۳ نمبر۱۲۔مارچ ۱۹۳۲ء	**۲۹۹**
مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ واقعی آخری فیصلہ ہے	۲۹۹
مسیح موعود۔مرقومہ پنڈت آتمانند۔لکھنؤ	۳۰۶
خطاب بہ رسالہ مرقع قادیانی۔حافظ فضل الرحمٰن کلرک	۳۱۷
کھلی چٹھی بنام محمد علی لاہوری۔حافظ فضل الرحمٰن کلرک	۳۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتا ب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد انسٹھ قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں مولانا غنیمت حسین مونگیری کی ابطال اعجاز مرزا کا حصہ اول، اور مرقع قادیانی کی جلد سوم شامل کی گئی ہے۔

کتاب ہذا میں مولانا غنیمت حسین مونگیری اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، حاجی محمد یونس رئیس دتاولی، حافظ فضل الرحمٰن لالہ موسی، مولوی مہرالدین میاں ونڈ، مولوی نور حسین گرجاکھی، سید محمد حسن شاہ مالاکنڈ، جناب محمد اسماعیل پھرالوی، جناب مبارک علی سیالکوٹی مہاجر مکی وغیرھم کی نگارشات نقل ہوئی ہیں۔ عیسائیوں کے رسالہ نورافشاں کی ایک تحریر بھی شامل اشاعت ہوئی ہے اور بائبل کے انگریزی نسخے سے متعدد عبارات موقع کی مناسبت سے نقل کر دی گئی ہیں۔

مرقع قادیانی جلد سوم کے شمارہ اول کے مضامین نقل کرتے ہوئے اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء میں شائع ہونے والا منشی عبداللہ معمار کا مضمون: جواب نداء ایمان، نقل کر دیا ہے، کیونکہ اس مضمون کا دوسرا حصہ مرقع کے اس شمارے میں شائع ہوا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی　　محمد بہاء الدین　　۔ ۱۱ مارچ ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

قادیانی کا عربی قصیدہ

جناب جلال دین قادیانی بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب اعجاز احمدی ضمیمہ کتاب نزول المسیح مرقومہ ۸ نومبر ۱۹۰۲ء جس کے ساتھ دس ہزار روپے کے انعام کا اشتہار ہے ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء کو شائع کی گئی۔ اس کی وجہ تالیف یہ ہے کہ مد ضلع امرتسر میں مولوی ثناء اللہ سے مناظرہ کے لیے مرزا صاحب نے مولوی سرور شاہ اور مولوی عبداللہ کشمیری کو بھیجا۔ دوران مباحثہ مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ مرزا صاحب کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ دوسرے یہ کہ میں مرزا صاحب سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔ (جب سرور شاہ نے مد سے واپس قادیان آ کر مناظرے کی کارروائی سنائی تو مرزا صاحب کہتے ہیں کہ) میں نے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ ایک سادہ قصیدہ بنانے کیلئے روح القدس سے میری تائید فرما دے جس میں مباحثہ مد کا بھی ذکر ہو۔ اور میری وہ دعا منظور ہوگئی اور روح القدس سے ایک خارق عادت مجھے تائید ملی (قادیانی خزائن۔ جلد ۱۹۔ اعجاز احمدی۔ ابتدائیہ ص ۸) اور یوں وہ اعجازی قصیدہ وجود میں آیا جس کے چند اشعار یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

فجائوا بذئب بعد جهد آذابهم
و نعني ثناء الله منه و نظهر

پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیئے کو لائے اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے اور ہم ظاہر کرتے ہیں

و اوجس خيفة شره بعض رفقتي
لما عرفوا من خبث قوم تنمروا

اور پوشیدہ طور پر میرے بعض رفیقوں کے دلوں میں خوف ہوا کیونکہ قوم کی درندگی انہوں نے معلوم کر لی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفاهم عما يات الاناس و حمقهم
رئوا مد قوم و المدى قد شهروا

قوم کی جہالتوں نے ان کوخستہ کردیا موضع مدکوانھوں نے ایسی صورت میں دیکھا جو چھریٔیں نکالی ہوئی ہیں

فصاروا بمد للرماح درية
و يعلمها احمد على المدبر

پس میرے دوست (سرورشاہ وغیرہ) مد میں تیروں کا نشانہ بن گئے اور اس بات کو احمد علی جو میر مجلس تھا خوب جانتا ہے

و انكر آياتى و انكر دعوتى
و انكر الهامى و قال مزور

اور (ثناءاللہ) میرے نشانوں سے انکار کیا اور میری دعوت سے انکار کیا اور میرے الہام سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ایک جھوٹا آدمی ہے

و كذبنى بالبخل من كل صورة
و خطاءنى فى كل وعظ اذكر

اور اس (ثناءاللہ نے) نے ہر ایک صورت سے مجھے کاذب ٹھہرایا اور ہر ایک وعظ میں جو میں نے کیا مجھے خطا کی طرف منسوب کیا

فافردت افراد الحسين بكربلا
و فى الحى صرنا مثل من كان يقبر

پس اس جگہ میں اکیلا رہ گیا جیسا کہ حسین کربلا میں اور اس قوم میں ہم ایسے ہوگئے جیسا کہ مردہ دفن کیا جاتا ہے

الا رب خصم قد رئيت جدا له
و ما رئينا مثله من يزور

خبردار ہو میں نے بہت بحث کرنے والے دیکھے ہیں مگر اس (ثناءاللہ) جیسا فریبی میں نے کوئی نہیں دیکھا

اغلط اعجازى حسين يعلمه
و هيئات ماحول الجهول اتسخر

کیا میری کتاب اعجاز المسیح کی محمد حسین نے غلطیاں نکالیں۔ اور یہ کہاں ہوسکتا ہے اور محمد حسین کی کیا طاقت ہے، کیا ہنسی کر رہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ان کـــان فـــی شـــیء بـــعـــلـــم حسیـــنـــکـــم

فـــمـــا لك لا تـــدعـــوه و الـــخـــصـــم یـــحـــصـــر

اور اگر تمہارا محمد حسین کچھ چیز ہے پس تو اس کو کیوں نہیں بلاتا اور دشمن سخت گرفت کر رہا ہے

و نـــحـــسـبـــه کـــالـــحـــوت فـــات بـــنـــظـــمـــه

متـــی حـــل بـــحـــراً نـــقـــتـــنـــصـــمـــه و نـــاســـر

اور ہم تو اس کو ایک مچھلی کی طرح سمجھتے ہیں پس اس کی نظم پیش کر جب وہ شعر کے بحروں میں سے کسی بحر میں داخل ہو گا تو ہم اس کو شکار کر لیں گے اور پکڑ لیں گے

و ان یـــاتـــنـــی اصبـــحـــه کـــاســـاً مـــن الهـــدی

فـــاحـــضـــره لـــلا مـــلاء ان کـــان یـــقـــدر

اگر وہ میرے پاس آئے گا تو اسی صبح ہدایت کا پیالہ پلاؤں گا۔ پس اس کو لکھنے کیلیے حاضر کر اگر وہ لکھنے کے لیے طاقت رکھتا ہے۔

اذا مـــا ابتـــلاه الـــلـــه بـــالارض ســـخـــطـــة

بـــلائـــل قـــالـــوا مـــکـــرم و مـــعـــزز

جب خدا نے بے زاری کے طور پر اس (محمد حسین) کو زمین لائل پور میں دی تو مخالفوں (ثناء اللہ) نے کہا کہ اس کی بڑی عزت ہے

اذا نـــحـــن بـــارزنـــا فـــایـــن حسیـــنـــکـــم

و ان کـــنـــت تـــحـــمـــده فـــاعـــلـــن و اخبـــر

جب ہم میدان میں آئے تو تمہارا حسین کہاں ہو گا اور اگر تو اس کی تعریف کرتا ہے پس اس کو خبر دے دے

اتـــحـــسبـــه حیـــاً و تـــا الـــلـــه انـــنـــی

اراه کـــمـــن یـــد فـــی و یـــفـــنـــی و یـــقـــبـــر

کیا تو اس کو زندہ سمجھتا ہے اور بخدا میں دیکھتا ہوں اس کو مثل اس شخص کے جو کشتہ ہے اور مر گیا اور قبر میں داخل ہو گیا

و مـــا ان قـــنـــطـــنـــا و الـــرجـــاء مـــعـــظـــم

کـــذالك وحـــی الـــلـــه یـــدری و یـــخـــبـــر

اور ہم اس (محمد حسین) کے ایمان سے ناامید نہیں ہوئے بلکہ امید بہت ہے اسی طرح خدا کی وحی خبر دے رہی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیبدی لك الرحمن مقسوم حبکم

سعید فلا ینسیه یوم مقدر

تجھ پر خدا تعالیٰ تیرے دوست محمد حسین کا مقسوم ظاہر کر دے گا۔ سعید ہے پس روز مقدر اس کو فراموش نہیں کرے گا

و یحی بایدی اللہ و اللہ قادر

و یاتی زمان الرشد و الذنب یغفر

اور خدا کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائے گا اور خدا قادر ہے اور رشد کا زمانہ آئے گا اور گناہ بخش دیا جائے گا

فیسقونہ ماء الطھارۃ و التقی

نسیم الصبا تاتی بریا یعطر

پس پاکیزگی اور طہارت کا پانی اسے پلائیں گے اور نسیم صبا خوشبو لائے گی اور معطر کر دے گی

و ان کلامی صادق قول خالقی

و من عاش منکم برھۃ فسینظر

اور میرا کلام سچا ہے اور میرے خدا کا قول ہے۔ اور جو شخص تم میں سے کچھ زمانہ زندہ رہیگا وہ دیکھ لے گا

اتعجب من ھذا فلا تعجبن لہ

کلام من المولی و وحی مطھر

کیا تو اس سے تعجب کرے گا پس کچھ تعجب نہ کر یہ خدا کا کلام ہے اور پاک وحی ہے

و ما قلتہ من عند نفسی کراجم

اریت و من امر القضا اتحیر

اور میں نے اپنے ہی دل سے اٹکل بات نہیں کی بلکہ کشفی طور پر مجھے دکھلایا گیا اور میں اس سے حیران ہوں

اقلب حسین یھتدی من یظنہ

عجیب و عند اللہ ھین و ایسر

کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آ جائے گا یہ کون گمان کر سکتا ہے عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ثلثه اشخاص به قد رئیتهم
و منهم الٰهی بخش فاسمع و ذکر

تین آدمی اس کے ساتھ اور ہیں۔ایک ان میں سے الٰہی بخش اکونٹنٹ ہے پس سن اور سنا دے

لعمرك ذقنا دون ذنب رماحهم
فما سرنا الا دعاء یکرر

تیری قسم کہ ہم نے بغیر گناہ کے ان کے نیزوں کا مزہ چکھا پس ہمیں یہی اچھا معلوم ہوا کہ ان کے حق میں دعا کرتے ہیں

متی ذکروا یغتم قلبی بذکرهم
بما کان وقت بالملاقات نبشر

جب وہ ذکر کئے جاتے ہیں تو میرا دل غم ناک ہو جاتا کیونکہ یاد آتا ہے کہ ایک دن ہم ملاقات سے خوش ہوتے تھے

ء ارضعت من غول الغلایا اباالوفا
فمالك لا تخشی و لا تتفکر

کیا تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا، اے ثناء اللہ۔پس تجھے کیا ہو گیا کہ نہ ڈرتا ہے نہ فکر کرتا ہے

عقرت بمد صحبتی یا اباالوفا
بسب و توهین فربی سیقهر

اے ثناء اللہ تو نے مد میں ہمارے دوستوں کو رنج پہنچایا گالی سے اور توہین سے پس میرا خدا عنقریب غالب ہو جائے گا۔

(قادیانی خزائن جلد ۱۹ ضمیمہ نزول المسیح۔اعجاز احمدی ص ۱۵۰-۱۶۳)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی ہے کہ یہ اعجازی قصیدہ ہے جو انہوں نے روح القدس کی مدد سے لکھا ہے۔اس قصیدے میں آپ فرماتے ہیں کہ مجھے وحی آئی ہے کہ محمد حسین بٹالوی اور منشی الٰہی بخش مرزائی ہو جائیں گے۔

قدرت نے مرزا غلام احمد صاحب کے اسی اعجازی قصیدے سے ان کے کذاب ہونے کا اعجازی نشان ظاہر کر دیا کہ نہ شیخ الاسلام محمد حسین بٹالوی کبھی مرزائی ہوئے اور نہ منشی الٰہی بخش اکاونٹنٹ مصنف عصائے موسی اس قصیدے کے بعد مرزائیت میں داخل ہوئے۔الحمد للہ کہ ان دونوں بزرگوں نے حالت ایمان میں دار البقاء کا سفر اختیار کیا۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا غنیمت حسین مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کا تجزیہ کیا تھا۔ ذیل میں مولانا مونگیری کا رسالہ نقل کیا جاتا ہے

ابطال اعجاز مرزا

حصہ اول

مؤلفہ مولانا شاہ حکیم غنیمت حسین اشرفی ساکن مخدوم چک مونگیر

حسب فرمائش مولوی شہاب الدین

منشی سراج الدین رحمانی پرنٹر پبلشر کے زیر اہتمام

رحمانیہ پریس مونگیر میں ۱۳۲۳ھ میں طبع ہوا

مرزا صاحب نے جس قصیدہ کے اعجاز کا دعوی کیا ہے، اس پہلے حصہ میں مرزا صاحب کے قصیدہ کی غلطیاں دکھائی ہیں کہ اس میں ایسی موٹی موٹی اور صاف صاف غلطیاں ہیں جو مستعد طلباء پر پوشیدہ نہیں رہ سکیں۔

علاوہ صرفی نحوی عروضی غلطیوں کے محاورات کی غلطی اور الفاظ کا غلط استعمال جو مرزا صاحب نے اس قصیدہ میں کیا ہے اس سے ظاہر کیا ہے اور دکھا دیا ہے کہ یہ قصیدہ فصیح اور بلیغ کو کیا، صحیح بھی نہیں ہے۔ پھر ایسے کلام کو معجزہ کہنا بجز جہل مرکب کے اور کیا کہا جائے۔ اسی وجہ سے اہل کمال نے اس کی طرف توجہ نہیں کی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کی خیر خواہی کے خیال سے اس کے جواب میں بھی قصیدہ لکھا گیا ہے جو اس کے دوسرے حصہ میں عنقریب شائع ہوگا۔ اہل علم دیکھ لیں گے کہ ہمارا قصیدہ مرزا غلام احمد صاحب کے قصیدہ سے ہر طرح عمدہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہید

انا فتحنا لك فتحاً مبيناً۔ نحمده و نصلی علی سید المر سلین خا تم النبیین و آ له و صحبه ا جمعین۔ بسم الله الر حمن الر حیم

مرزا غلام احمد صاحب کا قصیدہ جس کا نام انہوں نے اعجاز احمدی اور القصیدۃ ا لا عجا ز یه رکھا تھا، اور علماء کرام سے بیس دن میں اس کے مقابلہ کا قصیدہ مع ترجمہ طلب فرمایا تھا، نہ اس قصیدہ میں اعجاز کی کوئی شان ہے، اور نہ فصاحت اور بلاغت میں وہ انسانی طاقت سے بالاتر ہے۔ بلکہ وہ ایک محض معمولی قصیدہ ہے اور اس سے کہیں بڑھے چڑھے اور فصاحت و بلاغت میں اعلیٰ علمائے ہند کے قصائد موجود ہیں۔ جس طرح بارھویں صدی کے حسام الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی کے صرف قصائد میں ایک کتاب ہے جس کا نام تسلیة الفوا د فی قصا ئد آ زا د ہے۔ اور سات دیوان عربی میں آپ کے ہیں جن کا نام سبع سیا رہ ہے۔ اس میں قصائد کے سوا انواع اور اقسام کے کلام ہیں۔ اس کے سوا اور بھی متعدد تصانیف آپ کی عربی میں، اور ہزاروں اشعار ہیں۔ (اتحاف النبلاء ص ۳۳)۔ فارسی میں بھی آپ کا کلام نہایت پاکیزہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب سفر حج میں آپ لوٹے گئے اور ڈاکوؤں نے سوا چشمہ اور تھوڑا پارہ (جو مہوسی کے لئے ساتھ رہتا تھا) کے کچھ نہ چھوڑا، تو آپ نے شاہ دکن کو عریضہ لکھا جس کے سرنامہ پر یہ شعر تھا

عینکے و پارہء سیماب با ما ماندہ است
چشم بے خواب و دل بے تاب با ما ماندہ است

اس کے بعد حکیم الامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا قصیدہ نعتیہ اور دیگر تصانیف عربیہ ہیں۔ اور فخر الا دباء و المتکلمین مولانا فضل الحق خیر آبادی کے قصاید میمیہ وغیرہ، اور اسوۃ الفضلاء مفتی محمد عباس مرحوم کے قصاید وغیرہ وغیرہ۔ اسی وجہ سے علمائے کرام نے اس کی تنقید اور جواب کی طرف توجہ نہ کی۔ اور خیال فرمایا کہ ابھی ہندوستان کی جہالت اس درجہ نہیں پہونچی ہے کہ عوام بھی ہر سحر سامری کو اعجاز موسوی سمجھنے لگیں۔ یہی وجہ تھی جس نے ان کو اس کی طرف توجہ کرنے سے باز رکھا۔ لیکن زمانہ کی نیرنگیاں قدرت کا تماشا ہیں۔ مرزا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوران کے اتباع نے اس کو غنیمت سمجھ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی اعجازی مسجد الگ کھڑی کر کے تمام شور مچا دیا کہ یکھو مدت معینہ میں کسی نے ایسا قصیدہ نہ لکھا اور نہ کوئی لکھ سکتا تھا۔

مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جانفشانی اور حرمانی پر افسوس کرنا چاہیے کہ یہ خیال بھی ان کا غلط ہوا۔مولوی حاجی محمد یونس صاحب رئیس دتاؤلی ضلع علی گڈھ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام یہ اعلام دیا تھا جس کو میں بعینہ نقل کرتا ہوں۔

مخدوم مکرم بندہ! اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار سلمہ اللہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ

پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون مرزا صاحب کا دیکھنے میں آیا۔مرزا صاحب اپنی معمولی چالاکی سے اس میں بھی باز نہ آئے۔یعنی میعاد قصیدہ عربی لکھنے والے کو صرف بیس دن کی مہلت دیتے ہیں اور پیسہ اخبار ہفتہ وار میں مضمون شائع کرایا ہے جو ۱۶ نومبر کا لکھا ہوا، ۲۲ نومبر کو شائع ہوا۔ناظرین کے پاس بھیجنے کے واسطے بھی کچھ عرصہ چاہیے۔پھر اشعار کا بنانا بھی ایک وقت چاہتا ہے۔لیجئے وقت ختم۔اور مرزا صاحب کے داؤ پیچ کی جیت رہی۔جب کسی انعام کا اشتہار دیتے ہیں، تو اس میں وہ سب پہلو پہلے سوچ لیتے ہیں کہ ایک کوڑی گرہ سے نہ جائے۔

اس کے بعد مولوی محمد یونس رئیس دتاولی، قصیدہ مرزا اور قرآن مجید کے اعجاز کا مقابلہ دکھاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

پھر تماشا یہ کہ وہ عربی قصیدہ چھاپ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے۔پیسہ اخبار میں شائع تک نہ کیا، تا کہ ناظرین کو موقع طبع آزمائی کا ملتا۔اس پر یہ فیاضی ہے کہ تمام علمائے ہند کو اذن عام دیا جاتا ہے کہ آپس میں مشورہ کر کے اس کا جواب لکھیں، حالانکہ ان لوگوں کی نگاہ سے ہنوز قصیدہ ہی نہیں گذرا۔ اب میں بذریعہ تحریر ہذا مرزا صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ فوراً قصیدہ مذکور میرے نام روانہ فرمائیں، یا اخبار میں شائع فرمائیں، اور اپنے اعجاز کے زمانہ کو ذراسی وسعت بخشیں۔

جس دن وہ قصیدہ میرے پاس پہنچے گا، اس سے بیس دن کے اندر ان شاء اللہ تعالی اس سے بہتر جواب آپ کی خدمت میں حاضر کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پیسہ اخبار لاہور۱۴۔ دسمبر۱۹۰۲ء۔ بحوالہ الہامات مرزا۔ ص ۹۴)

اس کا جواب شاید مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے یہ دیا جائے کہ دس دسمبر تک بیس دن کی میعاد ختم ہوگئی، اس کے بعد وہ کسی کے کہنے سننے کو نہیں سن سکتے۔ تو ہماری طرف سے اس کا جواب الجواب یہ ہے کہ میعاد کے اندر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ۲۱ نومبر۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار دیا جس کا خلاصہ ۲۹ نومبر کے پیسہ اخبار لاہور میں بھی چھپا تھا کہ

آپ ایک مجلس میں اس قصیدہ اعجازیہ کو ان غلطیوں سے، جو میں پیش کروں، صاف کر دیں تو پھر میں آپ سے زانو بزانو بیٹھ کر عربی نویسی کرونگا۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ گھر سے تمام زور لگا کر ایک مضمون اچھی خاصی مدت میں لکھیں، اور مخاطب کو جسے آپ کی مہلت کا کوئی علم نہیں، محدود وقت کا پابند کریں۔ اگر آپ واقعی خدا کی طرف سے ہیں، اور جدھر آپ کا منہ ہے، ادھر ہی خدا کا منہ (جیسا کہ آپ کا دعوی ہے) تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ میدان میں آکر طبع آزمائی نہ کریں بلکہ بقول حکیم سلطان محمود ساکن راولپنڈی

بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ نکل ! دیکھیں تری ہم شعر خوانی

حرام سرا ہی سے گولہ باری کریں۔

اس کا جواب آج تک نہ آیا کہ ہاں ہم آنے کو تیار ہیں۔ (الہامات مرزا۔ ص ۸۷)

اس کے سوا مجھے بعض اشخاص سے معلوم ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس قصیدہ کو مبلغ ۵۰۰ روپئہ اجرت دے کر ایک عرب طرابلسی سے لکھوایا ہے۔ وہ عرب عرصہ تک حیدر آباد دکن میں تھا۔ لیکن میں اس عرب کو اس کے ایمان اور اسلام پر مبارکباد دیتا ہوں کہ روپئہ لے کر قصیدہ تو لکھ دیا، مگر اس میں عمداً ایسی اغلاط کو بھر دیا جسے ناظرین آئندہ چل کر ملاحظہ کریں گے، اور اس کی تائید ترجمہ کی غلطی سے بھی ہو جاتی ہے کیونکہ اگر مؤلف اور مترجم ایک ہی شخص ہے، تو ترجمہ میں غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ اور پھر وہ بھی ایک دو جگہ نہیں بلکہ متعدد اور متواتر ہے، جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

اب تنقید سے پہلے میں دکھانا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب کو اس قصیدہ پر کتنا ناز تھا اور وہ اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا خیال فرماتے تھے۔ مرزا صاحب قادیانی قصیدہ میں یوں فرماتے ہیں (اعجاز احمدی۔ ص ۷۱ سطر ۲)

وکان کلام معجز آیة له

کذلك لی قول علی الکل یهبر

(اور اس کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی ہوا۔ اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح جناب ختم المرسلین ﷺ کو قرآن کلام الٰہی معجزہ دیا گیا تھا، مرزا قادیانی کا قصیدہ بھی کلام الٰہی اور معجزہ ہے، بلکہ قرآن پر بھی غالب ہے۔ اور ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۳۶ سطر ۱ میں یوں ہے:

سو میں نے دعا کی کہ اے خدائے قدیر مجھے نشان کے طور پر توفیق دے کہ ایسا قصیدہ بناؤں اور وہ دعا میری منظور ہوگئی اور روح القدس سے ایک خارق عادت مجھے تائید ملی اور وہ قصیدہ پانچ دن میں ہی میں نے ختم کر لیا۔

اس کے بعد فرماتے ہیں: یہ ایک عظیم الشان نشان ہے

پھر اعجاز احمدی صفحہ ۳۷ سطر ۸ میں قصیدہ کو اپنی صداقت کی دلیل ٹھہراتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں، اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں، تو کبھی ممکن نہ ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔

پھر صفحہ اعجاز احمدی ۸۹ سطر ۱۶ میں اردو مضمون اور قصیدہ کی نسبت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

اور وہ دونوں بہیئت مجموعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہیں۔

اور اسی صفحہ کی سطر ۲۲ میں یوں لکھتے ہیں:

پس میرا حق ہے کہ جس قدر خرق عادت وقت میں یہ اردو عبارت اور قصیدہ تیار ہو گئے ہیں، اسی وقت تک نظیر پیش کرنے کا ان لوگوں سے مطالبہ کروں کہ جو ان تحریرات کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں اور معجزہ قرار نہیں دیتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام اقوال سے ہر ذی فہم، جس کو خدا نے عقل سلیم دی ہوگی، حسب ذیل امور سمجھ سکتا ہے:

ا۔ مرزا صاحب قادیانی کا قصیدہ اور اردو مضمون خدا تعالی کی طرف سے عظیم الشان اور معجزہ اور ان کی صداقت کی دلیل ہے۔

۲۔ مرزا صاحب قادیانی کی مدت مقررہ میں کوئی اس کی نظیر نہیں لاسکتا۔

پہلے امر کی نسبت آئندہ تنقید میں معلوم ہوگا کہ یہ معجزہ ہے یا نہیں؟ اور دوسرے کے بارے میں پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ مولوی حاجی محمد یونس رئیس دتاولی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحبان نے مرزا غلام احمد صاحب کو لکھا، لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے جواب سکوت کے سوا نہیں ملا۔

یہاں ایک اور بات قابل توجہ یہ ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی نے عربی میں دعوی اعجاز نمائی اور تحدی کی اور یہ فرمایا کہ مثل قرآن مجید کے یہ میرا معجزہ ہے، تو قرآن شریف کی تحدی اور اہل اسلام کا قرناً بعد قرنٍ یہ عقیدہ کہ قرآن ہی کا مثل محال ہے، نعوذ باللہ، تارعنکبوت سے بھی کمزور ہو گیا۔ ہر مخالف اسلام یہ کہہ سکتا ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے قرآن کے مثل تحدی کی اور ممکن ہے کہ پھر تیسرا شخص تحدی کرے، اس لئے دونوں تحدیاں باطل ہیں اور قرآن کا دعوی غلط۔

اگر واقعی مرزا غلام احمد صاحب نے اس اوٹ میں قرآنی تحدی کو توڑنا چاہا ہے، تو ناظرین سمجھیں کہ کبھی حق کی صداقت پر نفسانی خباثت غالب نہیں آسکتی و اللہ متم نور ہ .. جیسا کہ آگے چل کر تنقید میں آپ کو خود روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگا۔

ہاں یہاں مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے ایک سخت دھوکہ دیا جاتا ہے کہ چونکہ میں خاتم النبیین کا ظل اور سایہ ہوں، اور سایہ کبھی اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوسکتا، اس لئے ضرور ہے کہ جس طرح آپ کے لئے کلام الہی معجزہ ہے، اس کے لئے بھی کوئی کلام معجز ہو، اور حقیقت میں یہ معجزہ بھی خاتم النبیین کا ہے، اور قرآن مجید کی تحدی ہرگز اس سے نہیں ٹوٹ سکتی بلکہ اس کی تحدی کے لئے یہ زندہ مثال ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ محض فریب اور سادہ لوحوں کے لئے دھوکے کی ٹٹی ہے جب کہ مرزا صاحب کا دعوی افضلیت اس قصیدہ میں موجود ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لــــــہ خسف الـــقـــمـــر الـــمـــنیـــر و ان لـــی
غســـا الـــقـــمـــران الشـــرقـــان اتـــنـــکـــر

(اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا، اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔

(اعجاز احمدی۔ ص ۷۱۔ سطر ۱)

کتاب البریہ صفحہ ۷۷ میں مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ میں مرزا صاحب اپنی نسبت یوں رقم طراز ہیں:

دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

اپنے استفتاء صفحہ ۸۷ میں مرزا غلام احمد قادیانی یوں کہتے ہیں:

و اتا نی ما لم یو ت ا حد من العا لمین

یعنی مجھے وہ ملا جو تمام دنیا میں کسی کو نہیں دیا گیا۔

کہاں تک لکھوں یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ اس کے سوا مرزا غلام احمد صاحب اپنے کو نبی صاحب شریعت کہتے ہیں، جیسا کہ اپنی اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ میں فرماتے ہیں:

ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے، اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعۃ ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔

اب حضرات ناظرین غور سے سنیں کہ جو شخص نبی صاحب شریعت ہونے کا دعوی کرے، اور اپنے کو تمام انبیاء بلکہ افضل الرسل ﷺ پر فضیلت جزئی ہی نہیں بلکہ فضیلت کلی دے، کیا ایسا شخص کسی نبی کا ظل ہو سکتا ہے؟

اور اگر ظلیت یہی ہے جو اصل سے کہیں زیادہ اور بڑھ کر ہے، تو داڑھی سے مونچھ بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں ظلی اور بروزی نبی کہاں ہیں؟ اگر کہیں ہے تو مرزائی صاحبان اس کو پیش کریں، میں بھی سننے کا مشتاق ہوں۔ لیکن یاد رہے کہ میں زید و عمر کے قول کو نہیں مانوں گا، قرآن و حدیث کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطعی الدلالۃ الفاظ سے اگر اس کو ثابت کر دکھائیں تو میں بھی قبول کرنے کو حاضر ہوں۔

اب میں کلام معجز کی تعریف پر قرآن مجید کا اور مرزا صاحب قادیانی کے اعجاز کا موازنہ کرتا ہوں جس سے ناظرین خود یہ فیصلہ کرلیں گے کہ ایسا قصیدہ معجزہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔اور قرآن مجید کا اعجاز کیا ہے۔

علم بیان میں کلام معجز اسے کہتے ہیں جو بلاغت کے انتہائی رتبہ پر پہنچ کر انسانی طاقتوں سے نکل کر لوگوں کو اپنے معارضہ سے عاجز کر دے

و لها للبلاغة طرفان اعلى اليه ينتهي البلاغة و هو حد الاعجاز و هو ان يرتقي الكلا م في بلاغته الى ان يخر ج عن طوق البشر و يعجز هم عن معارضته ۔ (مطو ل) ۔

مکہ کے قریب نخلہ اور طائف کے مابین ایک صحرا تھا جسے عرب عکاظ کہتے تھے۔ ہر سال ذوالقعدہ میں بیس دن تک وہاں میلہ لگتا تھا اور عرب کے مشاہیر خطیب اور لکچرر لکچر دیتے تھے اور بڑے بڑے شعرا اپنا اپنا کلام پڑھتے تھے۔آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لبید بن ابی ربیعہ،طرفۃ ابن العبد،حسان بن ثابت وغیرہ اس مجلس کے نامور ارکان تھے۔اور قدردانی یہ تھی کہ جس کا کلام اس میں مقبول ہوتا تھا،عرب کے بچہ بچہ کے نوک زبان ہوتا،اور شہر کی گلیوں سے لے کر معمولی قریہ کے لوگوں میں اس کی قبولیت کا عام تذکرہ ہوتا،اور یہی ان کا سرمایہ فخر وناز تھا ۔ہزاروں آدمی کو اسی فصاحت اور بلاغت کے زور سے وہ ابھار کر لڑا دیتے،اور جو کام نیزہ اور تلوار سے نہ ہوتا،وہ ان کی زبان کرتی تھی اپنی فصاحت وبلاغت کے گھمنڈ میں غیر ملک والوں کو عجمی (گونگا) کہتے تھے

تھے گرچہ علم و فضل و ہدایت سے بے نصیب
لیکن ہر ایک باغ فصاحت کا عندلیب
ترکیب ان کی بولی کی واقع ہوئی عجیب
جادو اگر نہیں تو جادو کے ہے قریب
وہ دل کو موہ لیتے تھے طرز بیان سے
باتوں میں پھول جھڑتے تھے ان کی زبان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے زمانہ میں ایک امی، محض فرشتہ صورت آتا ہے اور ان مشاہیر خطباء اور شعراء کے سامنے کلام معجز کا ایک مجموعہ ایک سو چودہ سورتوں کا پیش کر کے تمام عرب کو للکارتا ہے کہ اگر ہمت وحمیت ہے تو اس کے مثل صرف ایک ہی سورۃ بنالاؤ جس کی چھوٹی سورت ایک معمولی سطر کے برابر ہے۔ اور اس طرح غیرت دلاتا ہے کہ یاد رکھو کہ اگر تم سب مل کر بھی کوشش کرو گے تو یہ کام نہ اس وقت تمہارے بس کا ہے، نہ آئندہ قیامت تک ہوگا۔ چنانچہ اسی کلام معجز قرآن مجید کی پہلی سورۃ بقرہ کے تیسرے رکوع میں اس کا اعلان اس طرح دیا گیا

و ان کنتم فی ریب مما نز لنا علی عبد نا فأ توا بسورۃ من مثلہ و ادعوا شھداء کم من دو ن اللہ ان کنتم صادقین ۔ فا ن لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار الّتی وقود ھا الناس و الحجارۃ اعد ت للکا فر ین ۔(البقرۃ:۲۳۔۲۴)

یعنی وہ جو ہم نے اپنے بندے محمد پر قرآن اتارا ہے اگر تم کو اس میں شک ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی نہیں بلکہ آدمی کی بنائی ہوئی ہے اور اپنے اس دعوی میں اگر سچے ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنالاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہاری حمایت کو آموجود ہوں ان کو بھی بلالو۔ پس اگر اتنی بات بھی نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو دوزخ کی آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور وہ منکروں کے لئے دہکی دہکائی تیار ہے۔

اس فرمان سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔اس کے مخاطب تمام مخالفین اسلام الی یوم القیامۃ ہیں۔ اسی وجہ سے معارضہ کے لئے آئندہ کا بھی اعلان ہے جیسا کہ ابھی ظاہر ہوگا۔

۲۔ جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا..الخ۔ یعنی اتارنے والے قرآن کے ہم ہیں، بندہ پیغامبر امی محض ہے، نہ لکھا، نہ پڑھا، نہ کبھی کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب کو سبق کے لئے تہ کیا۔ بخلاف اس کے تم سب پرانے مشاق لکھے پڑھے میدان فصاحت اور بلاغت کی اعلی شہسواری کے مدعی اور یہی تمہارا سرمایہ ناز ہے۔

۳۔ قرآن کا مثل لانا تو بڑی بات ہے، لو ایک سورہ ہی بنالاؤ۔

۴۔ تم اکیلے نہیں، بلکہ خدا کے سوا اپنے تمام مددگاروں سے اس میں مددلو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری آیت میں ہے کہ جن اورانسان دونوں مل کراس کے معارضہ کے لئے اجتماعی قوت سے کام لیں۔

۵۔اگر سچے ہوتو معارضہ کرواور جھوٹے ہوتو گھر بیٹھو۔

یہ اس قوم کے لئے تازیانہ تھاجن کی غیرت کا یہ حال تھا کہ بات بات پر مر مٹتے تھے۔

٦۔اس کے بعدان کو جوش میں لانے کے لئے یہ ارشاد ہوا کہ تم نہ کرسکو،اور ہرگز نہ کرسکو گے۔

یہاں زمانہ حال اوراستقبال دونوں میں معارضہ کی نفی۔ بلکہ زمانہ استقبال میں تاکید کے ساتھ قیامت تک کے لئے نفی ہے کہ آئندہ بھی ہرگز نہ کرسکو گے۔

۷۔اب آخر میں ان کے عرق حمیت کو حرکت میں لانے کے لئے تاکہ وہ ناخنوں تک زور لگا کر دیکھ لیں کہ یہ قرآن انسانی طاقت سے بالاتر ہے یا نہیں، یوں ارشاد ہوا کہ اگراس پر بھی تم خدا کے کلام معجز پر ایمان نہ لائے، تواس آگ سے ڈرو جو منکروں کے لئے پہلے سے تیار ہےاوراس کا ایندھن پتھراورآدمی ہیں۔

سبحان اللہ کیسے پر زور الفاظ اور بہترین پیرایہ میں بلا کسی پس وپیش کے ایسا کھلا ہوا دعوی اعجاز کیا گیا ہے کہ انسان کے تصور میں بھی پہلے نہ تھا۔اور کیوں نہ ہو، یہ کوئی انسانی افتراءاور بشری چالاکی نہیں ہے۔

چنانچہ اس کو تیرہ سو برس (اب ۱۴سو برس۔بہاء) سے زیادہ ہوا،لیکن کسی مخالف اسلام کی مجال نہ ہوئی کہ اس کے معارضہ کے لئے ایک چھوٹی سی سورۃ بنالاتا،اور جس وقت عربی فصاحت وبلاغت کا بازار عکاظ میں گرم تھا، جب اس وقت اس کا معارضہ نہ ہوا،تواب کیا ہوگا مگرحق یہ ہے کہ وہ مشرکین عرب اہل زبان تھے،سمجھتے تھے کہ اس کا معارضہ انسانی طاقت سے بالاتر ہے۔اس لئے بعض ایمان لائے اور بعض جو ضد میں اٹ گئے وہ نیزہ اور تلوار سے لڑے، جانیں دے دیں لیکن معارضہ نہ کیا۔

یہ تھا قرآن مجید کا اعلان اور دعوی اعجاز۔اب اس کے مقابلہ میں ذرا مرزا صاحب کے دعوی پر نظر ڈالئے۔مرزا صاحب لکھے پڑھے عربی دان تھے اور سامنے بڑا کتب خانہ تھا۔اس پر دیکھنے کا شوق تھا۔اور دس سال سے عربی میں اعجاز نمائی کا دعوی تھا۔اور تحدی عربی میں ہندوستان میں کی گئی۔اور ایسے وقت میں جب کہ علماء ہند کو نہ عربی نویسی کا دعوی تھا،نہ اس طرف توجہ۔نہ عربی نظم ونثر لکھنے کا شوق،نہ اس سے دل چسپی تھی۔اگر مرزا صاحب واقعی نبی تھے،توان کا اعجاز اردو میں ہونا چاہیے تھا جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے و ما ار سلنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من رسول الا بلسان قومه لیبین لھم ۔(ابراہیم:۴)۔اور جب ہم نے کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اسی کی قومی زبان میں تا کہ وہ ان کو سمجھا سکے۔

لیکن مرزا صاحب قادیانی بڑے ہوشیار تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اردو میں اعجاز نمائی کا دعوی کیا جائے گا، تو اس کا حال تمام پر ظاہر ہو جائے گا۔علاوہ ازیں مرزا صاحب کی اردو کا حال ترجمہ سے بھی معلوم ہو گا کہ کیسی فصیح ہی لکھتے ہیں (مرزا قادیانی تو پنجابی تھے، یا نسلاً مغل جن کی زبان ترکی یا فارسی تھی۔اس لئے انہیں پنجابی یا ترکی یا فارسی میں تحدی کرنا چاہیے تھی۔اردو سے ان کا کیا تعلق؟ اردو تو یوپی کی زبان تھی۔لکھنو دہلی کی زبان تھی۔بہاء)

مرزا صاحب ضمیمہ نزول المسیح کے صفحہ ۳۶ میں فرماتے ہیں:

یہ (اعجاز احمدی) ایک عظیم الشان نشان ہے جس کے گواہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں کیونکہ قصیدہ سے خود ثابت ہے کہ یہ ان کے مباحثہ کے بعد بنایا گیا ہے اور مباحثہ ۲۹۔اور ۳۰۔اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا تھا اور ہمارے دوستوں کے (مد سے قادیان) واپس آنے پر ۸ نومبر ۱۹۰۲ء کو اس قصیدہ کو بنانا شروع کیا اور ۱۲ نومبر کو مع اس اردو عبارت کے ختم ہو چکا تھا۔

پھر صفحہ ۳۷ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اور مولوی ثناء اللہ (امرتسری) کو اس بدگمانی کی طرف راہ نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ قصیدہ پہلے سے بنا رکھا تھا کیونکہ ذرا آنکھ کھول کر دیکھے کہ مباحثہ مد کا اس میں ذکر ہے۔پس اگر میں نے پہلے بنایا تھا تو انہیں ماننا چاہیے کہ میں عالم الغیب ہوں۔

(کیا خوب مرزا صاحب کی شان میں کسی نے کہا ہوگا:

گاہ موسی، گاہ عیسی، گاہ فخر انبیاء گاہ ابن اللہ، گاہے خود خدا خواہد شدن)

مرزا صاحب قادیانی کے مندرجہ بالا اقوال سے دو باتیں نکلتی ہیں۔

اولاً یہ قصیدہ معہ اردو ترجمہ پانچ دن میں لکھا گیا ہے۔

ثانیاً چونکہ اس میں مد کے مباحثہ کا ذکر ہے،اس لئے ممکن نہیں کہ پہلے لکھا گیا ہو۔

مرزا صاحب قادیانی نے تمام دنیا کے چشم بصیرت پر خاک ڈالنا چاہا ہے۔ناظرین اس ابلہ فریبی کو ملاحظہ فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ئیں کہ جب مرزا صاحب کے مخاطب اس قصیدہ اور اردو مضمون میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی علی حائری لاہوری اور پیر مہر علی شاہ گوڑوی صاحبان وغیرہ ہیں، جن سے مرزا صاحب سے ہمیشہ تحریری چھیڑ برسوں پہلے سے جاری چلی آتی تھی، اور قصیدہ کے اشعار پانچ سو سے کچھ زیادہ ہیں جن میں گنتی کے تھوڑے اشعار میں مباحثہ مد کا بھی ذکر ہے، تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ برسوں پہلے سے قصیدہ اور اردو مضمون تیار کیا گیا ہو، اور پانچ دن میں کچھ اشعار اور اردو مضمون مد کے مناظرہ کے متعلق اس میں ضم کر کے لکھ دیا گیا۔ نہ پانچ دن میں سارا کا سارا لکھ مارا۔ بلکہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء کے پیسہ اخبار میں آپ کا یہ اعلان کہ: عرصہ دس سال سے میرا دعوی عربی میں اعجاز نمائی کا ہے،، اس شبہ کو اور قوی کرتا ہے۔

ثانیاً جب کہ مناظرہ ۲۹۔۳۰۔ اکتوبر کو ہوا، اور اپنے دوستوں کے واپس آنے پر مرزا صاحب نے ۸ نومبر کو قصیدہ اور مضمون بنانا شروع کیا تو کیا یہ بخوبی ممکن نہیں ہے کہ ایک یا دو دن میں مرزا صاحب کے احباب واپس آ گئے ہوں، اور ۲ یا ۳ نومبر کو مرزا صاحب نے لکھنا شروع کر دیا ہو، اور اس حساب سے ۱۲ نومبر تک دس دن ہوتے ہیں ۔اور یہ اس کے تالیف کے لئے اچھی خاصی مدت ہے۔

اور مرزا صاحب قادیانی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۳۶ میں فرماتے ہیں:

پس اگر اس تاریخ سے کہ یہ قصیدہ اور اردو عبارت انکے پاس پہنچے چودھویں دن تک اسی قدر اشعار بلیغ و فصیح جو اس مقدار اور تعداد میں کم نہ ہوں شائع کر دیں تو میں دس ہزار روپیہ ان کو انعام دے دونگا۔

اور اس کتاب کے صفحہ ۹۰ میں یوں ارشاد ہے:

اب ان کی اصل میعاد ۲۰ نومبر سے شروع ہوگی۔ پس اس طرح پر دس دسمبر ۱۹۰۲ء تک اس میعاد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر اگر بیس دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کے دسویں دن کی شام تک ختم ہو جائے گی.. الخ

اب ناظرین! ذرا مرزا صاحب قادیانی کے اس پس و پیش پر غور کریں کہ پہلے قول کے رو سے چودھویں دن میں جواب طلب کیا جاتا ہے اور دوسرے میں بیس دن کی مہلت دی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعی مرزا صاحب قادیانی کو اپنے عجز اور اعجاز کی پوری حقیقت معلوم تھی اور دل میں خائف تھے ۔اور معارضہ کے خیال ہی سے ان کا دل دھڑکتا تھا اور ہمیشہ اس کے جواب کا خوف دامن گیر رہتا تھا۔

پھر ضمیمہ نزول المسیح کے صفحہ ۸۹ سطر ۱۷ میں اس کے متعلق یہ فرماتے ہیں:

یہ شرط ضروری ہے کہ جو شخص بالمقابل لکھے، وہ ساتھ ہی اس کا اردو رڈ بھی لکھے جو میرے وجوہات کو توڑ سکے (یعنی اہل عرب، جن کی زبان میں یہ قصیدہ لکھا گیا ہے، انہیں اس مقابلہ سے نکال دیا ہے۔ بہاء) جس کی عبارت ہماری عبارت سے کم نہ ہو۔

یہاں مرزا صاحب نے عبارت کم نہ ہونے کی ایک ہی کہی ۔اگر کوئی مختصر عبارت میں ان کے وجوہات کو توڑ دے تو مرزا صاحب کے فہم سلیم کے موافق اس کا جواب نہ ہوگا۔ مرزائیو! یہ ہے آپ کے نبی صاحب کا فلسفہ۔

اور اعجاز احمدی صفحہ ۹۰ سطر ۱۰ میں یوں ہے:

مگر چاہیے کہ میرے قصیدہ کی طرح ہر ایک بیت کے نیچے اردو ترجمہ لکھیں اور منجملہ شرائط کے اس کو بھی ایک شرط سمجھ لیں ۔

اس حواس باختگی کا کچھ ٹھکانہ ہے۔ اگر کوئی بین السطور نہیں بلکہ حاشیہ پر ترجمہ لکھ دے تو حضرت مرزا صاحب کی اس شرط کے مطابق شرائط پورے نہ ہوئے ۔کیوں صاحبو! بیت کے نیچے اردو کا ترجمہ لکھنا بھی کوئی اعجاز کی شان ہے؟

یہاں میں مرزا صاحب کے عجز اور قرآن پاک کے اعجاز کو مقابلہ سے دکھاتا ہوں ۔ناظرین سے انصاف کی توقع ہے۔

مرزا کا عجز:

زیادہ سے زیادہ جواب کے لئے بیس دن کی اجازت ہے۔

جواب میں مرزا صاحب قادیانی کے قصیدہ کے برابر اشعار ہوں اور اردو مضمون کی عبارت بھی مرزا صاحب سے کم نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ نظم ہے۔

مخاطب وہ ہیں جن کو نہ عربی نویسی کا دعوی ہے، نہ مشغلہ اور نہ ان کی زبان۔

تحدی وہ کرتا ہے جس نے لکھا پڑھا، اور ایک زمانہ تک کتب بینی کی، اس پر دس سال عربی میں اعجاز نمائی کا دعوی۔

قرآن پاک کا اعجاز

قیامت تک مہلت کہ اس کے مثل لاؤ۔

ایک سو چودہ سورتوں میں سے صرف ایک سورت کی مثل بنالاؤ۔

قرآن پاک نثر ہے (اور بظاہر معارضہ کلام نثر کا نظم سے سہل ہوتا ہے)

مخاطب وہ تھے جن کی عربی فصاحت اور بلاغت اور دعوی اس سے بھی زیادہ اور یہی ان کا سرمایہ افتخار تھا اور مادری زبان تھی

مدعی امی محض (فداہ ابی وامی) اور دعوی انا بشر مثلکم میں تمہیں جیسا بشر ہوں۔

اس کے سوا جس قصیدہ میں سینکڑوں غلطیاں صرف، نحو، ادب، بیان، لغت، املاء، عروض، قافیہ، کی ہوں، پھر اس پر سرقات، بلکہ بعض جگہ تو اساتذہ کا پورا مصرعہ اٹھا کر رکھ دیا ہے، جیسا کہ عنقریب تنقید سے ظاہر ہوگا۔

اب حضرات ناظرین انصاف سے مجھے بتائیں کہ ایسا قصیدہ معجزہ ہوسکتا ہے۔نہیں ہرگز نہیں۔ ہاں اگر مرزا صاحب کی اصطلاح میں مجموعہ اغلاط ہی کا نام معجزہ ہو، تو اس پر میرا بھی صاد ہے کیونکہ لا مشاحة فی الاصطلاح۔

میں نے مرزا صاحب کے اردو مضمون کا اس وجہ سے جواب نہیں لکھا کہ اس میں مرزا صاحب نے وہی اپنے سب معجزات گنوائے ہیں، جسے بار بار وہ اپنی تالیفات میں بیان فرمایا کرتے ہیں جس کا جواب اس وقت تک ہمارے علمائے کرام کی طرف سے متعدد بار دیا جاچکا ہے اس کے اعادہ سے اس مختصر میں طوالت کے سوا کوئی نفع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔البتہ ایک بات نئی یہ ہے کہ مرزا صاحب ضمیمہ نزول المسیح کے صفحہ ۳۸ میں فرماتے ہیں:

میں نے اس قصیدہ میں جو امام حسین کی نسبت لکھا ہے یا حضرت عیسی کی نسبت بیان کیا ہے یہ انسانی کاروائی نہیں۔خبیث ہے وہ انسان جو اپنے نفس سے کاملوں اور راست بازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین جیسے یا حضرت عیسی جیسے راست باز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید، من عاد ولیاً دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔

مجھے مرزا صاحب کے علم اور سمجھ پر افسوس ہے کہ ایسی باتیں فرماتے ہیں کہ جن کو سن کر ہنسی آتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ خدا کو گالی دے کر اور انبیاء کو قتل کر کے دنیا میں لوگ صحیح سالم عرصہ تک زندہ رہے تو ولی پر بدزبانی کر کے زندہ رہنا ایک معمولی بات ہے خود حضرت عیسی کو صلیب کے لئے گرفتار کرنے والے اور ایذائیں دینے والے زندہ رہے اور حضرت حسین کا قاتل عرصہ تک زندہ رہا۔ثانیاً اگر یہ مان لیا جائے کہ مرزا صاحب نے نفسانی خواہش سے ان دونوں راست بازوں پر بدزبانی نہیں کی بلکہ خدا نے سخت کی،تو سخت افسوس ہے کہ خدا بھی راست بازوں پر بدزبانی کرتا ہے۔مرزا صاحب نے اپنی ذات سے اگر الزام اٹھانا چاہا تو خدا ہی پر اتہام کیا۔ہر چہ برخود نہ پسندی بردیگراں مپسند۔تعالی اللہ عن ذلك علوا کبیرا ۔یہاں شائد مرزائی صاحبان یہ فرمائیں کہ تنقید تو لکھ دی لیکن اس کے مقابلہ کا کوئی قصیدہ نہ کہا تو مجھ سے سن لیں۔جب مرزائیوں کے علمی مذاق کا یہ حال ہے کہ وہ مرزا صاحب کے قصیدہ کو اعجاز سمجھتے ہیں تو بقول شخصے اندھے کے آئے روئے اور اپنے دیدے کھوئے۔اس کے سوا کیا حاصل ورنہ مرزائیوں میں اگر اس کا مذاق ہوتا اور وہ رطب و یابس میں فرق کرتے تو ضرور اہل علم نے اس کی طرف توجہ کی ہوتی مگر بقول...تا بدروازہ رسانید کے موافق ایک قصیدہ تیار کیا گیا ہے جو بہت جلد شائع ہوگا مگر پہلے کا قصیدہ اس وقت بھی تیار ہے جو مرزا صاحب سے کہیں بڑھا چڑھا ہے جس کو اہل علم جانچ سکتے ہیں اور انشاء اللہ عنقریب وہ بھی شائع کیا جائے گا جسے اہل علم دیکھ کر محظوظ ہوں گے

اب اسی قصیدہ کی غلطیاں تو دیکھ لیں اور معلوم کرلیں کہ کیسی کیسی شرمناک غلطیاں مرزا صاحب نے کی ہیں اس سے ان کے اعجاز کی قلعی تو اہل علم پر بخوبی کھل گئی اس کے بعد بھی بعض احمدی کہتے ہیں کہ اگر اس میں غلطیاں ہیں تو اس کے مقابل قصیدہ لکھنا زیادہ آسان ہے اس کا جواب بھی قصیدہ میں دیا گیا ہے مگر میں یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہوں کہ اگر جواب بھی ہم لکھ دیں اور آپ کے سامنے پیش کر دیں گے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوگا اور آپ کے راہ راست پر آنے کی امید نہیں ہے کیونکہ بارہا اس کا تجربہ ہولیا۔ اور ایسے ایسے صریح اور بدیہی باتوں میں مرزا صاحب کا کذب اس طرح ظاہر ہوا کہ خاص و عام کو مرزا صاحب قادیانی کے کاذب ہونے میں شبہ نہیں رہا مگر جس کا قلب مرزا صاحب کی محبت سے تاریک وظلمت کدہ ہو چکا تھا وہ صاف نہ ہوا اور اس میں صداقت اور راستی کی روشنی نہ پہنچی وہ اسی طرح مرزا پرست رہے جس طرح بت پرست رہتے ہیں اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ا۔اسی اعجاز احمدی (صفحہ ۱۱) میں لکھتے ہیں (مولوی ثناء اللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیش گوئی کو جھوٹی تو کریں۔ پھر آگے چل کر ایک جگہ لکھتے ہیں:

وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے

اس پیش گوئی کو دیکھا چاہیے کہ نہایت زور سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ ہرگز نہ آئیں گے۔ یہ پیش گوئی ایسی ہے کہ ہر خاص و عام اس کا فیصلہ کر سکتا ہے اور اس کے جھوٹے اور سچے ہونے کی شہادت دے سکتا ہے۔ مگر نہایت صفائی سے یہ پیش گوئی جھوٹی ہوئی۔ اور مرزائیوں نے ایسی روشن شہادت کی طرف توجہ نہ کی۔ اس پیش گوئی کے بعد ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان پہنچے۔ مرزا صاحب قادیانی کو بذریعہ رقعہ کے اطلاع دی۔ مگر مرزا صاحب گھر سے باہر نہ نکلے اور گھر میں بیٹھے گالیاں دیتے رہے۔ وہاں جتنے مریدین تھے جنہیں مرزا صاحب کی مذکورہ پیش گوئی بھی معلوم تھی مولوی صاحب کا قادیان میں خاص پیشین گوئیوں کی پڑتال کے لئے پہنچ جانا اور خط وکتابت کرنا معائنہ کر رہے تھے مگر یہ نہیں کہتے تھے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی غلط ہوئی اور مرزا صاحب جھوٹے ہوئے۔ اس کے بعد اور مرزائیوں کو خبر ہوئی مگر کسی نے ان کے جھوٹے ہونے کا اقرار نہیں کیا۔ یہ پیش گوئی اسی رسالہ میں ہے جس کے اعجاز کا دعوی ہو رہا ہے اور اس وقت ہم اس کی غلطی دکھا رہے ہیں۔ جب اسی رسالہ کی ایک پیش گوئی صریح غلط ہو گئی اور کسی نے بھی خیال نہ کیا اسی طرح دوسری پیشین گوئی یعنی قصیدہ کا جواب ہونا غلط ثابت کر دیا جائے گا تو بھی کچھ اثر نہ ہوگا۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ ایک پیش گوئی کا غلط ہو جانا ان کے کاذب ہونے کی پختہ دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایسی دلیل ہے جس کی صداقت کی شہادت آسمانی کتابیں دے رہی ہیں۔ اس مذکورہ پیش گوئی کا غلط ہونا مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی ایک کامل دلیل ہے خوب یاد رکھئے، اور اس کی تفصیل الہامات مرزا صفحہ ۱۱۶ سے آخر تک ملاحظہ کیجئے۔

۲۔ منکوحہ آسمانی کی نسبت مرزا صاحب قادیانی اپنا الہام بیان کرتے ہیں:

خدا تعالی نے مقدر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ (احمد بیگ) کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی ہے ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب اس کلام میں معمولی طور اس کے نکاح میں آنے کی صرف پیش گوئی نہیں کرتے، بلکہ نہایت استحکام اور یقین سے اس کے وقوع میں آنے کو بیان کرتے ہیں۔ ان کے دو جملوں پر نظر کی جائے۔

پہلا یہ کہ خدا تعالی نے مقدر کر رکھا ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالی کے علم میں قرار پا چکا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا غلام احمد صاحب کے نکاح میں آئے گی۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اگر اس پیش گوئی کا ظہور نہ ہو تو بالضرور یہ کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالی عالم الغیب نہیں ہے۔ اس کا علم کسی وقت غلط بھی ہو سکتا ہے (نعوذ باللہ)۔ یا یہ کہنا ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے جھوٹ بولا اور جو بات اس کے علم کے خلاف تھی اسے علم الٰہی کہہ کر در پردہ خدا تعالی پر الزام لگایا۔

دوسرا جملہ یہ کہ

وہ (لڑکی) ہر ایک مانع دور ہو جانے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔

یہ جملہ آفتاب کی طرح روشن کر رہا ہے کہ اس نکاح کے جتنے موانع پیش آئیں گے، وہ سب دور ہوں گے۔ اور انجام کار یہی ہوگا کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی۔

مگر ایسا نہ ہوا۔ اور نہایت مستحکم پیش گوئی بالکل غلط ثابت ہوئی۔

یہ پیشین گوئی ۱۸۸۸ء میں بذریعہ اشتہار مرزا صاحب قادیانی نے مشتہر کی تھی۔ اب اس صاف صریح اور قطعی قول کے بعد کسی شرط کو پیش کرنا، یا یہ کہہ دینا کہ اس کا شوہر ڈر گیا، یا ایمان لے آیا، کیسا صریح فریب ہے۔

بھائیو! ذرا پیش گوئی کے الفاظ و مضمون کو ملاحظہ کرو کس صفائی سے ظاہر کر رہے ہیں کہ اس کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرط ہو، یا نہ ہو، اور اس کا شوہر ڈرے، یا نہ ڈرے، ایمان لائے یا سرکشی کرے، وہ لڑکی ہر طرح مرزا غلام احمد صاحب کے نکاح میں آئے گی۔ جو مانع پیش آئے گا وہ دور ہوگا۔ اگر اس کا نکاح میں آنا کسی شرط پر موقوف ہے، تو وہ شرط پائی جائے گی۔ اس کے بعد وہ نکاح میں آئے گی۔ ورنہ اگر کوئی ایسی شرط ہے جو اس کے نکاح سے مانع ہے وہ ہرگز نہ پائی جائے گی۔ اسی طرح اس کے نکاح میں آنے کے لئے اگر شوہر کا ڈرنا، اور ایمان لانا نکاح کا مانع ہے، تو وہ ہرگز نہ ایمان لائے گا۔ اور اگر بالفرض کسی وقت وہ ڈرے گا، تو مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں وہ سرکشی کرے گا اور یہ مانع دور ہوگا، اور انجام کار وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی۔ یہ پیش گوئی تو اسی وقت سچی ہوسکتی ہے کہ ہر ایک مانع دور ہو کر اس کا ظہور ہو۔ یہ کہہ دینا کہ پیش گوئی شرطی تھی، یا اس کا شوہر ڈر گیا تھا، اس لئے وعید ٹل گیا۔ اور اس کا شوہر نہ مرا، اس وجہ سے وہ وعدہ بھی ٹل گیا۔ کیسی سخت جہالت یا نہایت بدیہی مغالطہ ہے کیونکہ پیش گوئی یہ ہے کہ جتنی باتیں اس نکاح کے روکنے والی ہیں وہ سب دور ہوں گی اور انجام میں وہ لڑکی نکاح میں آئے گی یہ نہیں ہوا۔ ایسی صاف بات ہے کہ کسی جاہل پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ الغرض ایسی صریح پیشین گوئی ہوئی مرزائیوں کی نظر حق بین ایسی جاتی رہی ہے کہ انہیں ایسی بدیہی بات بھی نہیں سوجھتی۔ یہ پیشین گوئی متعدد اشتہاروں اور مختلف رسالوں میں اسی قسم کے الفاظ سے شائع ہوئی۔ مثلاً ۱۸۹۱ء میں ایک اشتہار حقانی پریس لدھیانہ میں چھپا ہے اور ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۸۔۱۹۹ میں اس پیش گوئی کو لکھا ہے اور مذکورہ الفاظ سے بھی زیادہ اس میں اس کی صراحت ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئے گی۔ فیصلہ آسمانی حصہ ۳ صفحہ ۱۱۱ میں اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔ جب ایسی صاف پیش گوئیاں غلط ہوئیں جن کے غلط ہونے کو خاص و عام نے مشاہدہ کرلیا، ان کا جھوٹا ہونا انہیں نظر نہ آیا، یا تعصب سے اس کا اقرار نہیں کرتے، تو قصیدہ کے جواب کی حالت تو ان کے مولوی بھی نہیں جان سکتے، اس کا اعتراف وہ کیا کریں گے۔

غنیمت حسین مخدوم چکی مونگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ حامداً و مصلیاً و مسلماً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

ا۔جب کسی زبان کے قواعد مدون ہو جائیں تو اس زبان کا تمام کلام ان قواعد کے تحت ہو گا۔اور جو کلام اس کے مطابق نہ ہو گا، وہ صحیح نہ ہو گا۔اور جو صحیح نہ ہو گا، وہ فصیح نہ ہو گا۔اور جو فصیح نہ ہو گا، وہ بلیغ نہ ہو وہ معجزہ کیونکر ہو سکتا ہے؟

۲۔یہ قصیدہ بحر طویل میں لکھا گیا ہے اور اس کا وزن سالم فعو لن مفا عیلن فعو لن مفا عیلن مکرر ہے اور اس کا قافیہ یظھر ، جمّروا ۔ سکّر وغیرہ ہے۔

۳۔کسی غیر کے کلام کا اخذ سرقہ ہے اگر اس سے بہتر نہ ہو، ور نہ حسن اخذ ہے۔

قافیہ۔مصرعہ یا بیت کے آخر ساکن سے کر اول ساکن جو اس سے قبل ہو، مع متحرک ما قبل کو قافیہ کہتے ہیں۔جس طرح اس قصیدہ میں اوائل کے تین شعر کے آخر میں لفظو غّـر ،عذّر . صبّروا ، ہے۔آخر ساکن واو،اور اول ساکن اس سے قبل غین،زا،با،اور متحرک ما قبل واو،عین،ص ہے۔اسی مجموعہ کو علم القوافی میں قافیہ کہتے ہیں

روی۔قافیہ کے حرف اصلی کو روی کہتے ہیں۔بشرطیکہ نون تنوین،نون زائدہ خفیفہ وثقیلہ، مدہ زائدہ جیسے اضر با و ا ضر بوا، ضمیر جیسے اسبا به و ابوا به ،تاء تانیث جیسے ضا ر بة و نا ظر ة یعنی وہ تا جو حالت وقف میں ہا ہو جائے، نہ ہو۔

قافیہ موسّسہ ۔ اگر روی کے پہلے مدہ نہ ہو، بلکہ دوسرا حرف ہو، خواہ وہ ساکن ہو یا متحرک، لیکن اس کے قبل الف ہو۔جیسے اس قصیدہ میں صرا صر ، نبا در ۔میں حرف صاد،و دال ہیں تو اسے دخیل کہتے ہیں۔ اور قبل دخیل کے جو الف ہے اسے تاسیس اور الف کے پہلے جو فتحہ ہے اسے رس اور قافیہ کو موسسہ کہتے ہیں۔

عیب اجارہ ۔اگر روی کسی حرف بعید المخر ج سے مختلف ہو تو اسے عیب اجارہ کہتے ہیں۔جس طرح اس قصیدہ میں حرف روی،را ہے اور بعض اشعار میں قافیہ یصبح ہے،اسے عیب اجارہ کہیں گے۔

عیب اقواء واصراف۔مجری (حرکت حرف روی) کو حرکت متقاربۃ سے اختلاف کو اقواء اور حرکۃ متباعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بدلنے کو اصراف کہتے ہیں۔ جس طرح اس قصیدہ کا مجری رفع ہے۔ اول کی مثال اس میں انصر ہے جس میں رفع کسرہ سے بدل گیا اور دوسرے کی مثال تکدر ہے جس میں رفع فتحہ سے بدل گیا۔

اقواء عیب ہے مگر واجب الاجتناب نہیں۔ اور اصراف اور اجارہ اعیب (بدترین عیب) اور واجب الاجتناب ہے۔

سناد التاسیس۔ جو عیب حرف روی سے پہلے اختلاف حروف یا حرکات کی وجہ سے ہوں، اسے سناد کہتے ہیں۔ اگر قافیہ غیر موسسہ، موسسہ سے بدل جائے جس طرح اس قصیدہ میں نبدر کی جگہ نبادر اور صرصر کی جگہ صراصر ہے تو اسے عیب سناد التاسیس کہتے ہیں۔

قصیدہ میں جو سرقات دکھائے گئے ہیں ممکن ہے کہ مرزائی حضرات اس کا یہ جواب دیں کہ یہ توارد ہے اور شعراء متقدمین سے بھی ایسا ہوا ہے چنانچہ امرء القیس کہتا ہے

وقوفا بها صحبی علی مطیهم

یقولون لا تهلك واسًی وتجمّل

طرفۃ بن العبد صاحب معلقہ ثانیہ کا بھی بعینہ یہی شعر ہے۔ سوا اس کے کہ اس کا قصیدہ دالیہ ہے۔ بجائے تجمل کے تجلد ہے۔ پھر اگر مرزا صاحب سے توارد ہوا تو کیا برا ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر توارد اور سرقہ کے لئے کوئی حد فاصل نہ ہو، تو ہر شخص تمام اساتذہ کے کلام کو اپنا کلام کہہ کر یہ جواب دے سکتا ہے کہ توارد ہے۔ اس لئے ضرور ہوا کہ توارد کے لئے کوئی حد قائم کی جائے۔ اور جہاں تک غور کیا گیا ہے توارد کے لئے امور ذیل حد فاصل ہیں اور ہو سکتے ہیں

۱۔ جن دو شعرا کے کلام میں توارد ہو، وہ دونوں اپنے زمانہ کے مشاہیر شعراء سے ہوں اور ان کے معاصرین شعراء نے ان کا شاعر ہونا مان لیا ہو۔

۲۔ پہلے شاعر کا کلام مشہور اور شائع نہ ہو

اب اگر اس میزان میں ہم مرزا صاحب قادیانی کو تولیں تو وہ بالکل بے وزن ہوں گے کیونکہ نہ مرزا غلام احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشاہیر شعراسے ہیں۔، تمام عمر میں ایک قصیدہ لکھا اور وہ بھی بحر طویل میں جو سہل ترین بحور سے ہے۔ اس کے سوا دو چار قصیدے دس بیس شعر کے اور بھی ہیں۔ کیا اس سے کوئی مشہور شاعر کا معزز لقب پا سکتا ہے؟ اور کیا مرزا صاحب کو اور ان کے کلام کو شعراء معاصرین نے بلیغ مان لیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور جس کلام سے مرزا صاحب قادیانی نے سرقہ کیا ہے یعنی سبعہ معلقہ وغیرہ وہ اس قدر مشہور اور شائع ہے کہ عرب کیا عجم کے بھی معمولی عربی پڑھنے والے بچوں کے نوک زبان پر ہے۔

اب حضرات ناظرین اہل انصاف سے حسب ذیل سوال ہیں

نمبر ۱۔ مضمون بالا کے دیکھنے کے بعد کیا اب بھی آپ یہ فیصلہ کریں گے کہ مرزا صاحب کے قصیدہ میں توارد ہے

۲۔ کیا اب بھی مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے یہ عذر گناہ ہو سکتا ہے کہ اگر یہ عیب ہے تو شعراء متقدمین نے بھی ایسا کیا ہے۔

اور توارد بھی ایک آدھ جگہ ہو تو خیر، صرف اس ایک قصیدہ میں متعدد اور متتابع ہے۔ میرے خیال میں کوئی سمجھ دار ذی علم ایسا نہیں کہہ سکتا۔ ہاں اگر مرزائی حضرات ایسا فرمائیں تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب کا سارا قصیدہ میرا ہے اور یہ بھی ایک توارد ہے۔

تنقید

ایـــــا ارض مـــــدٍ قـــــد دفـــــاك مـــــدمـــــر

شعر نمبر ۱۔ اعجاز احمدی صفحہ ۳۹ پر موجود اس مصرعہ میں مرزا صاحب نے مد کے منصرف ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے:

مد عربی علم ہے عجمی نہیں۔ مسلمان جن ملکوں میں گئے اور جو جو انہوں نے نام رکھے وہ اکثر عربی تھے۔

کیا مرزا غلام احمد صاحب بتا سکتے ہیں کہ کس زمانہ میں کس مسلمان نے اس موضع کا نام مد رکھا تھا۔

مد سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی خوشی کے ہیں۔ اور بخوبی ممکن ہے کہ قدیم باشندوں نے اس کا نام مد رکھا ہو۔ اور چونکہ یہ عجمہ ساکن الاوسط ہے اس لئے منصرف ہے جیسے نوح، لوط وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ کذوباً مفسداً صیدی الذی

کحوت غدیر اخذہ لا یعزّر

شعر دوم کے مصرع اولی میں دو غلطی ہیں۔

ا۔ صیدی الذی کی ترکیب صحیح نہیں، اس لئے کہ یہ نہ ما قبل (حاشیہ پر مرزا کا قصیدہ چل رہا ہے) کی صفت ہے کیونکہ ما قبل نکرہ ہے اور یہ معرفہ، اور نہ عطف بیان ہے کیونکہ عطف بیان میں ضروری ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ سے ایسی توضیح ہو جائے جس سے مخاطب سمجھ لے اور یہاں معلوم ہی نہیں کہ اس سے کون شخص مراد ہے۔

اگر مولوی ثناء اللہ امرتسری ہیں تو مرزا صاحب قادیانی نے آگے چل کر دو شعر کے بعد ان کا نام لے کر وضاحت کی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محض اس سے پوری توضیح نہیں ہوئی۔ اور نہ یہ بدل ہو سکتا کیونکہ بدل میں متبوع مقصود نہیں ہوتا اور یہاں دونوں مقصود ہیں۔

۲۔ یہاں صلہ اور موصول لانے کا موقع نہیں۔ افسوس ہے کہ دعوی اعجاز اور یہ معلوم ہی نہیں کہ موصول کس جگہ لاتے ہیں

و جاءك صحبي ناصحين كاخوة

يقولون لا تبغوا هوى و تصبروا

تیسرے شعر میں دو غلطیاں ہیں۔

ا ۔ مدعی رسالت ایسے شاعر کے کلام سے اخذ کرتا ہے جس کو حضرت رسول اکرم ﷺ نے بادشاہ گمراہ فرمایا ہے، یعنی امرء القیس۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کے جس شعر سے سرقہ کیا وہ یوں ہے

وقوفا بها صحبي على مطيهم

يقولون لا تهلك اسى و تجمل

۲۔ مرزا غلام احمد صاحب چونکہ شاعر کے کلام کو سمجھے نہیں، اس لئے مرزا صاحب کے کلام میں یہ شعر جو کہ نہایت ہی فصیح و بلیغ تھا، مہمل اور لغو ہو گیا۔ کیونکہ دوسرے مصرعہ میں امرء القیس کے ساتھی اس کو کلمات تشفی آمیز کہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ غم سے ہلاک نہ ہو اور صبر کر۔ لیکن مرزا صاحب کے اصحاب اپنے مخالفین سے کہتے ہیں کہ ہوا و ہوس کی طرف میل نہ کرو اور صبر کرو ۔صبر کی تعلیم اپنے لوگوں کو کرنا چاہیئے نہ کہ مخالفین کو کہ ہمارے ظلم پر صبر کرو۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

فجاءوا بذئب بعد جهد اذابهم

و نعنی ثناء الله منه و نظهر

پانچویں شعر میں دو غلطیاں ہیں۔

ا۔ عنی کا صلہ من نہیں بلکہ با آتی ہے عنی به کہتے ہیں عنی منه نہیں کہتے۔

۲۔ یہاں نظهر بالکل لغو ہے کیونکہ عطف ہے نعنی پر۔ تو عبارت یہ ہوگی نظهر ثناء الله منه ۔اس کو مجذوب کی بڑ کے سوا اور کیا کہا جائے گا۔ اس کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے:

و نعنی به ابا الوفاء و هو یهذر

و ارضی اللئام اذا دنا من ارضهم

علی النار مشاهم و کان ینظر

آٹھویں شعر کے مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے اور فساد دو جگہ ہے

تقطیع۔ وار ضل فعولن۔ لیا م اذا۔ مفاعیلن، دنا من فعولن، ار ضهم فاعلن

تكلم كالاجلاف من غير فطنة

و یاتیك بالاخبار من كان ینظر

شعر نمبر ۹ میں کئی غلطیاں ہیں۔

ا۔ اجلاف بمعنی کمینے عربی میں نہیں، بلکہ پنجابی زبان میں اس معنی میں بولتے ہیں۔ یہ شعر بھی انہی اشعار سے ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے طبع وقاد کا نتیجہ ہیں۔

۲۔ مصرعہ ثانی سرقہ ہے طرفۃ ابن العبد صاحب معلقہ ثانیہ سے پورا شعر اسکا یوں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستبـــدی لك الایـــــام مــــــا كـــنـــت جـــاهـــلا

و یـــــأتیك بـــــالاخبـــــار مــــن لـــم تـــزود

افسوس اس پر ہے کہ اس بے چارے شاعر کا مصرعہ اولی بھی مرزا قادیانی کی دست برد سے نہ بچا۔ چنانچہ لکھتے ہیں :سیبدی لك الرحمن مقسوم حبكم۔ اور جن کو عربی زبان کا ذوق سلیم ہے وہ جانتے ہیں کہ دونوں مصرعوں کا اخذ کیسا بھونڈا اور قبیح ہے۔

۳۔ و یا تیك واو عاطفہ ہے اور معطوف کا پتہ نہیں جس پر عطف ہو۔ مرزا صاحب قادیانی کی زبان سے مصرعہ اولی کی اصلاح یوں ہوسکتی ہے: تكلم كالزنیم من غیر فطنة۔، اور میں یوں عرض کرتا ہوں: تكلم كا لاشراف من غیر فتنة۔

فـــلـــمــــا التـقــی الـجـمـعــــان لـــلـبحـــث و الـوغـــا

شعر نمبر ۱۱۔ التقی الجمعا ن کا استعمال جنگ کیلئے ہے نہ بحث کیلئے۔ موضع مد میں جنگ و وغا تو نہیں تھا البتہ مناظرہ و مباحثہ تھا قرآن میں ہے ان الـذ ین تو لوا منكم یو م التقی الجمعا ن (آل عمران رکوع ۱۵) علاوہ اسکے و غی کا املاء غلط ہے

و اوجـــــس خیـــفة شـــره بـــعـــض رفـــقتـــی

لـــمــــا عـــرفــوا مـــن خبـــث قـــوم تـــنـــمـــروا

شعر نمبر ۱۲ میں تین غلطی ہیں:۱۔ مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے، و او ج فعول۔ مـن خیـفة شـر مفاعلتن، ره بع فعولن رفقتی مفاعلن ۔۲۔ مصرعہ ثانیہ میں عرف کا صلہ من لایا ہے ،اور ترجمہ بمعنی علم کیا ہے حالانکہ جب عرف بمعنی علم آتا ہے تو وہ بنفسہ متعدی ہوتا ہے۔ عـر فـه ای علمه ۔.. یوں کہنا تھا:عـر فوا خبث قو م ۔

البتہ لام کے ساتھ بھی اس معنی میں اس کا صلہ آیا ہے جیسے انا اعرف للمحسن و المسی ای لا یخفی علیّ ذلك ۔۳۔ او جس کے معنی اخفا کیا، معلوم کیا ہیں، نہ پوشیدہ طور پر دلوں میں خوف ہوا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مصرعہ ثانیہ کا ترجمہ غلط ہے۔اس لئے کہ اس مصرعہ کے معنی یہ ہیں کہ درندہ قوم کے خبث کو انہوں نے معلوم کرلیا۔نہ وہ معنی جو مرزا صاحب نے کئے ہیں یعنی قوم کی درندگی معلوم کر لی۔

و اعطاهم الرحمن من قوة الوغی

و ایدهم روح امین فابشروا

شعر نمبر۱۴۔ اعطاء دوسرے مفعول کی طرف بنفسہ متعدی ہوتا ہے من کے ساتھ اسکا صلہ نہیں ہوتا اعطاء ہ شیئاً کہتے ہیں من شیء نہیں بولتے علاوہ اسکے روح امین کو تائید کا فاعل عامی مسلمان بھی نہیں سمجھتا،شرک ہے چہ جائیکہ نبی صاحب شریعت۔

و کان جدال یطرد القوم بالضحی

الی خطة اومی الیها المعشر

شعر نمبر۱۵۔مصرعہ ثانیہ میں اگر معشر پڑھیں تو وزن فاسد۔

تقطیع۔الی خط فعولن۔طة اومی مفاعیلن ۔ الیهل فعولن۔معشر فاعلن

اوراگر معاشر پڑھیں تو وزن صحیح لیکن قافیہ املا دونوں غلط ہیں۔

تحروا لهذا البحث ارضاً شجیرة

الی الجانب الغربی و الجند جمروا

شعر نمبر۱۶ میں تین غلطیاں ہیں:۱۔ تحری کے معنی قصد کے ہیں۔عرب کہتے ہیں تحری الامر ای یقصده ۔نہ اختیار کے۔۲۔ارضاً شجیرة کا ترجمہ ایک زمین جس میں ایک درخت تھا،غلط ہے۔ ارض شجیرة ای کثیر الشجر اس زمین کو کہتے ہیں جس میں بہت ہوں۔اس کی جگہ مکان شجر ای ذو شجر کہنا چاہیے۔

۳۔دوسرے مصرعہ کے ترجمہ میں الجند کا ترجمہ،ہمارے دست، نہ معلوم مرزا صاحب نے کس لغت سے لکھے ہیں۔اوراس کے سوا جمّروا کو ضمہ دے کر اس کا ترجمہ،ٹھہرائے گئے ،کیا ہے،حالانکہ جمع ہونے کے معنی میں لازم ہے نہ متعدی۔عرب کا محاورہ ہے جمّروا القوم علی الامر ای تجمعوا ۔ٹھہرائے گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ غلط۔

اس جگہ اور اس کے سوا میں نے ترجمہ کی غلطی کو بھی اغلاط میں شمار اس وجہ سے کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جو اس کی تحدی کی ہے اس میں ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ چنانچہ قصیدہ کے صفحہ ۹۰ میں فرماتے ہیں: مگر چاہیے کہ میرے قصیدہ کی طرح ہر ایک بیت کے نیچے اردو ترجمہ لکھیں اور منجملہ شرائط کے اس کو بھی ایک شرط سمجھ لیں۔ اور صفحہ ۳۶ میں ہے، وہ بھی ایک نشان ہے۔

کان مقام البحث کان کاجمة

به الذئب یعوی و الغضنفر یزء ر

شعر نمبر ۱۸ میں تین غلطیاں ہیں: ا۔ اگر الاجمة کے جیم کو بالفتح پڑھیں تو وزن فاسد اور بسکون پڑھیں تو وزن صحیح اور لفظ غلط ۔۲۔ الاجمة مونث ہے دوسرے مصرعہ میں به ضمیر مذکر اور مرجع مونث فیا للعجب ۳۔ سرقہ ہے تابط شرا کے دوسرے مصرعہ سے۔ اس کا شعر (نہایۃ الارب فی ..معلقات العرب مطبوعہ مصر ص ۲۵) یوں ہے

و وادٍ کجوف العیر قفر قطعته

به الذئب یعوی کالخلیج المعبل

اور لطف یہ ہے کہ اس سے مرزا غلام احمد کا سرقہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ اگر توارد ہوتا تو بھا الذئب کہتے۔ باوجود اجمة لفظ مونث لانے کے پھر به الذئب کہنا بتارہا ہے کہ بیچارے . اتباعاً للشر یه نقل کررہے ہیں حالانکہ شاعر کے مصرعہ اولی میں وادی کا لفظ مذکر ہے۔ یہ بھی خدا کی طرف سے ان کی تکذیب کے لئے ایک نشان ہے۔ مصرعہ اولی کی اصلاح ملاحظہ ہو .. کان مقام البحث کالاجم الذی ..الخ.

و قام ثناء الله یغوی جنوده

و یغری علی صحبی لئاماً و یهذر

شعر نمبر ۱۹: یغری علی صحبی غلط ہے اغراء کا صلہ علی نہیں آتا ۔اغراہ به محاورہ ہے۔ یوں کہیے یحض علی صحبی لئاما و یهذر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وکان طوی کشحاً علی مستکنۃٍ

وما راد نھج الحق بل کان یھجر

افسوس حضرت مرزا نے کہاں کہاں ہاتھ بڑھایا۔لسان العرب میں مستکنة .کے لغت میں پورا شعر عبدة ابن الطبیب کا اس طرح نقل کیا ہے

وکان طوی کشحاً علی مستنکة

فلا ھو ابداھا ولم ینحمجم

اس کا پورا مصرعہ اولی مرزا غلام احمد نے نقل کیا۔قیامت کو مرزا صاحب کا دامن ہوگا اور اس شاعر کا ہاتھ۔علاوہ اس کے ترجمہ میں مرزا صاحب نے یہ غلطی کی ہے کہ کینہ کا لفظ بڑھا دیا حالانکہ شعر میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کا ترجمہ کینہ کیا جائے۔

واظھر مکرا سولت نفسه له

ولم یرض طول البحث فالقوم سحروا

شعر نمبر۲۲: یہاں خاص مکر کا بیان ہے۔یعنی طویل بحث سے انکار اسلئے مکر کو معرف باللام لکھنا تھا

فشق علی صحبی طریق ارادة

وقد ظن ان الحق یخفی ویستر

شعر نمبر۲۳:ظن اگر معروف ہے اور مرجع اس کا صحبی ہے جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی کے ترجمہ سے ظاہر ہے تو صحبی جمع ہے اور ضمیر راجع واحد۔اور اگر مجہول ہے تو ترجمہ غلط ہے۔اس لئے پہلے عرض کیا ہے کہ مترجم اور مولف دو ہیں۔

رؤا برج بھتان تشاد وتعمر

فقالوا لحاك الله کیف تزور

شعر نمبر۲۴ کے مصرعہ اولی میں دو غلطی ہیں

ا۔شاد الحائط محاورہ ہے دیوار کو گچ کرنا یا چونا وغیرہ پھیرنا۔اور شاد البناء ،بنیاد اونچی کرنے کو کہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اب تشاد البرج کے معنی قلعہ میں چونا وغیرہ کئے جانے کے ہوئے اور تعمر کے معنی بنائے جانے کے۔حاصل یہ ہوا کہ قلعہ بنائے جانے سے پہلے سفیدی پھیری گئی۔یہ مرزا صاحب کی بلاغت ہے۔

۲۔ برج مذکر ہے اور تشاد اور تعمر میں ضمیر راجع مونث۔یوں فرمادیجئے دونوں غلطیاں نکل جائیں گی:رأو برج بهتان يبنى و يعمر

اقل زمان البحث مقدار ساعة

فلم يقبل الحمقى و صحبى تنفروا

شعر نمبر ۲۵۔ تنفر جس طرح اردو میں نفرت کرنیکے معنی میں مستعمل ہے عربی میں نہیں آتا۔ہاں نفر کرہ کے معنی میں آتا ہے اور اسکا صلہ عن اور من کے ساتھ لاتے ہیں جیسے نفرت القوم عن كذا ۔ اور نفرت من صحبة فلا ن اى كر هوه ۔یوں کہیے:فلم يقبل الحمقى و صحبى تنفروا ۔ یعنی میرے دوست جوش میں آگئے۔تنفر الرجل اى غلا جوفه غضباً ۔دیکھئے مضمون کتنا بلند ہو گیا

رضوا بعد تكرار و بحث بثلثها

و فى الصدر حزاز و فى القلب خنجر

شعر نمبر ۲۶۔مصرعہ ثانیہ ماخوذ ہے شماخ کے مصرعہ سے۔لسان العرب میں حزاز کے بیان میں اس کا پورا شعر ہے

فلما شراها فاضت العين عبرة

و فى الصدر حزاز من الهم حامز

اور اخذ بھی قبیح ،کیونکہ شماخ کے ہاں جو مصرعہ ثانیہ کو پہلے مصرعہ سے تناسب لطیف تھا مرزا صاحب قادیانی نے اسی قدر بے لطف کر دیا،جیسا کہ اہل فہم سے مخفی نہیں۔علاوہ اس کے دل میں خنجر مرزا صاحب کا ایجاد کردہ محاورہ ہے۔ہاتھ میں، پہلو میں، بغل میں، خنجر سنا تھا۔دل میں خنجر مرزا غلام احمد صاحب ہی کے دیکھا۔یوں ہی کہہ دیتے۔

فى الصدر خزاز من الهم يابر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو یہ رکاکت نہ رہتی اگرچہ شماخ کا سا تناسب تو پھر بھی نہ ہوتا، مگر دل سے خنجر نکل جاتا

اس کے سوا اس قصیدہ میں اسکان متحرک اس قدر ہے کہ صرف اسی کا استقصاء کیا جائے تو بجائے خود ایک رسالہ ہوجائے۔ چنانچہ اس شعر میں بحث کی حا اور ثلث کا لام متحرک ہے، دونوں کو ساکن کر دیا گیا ہے

دفـــاهـــم عـــمـــايـــات الانـــاس و حـــمـــقـهـــم

رأو مـــد قـــوم و الـــمـــدى قـــد شـهـــروا

شعر نمبر ۲۷ کے مصرعہ ثانیہ میں کئی غلطیاں ہیں: ۱۔ وزن فاسد۔ تقطیع را و مد فعولن۔ و قو م دل مفاعیلن۔ مدی قد، فعولن۔ شہروا، فاعلن۔

۲۔ جب کہ قوم کا ذکر پہلے آ چکا ہے تو یہاں معرفہ لانا تھا اور مد القو م کہنا تھا۔

۳۔ تشهير السيف محاورہ ہے نہ تشهر المدى۔ چنانچہ شهّر سيفه اس وقت بولتے ہیں جب کسی نے تلوار کو نیام سے باہر نکال لیا۔

۴۔ اس مصرعہ کا ترجمہ مرزا غلام احمد صاحب نے یوں کیا ہے: موضع مد کو انہوں نے ایسی صورت میں دیکھا جو چھریاں نکالے ہوئے ہیں۔،، شاعر نے شهـروا کی جمع کی ضمیر قوم کی طرف پھیری ہے اور مترجم نے مد کی طرف۔ من چہ می سرائم اور طنبورہ من چہ می سرائد۔ اسی وجہ سے کہہ چکا ہوں کہ شاعر اور ہے اور ترجم اور۔

فـــصـــاروا بـــمـــد لـــلـــرمـــاح درية

و يـــعـــلـــمـهـــا احـــمـــد عـــلـــى الـــمـــدبـــر

شعر نمبر ۲۸ میں دو غلطیاں ہیں: ۱۔ يـعلمها کی ضمیر مفعول اگر شعر سابق کے معنی کی طرف پھرے تو مذکر چاہیے کیونکہ قاعدہ یہی ہے یوں کہیے يعلمه، ورنہ مرجع بتائیے۔

۲۔ مصرعہ ثانیہ میں احمد کی دال کو متحرک پڑھیں تو وزن غلط اور ساکن پڑھیں تو وزن صحیح لیکن وجہ سکون ندارد؟ یعنی بقاعدہ عربی کوئی احمد کی دال کو ساکن کرنے والا نہیں۔ ہاں مد کے تیروں نے اس دال کی طرف نشانہ بازی کی ہو اور اسی کو نشانہ بنایا ہو تو اسے مرزا کے یاران طریقت ہی جانتے ہوں گے جو وہاں موجود تھے۔ پھر بھی اس کا مصرعہ اولی ماخوذ ہے ایک تمیمی شاعر کے پہلے مصرعہ سے: و لقد ارا نی للر ماح در یة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ شعر بھی انہیں تھوڑے اشعار سے ہے جو خاص مرزا غلام احمد صاحب کے طبع وقاد کا نتیجہ ہیں کیونکہ احمد علی جس طرح اردو میں بسکون دال بولا جاتا ہے اس میں بھی مرزا صاحب اسی طرح کہہ گئے ہیں

و ان لسان المرء ما لم یکن له
اصاة علی عوراته هو مشعر

شعر نمبر ۳۱: اولاً اصاۃ کا ترجمہ مرزا صاحب نے عقل کیا ہے شاید یہ بھی کوئی الہام لغوی ہو۔ لیکن لغت میں نہیں ہے۔ البتہ اساۃ مع آسی بیشک ایک لفظ ہے جس کے معنی طبیب کے ہیں۔

ثانیاً شعر کا صلہ با سے لاتے ہیں نہ علی سے۔ شعر به محاورہ ہے نہ شعر علیه

یکلم حتی یعلم الناس کلهم
جهول فلا یدری و لا یتبصر

شعر نمبر ۳۲ میں دو غلطی ہے: ا۔ یعلم افعال قلوب سے ہے جو متعدی دو مفعول سے ہوتا ہے۔ ایک مفعول جھولاً مذکور اور قاعدہ یہ ہے کہ افعال قلوب کا جبکہ ایک مفعول مذکور ہو تو دوسرے کا ذکر کرنا ضرور ہے جیسا کہ ترجمہ میں دونوں مفعول ذکر کر دیئے ہیں۔ ۲۔ جھولاً چاہیے کیونکہ ابطال عمل کی جو شرط ہے وہ یہاں نہیں پائی جاتی ہے۔

فهذا علینا منة من ابی الوفا
اری کل محجوب ضیائی فنشکر

شعر نمبر ۳۴: دوسرے مصرعہ میں اری ہے جس کے معنی ترجمہ میں مرزا صاحب نے، اطلاع دی، لکھا ہے اور اری جب کہ اعلم کے معنی میں آتا ہے تو تین مفعول چاہتا ہے۔ شاعر نے دو ذکر کیئے اور تیسرے کو چھوڑ دیا۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب اس کا دوسرا مفعول ذکر کیا جائے تو تیسرے کا ذکر کرنا ضرور ہے ورنہ دونوں کو حذف کرنا چاہیے۔

اری الموت یعتام المکفر بعده
بما ظهرت آی السماء و تظهر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۳۵ میں تین غلطیاں ہیں: ۱۔ پہلا مصرعہ ماخوذ ہے طرفۃ ابن العبد سے معلقہ ثانیہ کے مصرعہ اولی سے۔ اس کا شعر یوں ہے

اری الموت یعتام الکرام و یصطفی
عقیلۃ مال الفاحش المتشدد

لیکن اخذ نہایت ہی قبیح ہے کیونکہ اعتیام کے معنی پسند کرنے کے ہیں۔ طرفہ کے ہاں یہ معنی ہوئے کہ: موت عموماً شریفوں اور بزرگوں کو پسند کرتی ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ، موت ان کے مکفر کو پسند کرتی ہے۔ سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے۔

ہاں اگر مرزا کا مکفر ہی ممدوح اور شریف ہے تو کوئی اعتراض نہیں۔ اس پر بھی صاد ہے

۲۔ مصرعہ ثانیہ میں جبکہ ظهرت آی السماء موجود ہے تو پھر تظهر مکرر اور حشو ہے۔

۳۔ حضرات ناظرین! اب ذرا ترجمہ کی لطافت کو بھی دیکھیں:

اب کافر کہنے والہ گویا مر جائے گا کیونکہ ہمارے غلبہ سے خدا کا نشان ظاہر ہوا۔

یہ ترجمہ اس سے کم نہیں جو کسی نے جاء زید کا ترجمہ: عمر کلکتہ گیا، لکھ مارا۔

و لما اعتدی الامرتسری بمکاید
و اغری علی صحبی لئاماً و کفروا

شعر نمبر ۳۶ میں دو غلطیاں ہیں: ۱۔ پہلے مصرعہ میں اگر الامرتسریّ پڑھیں تو وزن غلط اور **امرتسری** بسکون پڑھیں تو وزن صحیح مگر نحوی غلطی ہے۔

۲۔ اغری علیه نہیں آتا اغراہ آتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی نے مطلع میں اغراك مو غر کہا ہے۔ یوں کہہ دیجئے

و لما اعتدی الامرتسریّ علیهم
و حض علی صحبی لئاما و کفروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فـقـــالــوا لیـوسف مــا نــری الـخیـر ھھنـــا
و لـــکــنـــــہ مـــن قـــومـــــہ کـــان یـــحـذر

شعر نمبر ۳۷ میں اگر لیو سف بسکون فا پڑھیں تو وزن صحیح اور بقاعدہ نحو اعراب غلط اور لیو سف مفتوح پڑھیں تو وزن فاسد اور اعراب صحیح ہوگا۔

ھـــنـــاك دعـــوا ربـــا کـــریـــمـــاً مـــوئـدا
و قـــالـــوا حـــلـلـنـــا ارض رجــز فـــنـصبـــر

شعر نمبر ۳۸۔ ار ض ر جـز میں اضافۃ موصوف کی صفت کی طرف ہے اور وہ ممنوع ہے۔ہاں کوفیوں نے اس کو جائز رکھا ہے جیسے صلـوۃ الا و لی لیکن ار ض مونث ہے اور ر جز مذکر حالانکہ صفت موصوف میں مطابقت چاہیے اس لئے یہ بھی غلط ہوا۔

تـــجـــنـبـــی عـــلـــی ابـــو الـــوفـــا ابـــن الھـــوی
لیبـــعـــد حـــمـــقـــی مـــن جـــنـــای و یـــزجـــر

شعر نمبر ۴۴ میں چار غلطیاں ہیں:

۱۔مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے۔تقطیع تـجـنبـی فعولن۔ عـلیّ ابل مفاعلتن ۔ وقـاء ب فعولن ۔ ن لھوی فا علن ۔

۲۔دوسرا مصرعہ ماخوذ ہے امرء القیس سے اس کا شعر یوں ہے

فـــقـــلـــت لھـــا سیـــری و ارخـــی زمـــامـــہ
و لا تبـــعـــد یـــنـــی مـــن جـــنـــاك الـــمـــعـــلـــل

لیکن امرء القیس نے اپنے مصرعہ میں جـنـا کی معلل سے توضیح کر دی ہے اور مرزا کے ہاں اہمال ہے اور یہاں توضیح بہتر ہے اہمال سے۔اسلئے اخذ قبیح ہے۔احمق کی جمع حـمقی بضم حاء جیسا کہ مرزا نے لکھی ہے نہیں آتی۔۴۔یز جر منصوب ہے۔اسلئے کہ معطوف ہے لیبعد پر۔اس وجہ سے یہ عیب اصراف واجب الاجتناب ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ما مسہ نور من العلم و الھدی

فیا عجباً من بقّۃٍ یستنسر

شعر نمبر ۴۶ میں کئی غلطیاں ہیں: ۱۔ مس النور محاورہ نہیں، سند پیش کیجئے۔ ہاں مس النار ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے لن تمسسنا النار الّا ایا ماً معدودۃ ۔ اور و لم تمسسہ نا ر ۔۲۔مصرعہ ثانیہ بے وزن ہے...۔

۳۔ بقّۃ یستنسر اصل ضرب المثل یوں ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے

انّ البغاث بارضنا یستنسر

اور مثل میں تغیر جائز نہیں چنانچہ حریری نے ایک صرف لا بڑھا کر یوں کہا: ان البغاث بارضنا لا یسنسر۔ اس پر ادباء کا اعتراض ہے۔ سوا اس کے بقّۃ مونث اور یستنسر میں ضمیر مذکر۔ تستنسر چاہیے ۔اخذ میں مرزا صاحب صیغہ کا خیال ہی نہیں کرتے مذکر کی جگہ مونث اور اس کے برعکس کی مثالیں آگے بھی ملے گی۔

فلما اعتدی و احسن صحبی انہ

یصرّ علی تکذیبہ لا یقصّر

شعر نمبر ۴۷۔مصرعہ اولی بے وزن ہے تقطیع فلمع فعولن۔تدی و احس مفاعلتن

دعوہ لیبتبھن لموت مزور

مضل فلم یسکت و لم یتحسر

شعر نمبر ۴۸ میں دو غلطیاں ہیں۔ ۱۔مصرعہ اولی غیر موزوں ہے۔

۲۔قافیہ میں عیب اقواء ہے۔ لم یتحسر ہوگا

و کذب اعجاز المسیح و آیہ

و غلّطہ کذبا و کان یزور

شعر نمبر ۴۹۔ غلّط کذبا خلاف محاورہ ہے۔کلام عرب سے اس کی سند پیش کیجئے کیونکہ غلّط میں ابہام نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو تمیز کا محتاج ہو۔ مرزا کو یہ بھی معلوم نہیں کہ تمیز کہاں لاتے ہیں۔ اس کے سوا مصرعہ ثانیہ بھرتی کا ہے۔ ثانیاً یز ور میں تکرار کافیہ ہے۔ کیونکہ اس کے اوپر چوتھے شعر میں یز ور موجود ہے۔ اس کو علم القوافی میں عیوب میں شمار کیا ہے

و قیل لاملاء الکتاب کمثلہ
فقال کاھل العجب انی ساسطر

شعر نمبر ۵۰: مصرعہ اولی بالکل خلاف قواعد ادب ہے۔ قول کا صلہ لام کے ساتھ آتا ہے لیکن لام اس پر لاتے ہیں جس سے کہتے ہیں نہ اس بات پر جس کو کہنا چاہتے ہیں۔ دیکھو قرآن مجید میں و اذ قلنا للملا ئکۃ اسجدوا . و قلنا لھم کو نوا قردۃ خا سئین۔ اس کی اصلاح اس طرح ہو سکتی ہے:

و قیل لہ امل الکتاب کمثلہ

یا یوں کہیے :و قیل لہ ھات الکتاب کمثلہ

یا یوں کہیے:و قیل لہ آت الکتاب کمثلہ

و کذبنی بالبخل من کل صورۃ
و خطانی فی کل وعظ اذکر

شعر نمبر ۵۲: کذب کے بعد مکذب بہ (جس کی تکذیب کی جائے) پر آتی ہے چنانچہ لغت میں ہے کذّب بالامر تکذیباً ای انکرہ و جحدہ۔ اور قرآن مجید میں بھی اسی طرح ہے کذبوا بالحق ۔، کذبوا بایا تنا کذابا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بخل مکذب بہ نہیں ہے۔ پھر اس پر مرزا صاحب کا بالانا بجز اس کے کہ وہ محاورات عرب سے ناواقف ہوں اور کوئی وجہ نہیں رکھتا۔

شاعر کا مقصود تو یہ تھا کہ بخل کی وجہ سے نبوت کے دعوی میں اس نے ہر صورت سے مجھے کاذب ٹھہرایا لیکن مترجم نے بالبخل کا فائدہ نہیں سمجھا، اس لئے ترجمہ میں چھوڑ دیا۔ اس کے سوا کل صورۃ بھی ایک ادیب کی نگاہ میں کھٹکتا ہے۔ اہل عرب صورۃ کا استعمال اس معنی میں نہیں کرتے جس میں مرزا صاحب نے یہاں کہا ہے۔ یہ اہل ہند کا محاورہ ہے۔ یہ شعر بھی غالباً مرزا کے انہیں تھوڑے سے اشعار سے ہے جو ان کے فکر سلیم کا نتیجہ ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔مصرعہ اولی کی اصلاح یوں ہوسکتی ہے کذ بنی و لا منی و ا ذ لنی

فافردت افراد الحسین بکربلا

و فی الحی صرنا مثل من کان یقبر

شعر نمبر ۵۳: معلوم نہیں مرزا صاحب کے وہ اصحاب جنہوں نے رب کریم سے دعا کی تھی کیوں تنہا چھوڑ گئے۔ شائد مولوی ثناء اللہ امرتسری کا ان پر اثر ہوا۔ اور انہوں نے جھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اور مرزا صاحب زندہ در گور ہو گئے جیسا کہ مرزا صاحب نے دوسرے مصرعہ میں اقرار کیا ہے۔

تصدی لانکاری و انکار آیتی

و کان لحقد کالعقارب یابر

شعر نمبر ۵۴: کژدم کی نیش کو کینہ کی وجہ سے ٹھہرانا غلطی ہے بلکہ وہ اس کی طبیعت کا تقاضا ہے کیا مرزا صاحب کو حکیم شیرازی کا قول بھی یاد نہیں

نیش عقرب نی از پئے کین ست۔ مقتضائے طبیعتش این ست

اس کے سوا قبل چوتھے شعر میں بعینہ یہی مضمون ہے اس لئے یہ شعر بے کار ہے۔

اس کے بعد صفحہ ۴۴ شعر ۵ کی نسبت مرزا صاحب یوں ارشاد فرماتے ہیں:

ھذاالشعر من و حی اللہ تعالی جل شا نہ

فألفت ھذا النظم اعنی قصیدتی

لیخزی ربی کل من کان یھدر

شعر نمبر ۵۶: اعنی بہ قصید تی چاہیے۔ عنی با لقو ل کذا محاورہ ہے لیکن اس میں مرزا کا کیا قصور، یہ تو ان کے خدا کی وحی ہے۔ تعا لی اللہ عن ذ لك علوا کبیراً

و ھذا علی اصرارہ فی سوالہ

فکیف بھذا المسئل اغضنی و انھر

شعر نمبر ۵۷۔ اصرار کے معنی کسی امر پر اڑ جانے اس وقت ہوتے ہیں جب کہ اس کا صلہ علی ہو جیسے ا صر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی الا مر یعنی فلاں امر پر اڑ گیا، اس کا صلہ فی لانا غلط ہے

و لیس علینا فی الجواب جریمة

فنهدی له کالاکل ما کان یبذر

شعر نمبر ۵۸: مرزا صاحب نے دوسرے مصرعہ کا ترجمہ غلط کیا ہے :

اور ہم اس کو ہدیہ کے طور پر اس چیز کا پھل دیتے ہیں جو اس نے بویا تھا،

صحیح ترجمہ یوں ہوگا: اور ہم ہدیہ دیتے ہیں اس کو جو اس نے بویا تھا پھلوں کی طرح۔

و هذا قضاء الله بینی و بینهم

لیظهر آیته و ما کان یخبر

شعر نمبر ۶۰۔ مصرعہ ثانیہ بے وزن ہے

ایا محسنی بالحمق و الجهل و الرغا

رویدك لا تبطل صنیعك و احذر

شعر نمبر ۶۳ میں چار غلطیاں ہیں

ا۔ جس پر احسان ہوتا ہے وہ بلا واسطہ کے مفعول نہیں ہوتا، جیسا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے۔ بلکہ موصول بالی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے احسن کما احسن الله الیك ۔شاعر کا مقصود تو یہ تھا کہ مجھ پر نیکی کرنے والے۔ لیکن وہ ادا نہ کر سکا۔ یوں کہنا تھا ایها المحسن الیّ ۔اور ایا محسنی کے معنی ہوئے: اے مجھے خوبصورت بنانے والے۔ اور اپنے لئے شائد مرزا صاحب یہ کہنا پسند نہ فرمائیں۔

۲۔ رو یدك ، رو ید اسماء افعال سے ہے اسکا مفعول بلا واسطہ آتا ہے جیسے رو ید زیداً زید کو چھوڑ دے یہاں اسکا مفعول بواسطہ با لانا اور بالحاوالجہل والرغا غلط ہے

۳۔ و احذ چاہیے یہ عیب اقوی ہے۔

۴۔ رو ید ك کے بعد واو عاطفہ لانا چاہیے و لا تبطل صنیعك کہنا تھا۔ یہ لطیفہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب اپنے محسن کو احمق وغیرہ خطاب سے یاد کر کے عزت افزائی کرتے ہیں ۔ من لم یشکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الناس لم یشکر الله ۔اسکے سوا میں نہیں سمجھتا کہ شاعر کا مخاطب اس شعر میں اور اسکے بعد کون ہے۔اگر خداہےتو رو ید ك وغیرہ کہنا کس قدر سوء ادبی ہے نعوذ باللہ اور اگر مولوی ثناء اللہ امرتسری ہیں تو ان کو معین، منان، ناصر کہنا اور ان کی بخشش کی تعریف کرنے کے کیا معنی۔جیسا کہ اسکے بعد ہے

اتشتم بعد العون و المن والندی
اتنسی ندی مدو ما کنت تنصر

تری کیف اغبرت السماء بآیھا
اذا القوم آذونی و عابوا و غبروا

شعر نمبر ۶۵ میں دو غلطی ہیں۔

ا۔صحیح اغبر ت پڑھیں تو وزن فاسد ہوتا ہے اور اگر اغبر ت بسکون الرا پڑھیں تو وزن صحیح لیکن معنی غلط
۲۔ اغبر السماء اے جدّد وقع مطرہ و اشتد اس کے معنی آسمان سے زور کی بارش ہوئی۔شاعر نے اس کو با کے ساتھ متعدی کر کے بآ یھا کہا۔اس کی سند چاہیے ورنہ غلط ہے۔سوا اس کے ایسے موقع میں عرب غبّروا کا استعمال نہیں کرتے۔عجمی محاورہ ہے۔

فلا تتخیر سبل غیّ و شقوۃٍ
و لا تبخلن بعد النوال و فکر

شعر نمبر ۶۶ ۔مصرعہ ثانیہ میں عیب اقواء ہے۔فکّر ہوگا اور معلوم نہیں کہ مرزا صاحب کا مخاطب یہاں کون ہے۔

باجنحۃ الاشواق جئنا فناء کم
بما قدّمت منکم عطایا فنحضر

شعر نمبر ۶۸ ۔مصرعہ اولی کا ترجمہ مرزا صاحب یوں کرتے ہیں: ہم شوق کے بازوؤں کے ساتھ تمہارے گھر آئے ہیں۔فنا کے معنی گھر نہیں بلکہ سائبان ہیں۔عبارت یوں ہوئی: جئنا باجنحۃ الا شواق فناء کم۔ ترجمہ صحیح یوں ہوا: ہم لائے شوق کے بازووں کو تمہارے سائبان میں۔،،حضرات ناظرین مجھے بتائیں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس مجذوب کی بڑ کا حاصل کیا ہوا۔ثانیاً جب جئتنا موجود ہے تو نحضر کے تکرار سے کیا فائدہ ہوا۔

و ان کنت قد ساء تك امر خلافتی
فسل رسلی ما ساء قلبك و احصر

شعر نمبر ۶۹۔اولاً پہلا مصرعہ ماخوذ ہے امرء القیس کے مصرعہ اولی سے

و ان تك قد ساء تك منی خلیقة
فسلّی ثیابی من ثیابك تنسل

لیکن افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی عادت کے موافق اس اخذ میں تذکیر اور تانیث کا خیال نہ فرمایا۔اور انکے خدا نے بھی بذریعہ وحی ان کو اس کی خبر نہ دی۔امرء القیس کے مصرعہ میں خلیقة مونث ہے اس لئے سأت بھی صیغہ مونث لایا گیا مرزا صاحب کے ہاں امر مذکر اور صیغہ مونث بدوز دطمع دیدہ ہوشمند یوں ہی لکھ دیتے

و ان کنت قد ساء تك منی خلافتی

ثانیاً دوسرے مصرعہ میں عیب اقواء ہے۔ہاں ترجمہ کی لطافت کو بھی ناظرین ملاحظہ فرمائیں: اگر تجھے میری خلافت بری معلوم ہوئی ہے،تو میرے بھیجنے والے کو بہت اصرار سے پوچھ کہ کیوں ایسا کیا۔

اتنکرنی و الله نوّر دعوتی
اتلعن من هو مثل بدرٍ منور

شعر نمبر ۷۰۔مصرعہ ثانیہ بے وزن ہے۔تقطیع اتلع فعول۔ن من هو مث مفاعلتن۔ ل بدر۔ فعولن۔ منور مفاعلن

و انی قتیل الحب فاخشوا قتیله
و لا تحسبونی مثل نعش ینکّر

شعر نمبر ۷۲: مرزا صاحب نے مصرعہ ثانیہ کا ترجمہ یوں کیا ہے: اور مجھے اس جنازہ کی طرح مت سمجھ جس کی ہیئت بدل گئی اور وہ شناخت نہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدعی نبوت نے نعش کے معنی جنازہ لکھا ہے۔ اردو میں نعش بمعنی جنازہ آتا ہو لیکن عربی میں نہیں آتا۔ نعش اس پلنگ کو کہتے ہیں جس پر جنازہ لے جاتے ہیں کیا اس پلنگ کی بھی ہیئت بدلتی ہے۔ جب آئمہ لغت کی اصطلاح کی جناب مرزا صاحب کو خبر نہیں تو آسمانی وحی کا خدا حافظ ہے ۔

تو کارے زمین رانکو ساختی۔ کہ با آسمان نیز پرداختی

اس کی اصلاح یوں ہوسکتی ہے: و لا تحسبونی مثل میت ینکر

علاوہ اس کے یہ بات کھٹکتی ہے کہ مرزا صاحب خواہ قتیل دوست ہی سہی لیکن مردہ سے خوف کی کوئی وجہ نہیں۔ کیا مرنے کے بعد بھوت بن کر لوگوں کو ستائیں گے جو خوف دلا رہے ہیں۔

اطوف لمرضات الحبیب کھائم

و اسعی و انی مستھام و مغبر

شعر نمبر ۷۳: مصرعہ اولی میں اگر مر ضات، بفتح الراء صحیح پڑھیں تو وزن فاسد ہے۔ تقطیع۔ اطو ف فعول۔ لمر ضا تل۔ چاہیے اور بسکون را پڑھیں تو وزن صحیح مگر لفظ غلط ہے

اذا بت محبۃ عظامی جمیعھا

و ھبت علی نفسی ریاح تکسر

شعر نمبر ۷۴: مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے۔ تقطیع کر کے کہاں تک بتاؤں۔

ذرو الحرص من تفتیشی فانی مغیب

غبار عظامی قد سفتھا صراصر

شعر نمبر ۷۵: اس میں تین غلطیاں ہیں: ۱۔ حر ص کا صلہ علی اور تفتیش کا صلہ عن آتا ہے چنانچہ حر ص علی الشیء فتش عن الشیء محاورہ ہے۔ عبارت یوں ہونی چاہیے ذرو ا الحر ص علی التفتیش ۔۲۔ غبار عظامی میں خیر مقدم کی ضرورت نہیں جبکہ عظامی غبار کہنے سے بھی وزن درست ہوتا ہے۔ اس کے سوا غبار جو یہاں موصوف ہے اپنی صفت سے بھی قریب ہوگا جو قد سفتھا صرا صر، ہے ۔

۳۔ بقاعدہ علم قوافی صرا صر کا قافیہ غلط ہے اس کو عیب سناد التاسیس کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا غلام احمد صاحب کو مولوی ثناء اللہ امرتسری اور محمدی بیگم کے رشتہ داروں کیلئے بددعا یاد نہیں۔اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حسام فولاد کا نہیں بلکہ کاٹھ کی نمائشی ہے

و انی ابلغ عن ملیکی رسالةً

و انی علی الحق المنیر و نیّر

شعر نمبر ۷۸: اگر ابلغ بسکون غین پڑھیں، تو وزن درست لیکن معنی فاسد ہوں گے۔اور صحیح ابلغ پڑھیں تو وزن فاسد۔ثانیاً مرزا صاحب نے مصرعہ ثانیہ کا جو ترجمہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی الحق کو ان کی خبر سمجھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ان کی خبر یہاں محذوف ہے علی الحق المنیر خبر نہیں بن سکتی۔یہاں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولف اور مترجم دو شخص ہیں۔

مکین امین مقبل عند ربه

مخلّص دین الحق مما یحسّر

شعر نمبر ۸۰: مرزا صاحب نے مصرعہ اولی کے ترجمہ میں مقبل کے لفظ کا ترجمہ چھوڑ دیا اور فی الواقع یہ لفظ یہاں مہمل ہے۔شاید مرزا صاحب نے مقبل کو مقبول کے معنی میں سمجھا اور لکھ گئے لیکن مقبل بمعنی مقبول نہیں آتا۔

و من فتن یخشی علی الدین شرها

و من محن کانت کصخر تکسّر

شعر نمبر ۸۱: خشی لازم ہے۔قرآن مجید میں فخشینا ان یر هقهما طغیا ناً و کفراً۔اس کا مجھول یخشی کیونکر ہوگیا۔یا تخشیه متعدی ہے جس کے معنی ڈرانے کے ہیں تو یخشیّ چاہیے اس وقت مصرعہ بے وزن ہوگا۔

اری آیةً عظمی و جئت اردوکم

فهل فاتك او ضیغم او اغبر

شعر نمبر ۸۲: دوسرا مصرعہ بے وزن ہے۔اس کے سوا شعر مہمل جس کا کچھ حاصل نہیں۔نہ معلوم مرزا غلام ا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمد صاحب شیر بھیڑیئے وغیرہ کی تلاش میں کیوں ہیں۔ وہ بن میں جا کر تلاش کریں سب ملیں گے۔

و قال ثناء اللہ لی انت کاذب

فقلت لك الویلات انت مستحسر

شعر نمبر ۸۳: اور مجھے مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ تو جھوٹا ہے.. میں نے کہا کہ تیرے پر واویلا ہے تو عنقریب ہلاک کیا جائے گا۔

دوسرا مصرعہ ماخوذ ہے امرء القیس کے مصرعہ ثانیہ ہے۔ پورا شعر یوں ہے

و یوم دخلت خدر عنیزة

فقالت لك الویلات انك مرجلی

۔لیکن اخذ قبیح بلکہ اقبح ہے۔ اس لئے کہ امرء القیس کی محبوبہ عنیزہ اس سے کہتی ہے کہ اے امرء القیس تجھ پر خرابیاں ہیں، کیونکہ تو مجھے پیدل کرنے والا ہے۔ یہاں شاعر مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ ۔تجھ پر واویلا ہے عنقریب ننگا کیا جائے۔ نہ معلوم ان کے ننگا ہونے میں شاعر کا کیا نفع اور کیا شوق ہے۔

تعالوا جمیعاً و انحتوا اقلامکم

و املوا کمثلی او ذرونی و خیروا

شعر نمبر ۸۴: اولاً مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے۔ ثانیاً خیّر کے معنی با اختیار کرنا ہے نہ با اختیار سمجھنا۔ صحیح ترجمہ یوں ہے: مجھے چھوڑ و اور با اختیار کرو۔

و خیر خصال المرء خوف و توبة

فتوبوا الی اللہ الکریم و ابشروا

شعر نمبر ۸۶: جب کہ انسان کے عمدہ خصائل میں خوف اور اور توبہ ہے، تو پھر انسان کو دونوں کا پابند ہونا چاہیے۔ مرزا غلام احمد صاحب دوسرے مصرعہ میں توبہ کی نصیحت کرتے ہیں اور خوف نہیں کرتے بلکہ بجائے خوف خوشی مناتے ہیں۔ معلوم نہیں خوف کیوں اڑا دیا گیا۔ ہاں اگر خوف ہوتا تو پھر یہ مکر و فریب کا سلسلہ ہی کیوں چلتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سئمنا تكاليف التطاول من عدا

تمادت ليالى الجور يا ربى انصر

شعر نمبر ۸۷ میں کئی غلطیاں ہیں: ۱۔ مصرعہ اولی ماخوذ ہے لبید کے اس شعر سے

و لقد سئمت من الحياة و طولها

و سوال هذا الناس كيف لبيد

یا اس شعر سے

سئمنا تكاليف الحيوة و من يعش

ثمانين حولاً لا ابا لك يسئم

سئم الشيء اور سئم من الشيء محاورہ ہے۔ چنانچہ دونوں کی مثال دونوں شعر ہیں لیکن مرزا صاحب نے دونوں محاوروں کو ایک ہی جگہ جمع کر کے یوں فرما دیا

سئمنا تكاليف التطاول من عدا

۲۔ عدا کا املاء غلط۔ یوں چاہیے عدی ۔۳۔ النصر میں عیب اقواء ہے۔

و جئنك كالموتى فاحى امورنا

نخرّ امامك كالمساكين فاغفر

شعر نمبر ۸۸ میں دو غلطیاں ہیں: ۱۔ اگر اما مك صحیح پڑھیں تو وزن فاسد اور بسکون کاف پڑھیں تو وزن صحیح مگر خلاف قاعدہ ۔۲۔ فا غفر ہوگا عیب اقواء ہے

طردنا لوجهك من مجالس قومنا

فانت لنا حب فريد و موثر

الهى بوجهك ادرك العبد رحمة

و ليس لنا باب سوال و معبر

شعر نمبر ۹۰۔۹۱۔ دونوں شعروں کا حال ماقبل کا سا ہے، یا وزن فاسد، یا خلاف قاعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الی ایّ بابٍ یا الٰھی تردّنی

و من جئتہ بالرفق یزور یصعر

شعر نمبر ۹۲: عیب اقواء ہے ۔یصعر ہوگا

صبرنا علی جور الخلائق کلھم

و لکن علی ھجر سطا لا نصبر

شعر نمبر ۹۳: مصرعہ ثانیہ بے وزن ہے۔

تعال حبیبی انت روحی و راحتی

و ان کنت قد آنست ذنبی فسقّر

شعر نمبر ۹۴: (تو معاف کر) اولاً تسقیر کے معنی معاف کرنے کے کس لغت میں لکھے ہیں۔کیا یہ بھی کوئی الہام لغوی ہے۔عیب اقواء ہے۔ سقر ہوگا۔

بفضلك انا قد عصمنا من العدا

و ان جمالك قاتلی و انظر

شعر نمبر ۹۵: اولاً دوسرے مصرعہ کا وزن فاسد ہے۔ثانیاً عیب اقواء ہے۔اس پر العدی کا املاء غلط۔سوا اس کے یہ بھی یاد رہے کہ مرزا غلام احمد کے خدا کو کسی امر کے دیکھنے کے لئے وہاں جانے کی حاجت ہے مسلمانوں کا خدا اس سے بے نیاز ہے۔

و فرّج کروبی یا الٰھی و نجنی

و مزّق خصیمی یا نصیری و عقّر

شعر نمبر ۹۶: عیب اقواء ہے

انا المنذر العریان یا معشر الوری

اذکرکم ایام ربی فابصروا

شعر نمبر ۹۸: معلوم ہوتا ہے کہ قصیدہ کرایہ کا ہے اور ترجمہ مرزا غلام احمد صاحب کا۔اس لئے ایا م ر بی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ، خدا کے دن، کیا۔ ورنہ واقف کار اس پر استہزا کرتے ہیں۔ ایا م اللہ ایک خاص محاورہ ہے جس کے معنی عذاب الٰہی اور نعمت الٰہی کے ہیں۔

دعوا حب دنیاکم و حب تعصب

و من یشرب الصهباء یصبح مسکّر

شعر نمبر ۱۰۰: یصبح افعال ناقصہ سے ہے۔ خبر کو نصب کرتا ہے۔ اس لئے مسکراً ہوگا۔ اور قصیدہ کا مجری رفع ہے۔ اسی کو علم القوافی میں اصراف کہتے ہیں۔ یہ بھی سخت ترین عیب ہے اور واجب الاجتناب ہے۔ اس کے علاوہ مصرعہ ثانیہ کا یہ ترجمہ (کہ جو شخص رات کو شرب پئے گا وہ صبح خمار کی تکلیف اٹھائے گا) غلط ہے۔ صحیح ترجمہ یوں ہے: جو شراب پئے گا اسے نشہ ہوگا۔

جب قصیدہ بھاڑے کا مستعار ہوا، اور ترجمہ خود ایجاد، تو دونوں کا جوڑ مشکل ہے۔

و کم من هموم قد رئینا لا جلکم

و نضرم فی قلب اضطرابا و نضجر

شعر نمبر ۱۰۱: مصرعہ ثانیہ کا وزن فاسد ہے۔

اصیح و قد فاضت دموعی تالماً

و قلبی لکم فی کل انٍ یوغّر

شعر نمبر ۱۰۲: مرزا صاحب نے مصرعہ اول کا ترجمہ غلط کیا ہے (میں آواز کرتا ہوں اور میرے آنسو درد سے جاری ہیں)۔ واو حالیہ ہے عاطفہ نہیں۔ صحیح ترجمہ یوں ہیں: میں چیختا ہوں جب کہ درد سے آنسو جاری ہیں،۔ یہ رونا چلانا بے صبری صفت مذمومہ ہے۔ البتہ درد کے وقت صبر کرنا صفات محمودہ سے ہے۔ عرب بھی روتے تھے اور ان کے آنسو بھی بہتے تھے، مگر کب؟ کسی معشوق کے فرط اشتیاق میں وغیرہ، جیسا کہ امرء القیس کہتا ہے

ففاضت دموع العین منی صبابة

علی الخر حتی بل دمعی محملی

غالباً یہ مرزا غلام احمد صاحب کا مصرعہ بھی اسی سے ماخوذ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فسـل ايهـا الـقـارى اخـاك ابـا الـوفـا

لـمـا يـخـدع الـحـمـقـى و قـد جـاء مـنـذر

شعر نمبر ۱۰۳: اگر جناب مرزا صاحب ہوتے تو میں پوچھتا کہ کیا ہر قاری مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بھائی ہے؟ مرزائی بھی؟ ہرگز نہیں۔ مرزا غلام احمد کو یوں فرمانا تھا:

اے مولوی ثناء اللہ کے طرف دار اپنے بھائی ثناء اللہ سے پوچھ۔

کیا دعوی اعجاز اور بلاغت یہی ہے کہ اپنا مطلب بھی ادا نہیں کیا۔ اس کے سوال کا صلہ عن آتا ہے نہ لا م جیسا کہ اس میں سوال کا صلہ لا م ہے

الا رب خـصـمٍ قـد رئيـت وجـدا لـه

و مـا ان رئيـنـا مثلـه مـن يـزوّر

شعر نمبر ۱۰۴ کا پہلا مصرعہ معلقہ امرء القیس کے مصرعہ سے ماخوذ ہے

الا رب خصم فيك الوى رددته

ایک ظریف طبع کہہ سکتا ہے کہ شاعر نے اپنے زمانہ میں بہت سے خصم دیکھے مگر مولوی ثناء اللہ ان کا بڑا خصم تھا جس نے ناک میں دم کر ڈالا۔

عـجبـت لـمبـحثـه الـى ثـلـث سـاعة

اكـان مـحـلّ البـحـث او كـان ميسـر

شعر نمبر ۱۰۵ کے مصرعہ ثانیہ میں عیب اصراف واجب الاجتناب ہے۔ میسراً ہوگا۔

فـمـا الـخـوف فـى هـذ الـوغـايـا ابـا الـوفـا

لـيـمـل حسيـن او ظـفـرا و اصـغـر

شعر نمبر ۱۰۸: اولاً و غی مونث ہے هذه الو غی ہوگا۔ اس وقت مصرعہ کا وزن فاسد ہوگا۔ ثانیاً و غی کا املاء غلط ہے۔ ثالثاً مصرعہ ثانیہ بے وزن ہے۔

و انى ارى فى رأسهم دود نخوة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۱۰۹: اور میں ان کے سر میں تکبر کے کیڑے دیکھتا ہوں۔ یہ شعر بھی غالباً مرزا غلام احمد کا ہے اسلئے کہ عرب کے ایسے خیالات نہیں یہ کسی ہندی کا کلام ہے۔

و ان كـــان شـــان الامـــر رفـــع عـــنـــدكـــم
فـــايـــن بهـــذا الـــوقـــت مـــن شـــان جـــولـــر

شعر نمبر ۱۱۰ میں دو غلطی ہیں: ۱۔ جولرہ چاہیے، جولر غلط ہے۔ اعلام میں ایسا تبدل درست نہیں۔
۲۔ جولراً منصوب ہوگا کیونکہ شان کا مفعول بہ ہے۔ یہ عیب اصراف واجب الاجتناب ہوتا ہے۔

امـيـــت لـــقـبـــر الـــغـــى لا يـــنـبـــرى لـــنـــا
و مـــن كـــان ليثـــاً لا مـــحـــالة يـــزر

شعر نمبر ۱۱۱۔ عیب اواء ہے۔ یز ء ر ہوگا۔

فقل خذ مزامير الضلالة و ازمر

شعر نمبر ۱۱۲: (پس کہہ کہ طنبور وغیرہ بجایا کر) اولاً زمر کے معنی گانے کے ہیں نہ بجانے کے،، ثانیاً عیب اقواء ہے

اغـــلّـــط اعـــجـــازى حسيـــن بـــعـــلـــمـــه
و هيـــئـــات مـــاحـــول الـــجـهـــول اتـسخـــر

شعر نمبر ۱۱۳ میں کئی غلطیاں ہیں۔ ۱۔ مصرعہ خلاف محاورہ ہے۔ ایک ادیب یوں کہے گا:

اغلطنى الحسين فى كتاب الاعجاز

۲۔ غلّط کا ترجمہ، غلطیاں نکالیں، غلط کیا ہے۔ ۳۔ هيئا ت، کوئی لفظ نہیں۔ ہاں هيها ت اسماء افعال سے ہے۔ ۴۔ ما حو ل الجهو ل اتسخر نحو کی رو سے صحیح نہیں۔ کیونکہ حو ل الجهو ل ظرف ہے تسخر کا، لہذا منسوب ہوگا نہ مرفوع۔ دوسرے ہمزہ استفہام کو صدر کلام میں ہونا لازمی ہے۔ اور یہاں ظرف اور عامل ظرف کے درمیان میں ہے۔ افسوس ہے جناب مرزا غلام احمد کے اس اعجاز اور بلاغت پر۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

و ان کـــان فـــی شـــیء بـــعـــلـــم حسیـــنـــکـــم

فـــمـــا لك لا تـــدعـــوه و الـــخـــصـــم یـــحـــصـــر

شعر نمبر ۱۱۴: مصرعہ اولی محاورہ کے خلاف ہے۔ صحیح محاورہ یوں ہے: و ان کا ن فی شیء من العلم حسینکم ۔، کما قال الحما سی لیسو من الشر فی شیء و ان ھا نا

و نحسبه کالحوت فات بنظمه

شعر نمبر ۱۱۵ : اور ہم تو اسکو ایک مچھلی کی طرح سمجھتے ہیں۔ پس اس کی نظم سن کر، فا ت بنظمه کا ترجمہ ملاحظہ ہو ۔کیا اب بھی معزز ناظرین یہی فرمائیں گے کہ مولف اور مترجم ایک ہی صاحب ہیں۔

مرزا صاحب نے دوسرے مصرعہ میں فرمایا ہے کہ: جب وہ شعر کے بحروں میں سے کسی بحر میں داخل ہوگا تو ہم اس کو شکار کرلیں گے اور پکڑ لیں گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے مرزا کی قسمت پر کہ خود ہی بحر طویل میں شکار ہو گئے

اذا مـــا ابتـــلاه الـــلـــه بـــالارض سـخـطـة

بـــلائـــل قـــالـــوا مـــكـــرم و مـــعـــزر

شعر ۱۱۷۔ اولاً سخط لفظ صحیح نہ سخطه ،

ثانیاً مرزا صاحب نے جس دلیل سے مدکو شروع قصیدہ میں منصرف کہا ہے اس سے لائـل بھی منصرف ہوگا ۔بلائل بنون چاہیے اس وقت مصرعہ بے وزن ہوگا۔

و مـــا الـــعـــز الّا بـــالـــتـــورع و الـتـــقـــی

و بـــعـــد مـــن الـــدنیـــا و قـــلـــب مـــطـــهـــر

شعر نمبر ۱۱۸: عیب اقواء ہے۔ سوا اس کے مرزا صاحب نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

اور عزت تو پرہیز گاروں کے ساتھ ہوتی ہے، اور دنیا سے علیحدہ ہوتے اور دل پاک کرتے ہیں۔،، حضرات ناظرین! ذرا ترجمہ دیکھئے اور داد دیجئے۔ اسی لئے میں نے نہایت صحیح عرض کیا کہ مولف اور مترجم میں پچھّم اور پورب کا فرق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ان حيــــــات الـــغــــــافــليــــن لــــذلة

فســــــل زاد الــــصـــــفــــــا او تـــكـــــدر

شعرنمبر ۱۱۹ :اولاً حیاۃ کا املاء صحیح یہ ہے، نہ بتاء طویل۔

ثانیاً تکدّر ماضی مبنی علی الفتح ہے اس میں عیب اصراف واجب الاجتناب ہے

اذا نـــحــــن بـــــارزنـــــا فـــــايــن حسيـــنــكـــم

و ان كـــنـــت تـــحــــمــــده فـــاعـــلــن و اخبـــر

شعرنمبر ۱۲۰ میں دوغلطیاں ہیں۔

ا۔مصرعہ ثانیہ کا وزن فاسد ہے۔۲۔عیب اقواء ہے۔ ا خبر ہوگا۔

و ان قـــضــــاء الــلـــــه مــــا يــخـــطـــى الـــفـتـــى

لــــــه خـــــافيــــــات لا يــــــراهــــــا مــــفــكــــــر

شعرنمبر ۱۲۴: یــرا سے اگر رؤیت عینی مراد ہے تو مفکر کا کام تو فکر ہے، نہ آنکھوں سے دیکھنا۔اور اگر افعال قلوب سے یــری ہے تو اس کا دوسرا مفعول جس کا ذکر ضروری ہے، ندارد۔علاوہ اسکے یــر ی کا املاء غلط، اس پر مصرعہ اولے ماخوذ ہے طرفۃ بن العبد کے مصرعہ سے: لعمرك ان الموت ما اخطأ الفتى

فيســــقــــونــــــه مــــــاء الـــطـهـــــارـــة و الـتـــقـــى

نسيـــم الـــصــبـــا تـــــاتـــى بـــريـــا يـــعـــطـــر

شعرنمبر ۱۲۷: دوسرا مصرعہ ماخوذ ہے امرء القیس کے مصرعہ ثانیہ سے۔پورا شعر یوں ہے

اذا قـــــامتـــــا تـــضـــوع الـــمسك مـــنهـــمـــــا

نسيـــم الـــصبـــا جـــاء ت بـــريـــا الـــقـــرنـقـل

اوراخذ میں کوئی بات بھی نہیں۔

ثانیاً بر یا مونث ہے۔ و الر یا الرا ئحة الطيبة تعطر چاہیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثــلاثة اشـــخــاصٍ بــــه قـــد رأيتهـــم

و مـــنهـــم الهـــی بـــخـــش فـــاســـمـــع و ذكـــر

شعر نمبر ۱۳۲: عیب اقواء ہے

و كيف تـــری نـــفـــس حـــقـيـقة و حيـــنـــا

يـــصـــر عـــلـــی كـــذب و بـــالسـوء يـــجـهـــر

شعر نمبر ۱۳۷: نفس مونث ہے تصر و تجهر چاہیے

و ان كـــنـــت كـــذابـــاً كـــمـــا هـــو زعـــمـــكـــم

فـــكـــيـدوا جـــمـيـــعـــاً و لا تستـــاخـــر

شعر نمبر ۱۳۸: مصرعہ ثانیہ کا وزن فاسد ہے ہاں تتا خر، اگر اس کی جگہ ہوتو وزن صحیح ہوگا

عـــقـــرت بـــمـــدٍ صـــحبـتـــی يـــا ابـــا الـــوفـــا

بســـبّ و تـــوهيـــن فـــربـــی سيـــقـهـــر

شعر نمبر ۱۴۰: (پس میرا خداعنقریب غالب ہوگا)۔کیا مرزا صاحب کا خدا پہلے سے مغلوب ہے جو بعد میں غالب ہوگا۔کیا مرزا پر اسی مغلوب خدا کی وحی آتی ہے۔

اليك اردّ محامدی ردت كلها

شعر نمبر ۱۴۲: اولاً وزن فاسد۔تقطیع اليك فعول۔ اردّ محا۔مفاعلتن۔

ثانیاً ردت کا ترجمہ: میں قصد کرتا ہوں، غلط ہے۔صحیح ترجمہ یوں ہے، میں نے طلب کیا۔

و لـــو كـــنـــت كـــذابـــاً لـــمـــا كـــنـــت بـــعـــده

كـــمـــثـــل يـهـــودی و مـــن يـتـــنـــصـــر

شعر نمبر ۱۴۴: ترجمہ، اور اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اس کے بعد میں ایک یہودی اور مرتد نصرانی کے مانند بھی نہ ہوتا ۔، سچ ہے، جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔یہاں تو صحیح بات زبان سے بے اختیار نکل گئی اور مرزا صاحب نے اپنے یہودی اور نصرانی ہونے کا اقرار کر ہی لیا۔کیونکہ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ میں چونکہ جھوٹا نہیں اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لئے یہودی اور نصرانی ہوں اور یہ اس لئے کہ حرف لو جو شرط کے لئے ہے وہ اگر ماضی پر آئے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جزا نہیں پائی گئی کیونکہ شرط نہ تھی۔ اور مرزا صاحب کے شعر میں جزا منفی ہے جیسا کہ ترجمہ سے بھی ظاہر ہے، تو منفی کا انتفاء نبوت ہوگا۔ یعنی مرزا صاحب کا یہودی و نصرانی ہونا تو حاصل یہ ہوا کہ مرزا صاحب یہودی اور نصرانی ہیں کیونکہ جھوٹے نہیں

ولکننی من امر ربی خلیفة

مسیح سمعتم وعده فتفکروا

شعر نمبر ۱۴۵: مسیح موصوف ہے اور سمعتم وعده اس کی صفت۔ اب اگر وعده کی ضمیر رب کی طرف ہو تو خلاف قاعدہ نحو ہے۔ کیونکہ ایسے جملہ میں ایسے ضمیر کا ہونا ضرور ہے جو موصوف کی طرف راجع ہو اور بلا ضمیر کے جملہ صفت نہیں ہوسکتا۔ اور اگر وعده کی ضمیر کا مرجع مسیح ہے تو مسیح موعود ہے نہ وعدہ کرنے والا

من القول قول نبینا فتدبروا

شعر نمبر ۱۴۶ میں مصرعہ دوم بے وزن ہے

و من یکتمن شهادة کان عنده

شعر نمبر ۱۴۸ میں پہلا مصرعہ اولاً بے وزن۔ ثانیاً کان میں ضمیر مذکر ہے جو شہادت مونث کی طرف پھیری گئی ہے

فلا تجعلوا کذباً علیکم عقوبة

شعر نمبر ۱۴۹ میں اگر ذال کو کذبا میں ساکن پڑھیں تو وزن صحیح، لفظ غلط، اور متحرک پڑھیں تو لفظ صحیح وزن فاسد ہوگا۔

ترکت طریق کرام قوم و خلقهم

هجوت بمدٍ عامداً لتحقّر

شعر نمبر ۱۵۰ میں اولاً مصرعہ اولی بے وزن ہے ثانیاً لتحقر ہوگا عیب اصراف واجب الاجتناب ہے

فجئت خصیماً ایها المستکبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۱۵۲: بے وزن ہے المتکبر کہیے، وزن اور معنی دونوں درست ہو جائیں گے

و تلعن من هو مرسل و موقّر

شعر نمبر ۱۵۳ کے مصرعہ ثانی کا وزن فاسد ہے

و کل امرء من قوله یستفسر

شعر نمبر ۱۵۴ مصرعہ ثانی کا وزن صحیح نہیں۔

صبرنا علی سبب به آذیتنا

و لکن علی ما تفتری لا نصبر

شعر نمبر ۱۵۵ کے دونوں مصرعہ بے وزن ہے۔ مصرعہ ثانیہ کی یوں اصلاح ہو سکتی ہے

و لکن علی ما تفتری کیف نصبر

و لو کنت کذابا شقیاً لضرنی

عداوة قومٍ کذبونی و کفروا

شعر نمبر ۱۵۷: کیا مرزا صاحب نے تاریخ ملاحظہ نہیں فرمائی۔ ہم سے سنو۔ حضرت آپ سے پہلے بہت سے جھوٹے گذرے ہیں اور اہل اللہ نے ان سے مخالفت کی، عداوت کی، مگر ان کے سر میں درد بھی نہ ہوا، تو کچھ تعجب نہیں کہ آپ بھی جھوٹے ہیں اور عداوت سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس کے سوا پہلا مصرعہ ماخوذ ہے ایک شاعر کے مصرعہ سے :فلو کنت رغدا فی الرجال لضرنی

علیّ و کیف رموا سهاما و جمّروا

شعر نمبر ۱۵۸ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے

رموا کل صخر کان فی اذیالهم

بغیظ فلم اقلق و لم اتحیر

شعر نمبر ۱۵۹: مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے اور ثانیہ میں عیب اقواء ہے لم ا تحیر ہوگا

و القی من سبّ الیّ الخنجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۱۶۰: اولاً القاء الخنجر محاورہ نہیں، ثانیاً قافیہ کو خنجر پڑھیں تو وزن غلط اور خناجر پڑھنے میں عیب سناد التاسیس ہے

و قـــالـــوا کـــذوب مـــفـــنـــد غیـــر صـــادق

فـــقـــلـــنـــا اخســـؤا ان الـــخـــفـــایـــا ســـیـــظـــهـــر

شعر نمبر ۱۶۱ واقعی الہامی ہے۔ کیونکہ اس میں پیش گوئی ہے کہ مخفی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ سچ یہ ہے کہ کذاب جھوٹا، سچے کے روبرو ہلاک ہو گیا، تو پھر آگے کیا رہ گیا۔ وہ راز طشت از بام ہو گیا۔

و سمّون دجالًا و سمون ابتر

شعر نمبر ۱۶۲۔ ابتر مفعول ہے اسلئے منصوب ہوگا یہ عیب اصراف واجب الاجتناب ہوا

علیّ حضوا زمع الاناس و ثوّروا

شعر نمبر ۱۶۵: حضو کوئی لفظ نہیں۔ البتہ حضوّ صحیح ہے اور یہی مقتضائے مقام ہے لیکن اس وقت وزن فاسد ہے۔

انب و اتق الله المحاسب و احذر

شعر نمبر ۱۶۷۔ عیب اقواء ہے و ا حذر ہوگا

و لا تهلك الدنیا عن الدین و الهوی

شعر نمبر ۱۶۸: اس میں تعقید ہے کیونکہ اصل عبارت یوں ہے

لا تهلك الدنیا و الهوی عن الدّین

یوں کہیے:

و لا تلهکم عن ذکره الحرص و الهوی

و لا تـــحـــســـب الـــدنـــیـــا کـــنـــاطـــف نـــاطـــفـــی

اتـــدری بـــلـــیـــل مســـرـــة کیف تـــصـــبـــح

شعر نمبر ۱۶۹: مرزا صاحب نے پہلے مصرعہ کا ترجمہ یوں فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا کو شیرینی کی طرح مت سمجھ جو شیرینی بنانے والا تیار کرتا ہے۔

صرف یہی شعر شاعر کی جہالت کا عمدہ نمونہ ہے۔ اس میں تین غلطیاں ہیں

ا۔ ناطف کے معنی شیرینی اور شیرینی بنانے والے کے کس لغت میں ہیں۔ اور پھر ناطفی میں یا کیسی ہے۔ کیا یائے نسبت ہے؟۔ یہ واقعی مرزا صاحب کی جدت ہے کہ الہام سے ایک لفظ گڑھ لیا، اور یائے نسبت لگا کر شیرینی بنانے والے کے معنی بنا لئے۔ سبحان اللہ! علاوہ اس کے ناطفی پر تنوین پڑھیں تو وزن فاسد، ورنہ خلاف نحو ہے۔

۲۔ دوسرے مصرعہ کا وزن فاسد ہے۔

۳۔ قصیدہ رائیہ، قافیہ حائیہ۔ فیا للجهل۔ اس عیب کو علم القوافی میں اجارۃ کہتے ہیں سخت ترین عیب اور واجب الاجتناب ہے

مسيحاً يحطّ من السماء و ينذر

شعر نمبر ۱۷۱۔ مصرعہ دوم کا بے وزن ہے

و لله درّ مذكّرٍ قال انه

شعر نمبر ۱۷۲: مصرعہ اول کا وزن فاسد ہے

احاديث و القرآن تلغى و تهجر

شعر نمبر ۱۷۳: اولاً قرآن مذکر ہے يلغى و يهجر چاہیے۔ ثانیا یہ جملہ صحیح نہیں کیونکہ اگر واؤ عاطفہ ہو تو کوئی معطوف علیہ نہیں۔ اور حالیہ ہو تو کوئی ذوالحال نہیں۔

نبذتم كلام الله خلف ظهوركم

تركتم تقيناً للظنون ففكروا

شعر نمبر ۱۷۴: اولاً خلف ظهوركم اہل عرب کا محاورہ نہیں۔ یہ پس پشت کا ترجمہ ہے جو اردو کا محاورہ ہے۔ ثانیاً ترك کا صلہ لام کے ساتھ نہیں آتا۔ سند پیش کیجئے

مدار نجات الناس يا متكبّر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۱۷۵: نجاۃ چاہیے۔املاء غلط ہے

فهل بعده نحو الظنون نبادر

شعر نمبر ۱۷۶: قافیہ میں عیب سناد التاسیس ہے۔

و فاضت دموع العين منى تالماً

شعر نمبر ۱۷۷: اولاً یہ مصرعہ مکرر ہے۔گذشتہ ایک شعر میں یوں ہے

اصيح و قد فاضت دموعى تالماً

ثانیا ماخوذ ہے امرء القیس کے مصرعہ اولی سے ۔

ففاضت دموع العين منى صبابة

على النحر حتى بل دمعى محملى

لیکن اخذ بھی قبیح بلکہ اقبح ہے۔امرء القیس تو یوں کہتا ہے کہ

یہاں تک آنسو جاری ہوا کہ سینہ تر ہو گیا بلکہ پر تلا بھیگ گیا،

اس پر صبابہ اور دموع کی مناسبت کلام کتنا مقتضائے حال کے مطابق اور کس قدر بلیغ ہے۔بخلاف مرزا صاحب کے کہ فرمادیا۔درد سے آنسو بہہ گیا۔، یہ اس سے کم نہیں:

چشمان تو زیر ابرو دانند۔دندان تو جملہ در دہانند

اسی کے ساتھ تالم اور دموع کی رکاکت بھی ملاحظہ ہو۔

عليك شطائب جاهلين و ثوروا

شعر نمبر ۱۷۸ بے وزن ہے سوا اس کے الجاھلین معرف باللام چاہیے نکرہ مقصود نہیں

و قد كان صحف قبله مثل خادج

فجاء لتكميل الورى ليعزر

شعر نمبر ۱۸۳: پہلے مصرعہ کا ترجمہ مرزا صاحب قادیانی یوں کرتے ہیں

اور اس سے پہلی کتابیں اس اونٹنی کی طرح تھیں جو قبل از ولادت بچہ دیتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں تین غلطیاں ہیں ۔ا۔ صحف جمع صحیفہ کی ہے۔ اگر صحیح بضم حا پڑھیں تو وزن فاسد اور بسکون حا پڑھیں تو وزن صحیح مگر لفظ غلط ۔۲۔ ترجمہ دیکھئے ،قبل از ولادت بچہ دیتی ہیں، سبحان اللہ کیا کہنا ہے ترجمہ ہو تو ایسا ہو وجود الشیء قبل الشیء اسی کو کہتے ہیں۔ یوں کہیے قبل از وقت بچہ دیتی ہیں۔۳۔لام کے بعد ان مقدر ہوتا ہے قافیہ لیعذر ہوگا یہ عیب اصراف واجب الاجتناب ہے۔

بلیل کموج البحر ارخی سدوله

تجلّی و ادری کل من کان یبصر

شعر نمبر ۱۸۴: مصرعہ اولی بعینہ امرء القیس کا ہے مرزا غلام احمد صاحب نے واوؔ کی جگہ باؔ لکھدیا ہے۔ امرء القیس معلقہ میں کہتا ہے

و لیل کموج البحر ارخی سدوله

علیّ بانواع الهموم لیبتلی

مرزا صاحب کے شعر میں کئی غلطیاں ہیں

ا سرقہ ہے اور سرقہ بھی ایسا کہ ایک حرف سے راس المال کی صورت ہی مسخ کردی ہے

۲۔ ارخی جب اسدل یعنی چھوڑنے کے معنی میں آتا ہے تو اس کا صلہ علی سے لاتے ہیں۔ یقال ارخی الستر علی معایبه۔ جیسا کہ امرء القیس نے ارخی سدوله علیّ کہا۔

۲۔ بلیل کس کے متعلق ہوگا۔ اگر جاء ماسبق کے متعلق ہے، تو متعدی ہوگا اور اس وقت معنی فاسد ہوں گے۔ معنی یہ ہونگے کہ: قرآن تاریکی کو لایا (نعوذ باللہ)۔

۳۔سوا اس کے جاء اور اسکے متعلق میں لیعزر کے فصل سے تعقید ہوگی جو خلاف فصاحت ہے۔۴۔ دوسرے مصرعہ میں عیب اقواء ہے۔۵۔ دوسرے مصرعہ میں تجلی کا ترجمہ مرزا غلام احمد صاحب نے روشن کر دیا، کیا ہے جو غلط ہے، روشن ہوا چاہیے

لقوم هذی لا بارك الله مدهم

شعر نمبر ۱۸۶: بے وزن ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كقِدرٍ يجوش و ليس فيه تدبر

شعر نمبر ۱۸۷: اولاً وزن فاسد ہے۔ثانیاً قدرِ مونث ہے یجو ش و لیس فیھا چاہیے ۔ثالثاً تجیش چاہیے۔ جا شت القدر تجیش جیشاً و جیو شاً و جیشا نا غلت ۔ اور جا ش الر جل یجو ش جو شا سا ر ا للیل کله ۔اس لئے یجو ش القدر بالکل غلط ہے۔یوں کہہ دیجئے کہ

كقدر تجيش و ليس فيها تدبر

وزن کے سوا اور صحیح ہے۔

فلا تبشروا بالنقل يا معشر العداء

شعر نمبر ۱۹۲: العدی چاہیے املاء غلط ہے۔

فكل بما هو عندك يستبشر

شعر نمبر ۱۹۴: ایک مصرعہ میں دو جگہ فساد وزن ہے

و لست كمثلك فى الظنون مقيداً

شعر نمبر ۱۹۹: بے وزن ہے

سقانى من الاسرار كاساً روية

شعر نمبر ۲۰۳ کا یہ مصرعہ ماخوذ ہے شاعر کے اس مصرعہ سے

سقاك بها المامون كاساً روية

و قد جاء فى القرآن ذكر فضائلى

و ذكر ظهورى عند فتنٍ تترووا

شعر نمبر ۲۰۷: دوسرا مصرعہ بے وزن ہے۔علاوہ اسکے یہاں مرزا صاحب نے اپنے فضائل اور ذکر ظہور کو قرآن میں آنا بیان فرمایا ہے۔بے شک ہوسکتا ہے لیکن ویسا ہی ہوگا جیسا کسی مجیب ظریف نے ایک مستفتی فرائض کے جواب میں یوں گل فشانی کی تھی کہ: سوا ماں کے اور کسی کو کچھ نہ ملے گا کیوں قرآن میں ماں کا سب، آیا ہے۔یہ نعوذ باللہ، ما کسب کی خرابی ہے۔اس کے بعد کئی شعر مدعی رسالت نے اپنے لغو دعوی اور بڑائی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فخر میں کہے ہیں۔

و اروت حدائقنا عیون تنضّر

شعر نمبر ۲۱۲ کے مصرعہ دوم کا وزن فاسد ہے۔

تـــکـــدر مـــــاء الســـــابـــقـیـــن و عیـــنـــنـــا

الـــــی آخـــــر الایـــــــام لا تتـــکـــــدر

اولاً شعر نمبر ۲۱۲ مکرر ہے۔ بعینہ یہ شعر پہلے سے موجود ہے۔ مجھے مرزا کے سوء حفظ پر تعجب ہے کہ ایک قصیدہ میں کئی جگہ تکرار ہے۔ شاید حافظہ نباشد کی مثل یاد نہیں۔

ثانیاً ماء المرء منی کو کہتے ہیں۔ ماء المرء ما وا فق یقطر ۔اب سمجھ لو کہ ماء السا بقین کے کیا معنی ہیں اور شعر کے معنی کیا ہوئے۔

ثالثاً مرزا صاحب تکدر کا ترجمہ ،خشک ہوگئے، فرماتے ہیں ،غلط ہے۔ بلکہ تکدر کے معنی گدلا ہونے کے ہیں۔ سوا اس کے کس قدر سوء ادبی ہے کہ فرماتے ہیں کہ، پہلوں کا پانی مکدر ہوگیا اور ہمارا پانی اخیر زمانہ تک مکدر نہیں ہوگا۔ یعنی مرزا صاحب کی شریعت طبع زاد تمام ادیان کی ناسخ ہے۔ اس کی اصلاح یوں کر لیجئے

و جـــفّـــت نـهـــور الســـــابـــقیـــن و عیـــنـــنـــا

و انـــــی لشـــــر الـــنـــاس ان لـــم یـــکـــن لھـــم

جزاء اھانتھم صغار یصغر

شعر نمبر ۲۱۵: دوسرے مصرعہ کا وزن فاسد ہے۔

و ابغی حیاتا ما یلیھا تکبر

شعر نمبر ۲۱۶: حیا ۃ کا املاء غلط ہے

فـــلـــمـــا اجـــزنـــا ســـاحۃ الـــکـبـــر کـــلھـــا

اتـــانـــی مـــن الـــرحـــمـــن وحـــی یـــکـبـــر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۲۱۸: مصرعہ اولی امرء القیس کے مصرعہ سے ماخوذ ہے اور اخذ میں کوئی بات بھی نہیں۔ معلقہ میں اس کا پورا شعر یوں ہے ۔

فلما اجزنا ساحۃ الحی و انتحی

بنا بطن خبتٍ ذی حقاف عقنقل

اذا قیل انک مرسل خلت اننی

شعر نمبر ۲۱۹: وزن فاسد ہے۔اس کے سوا ماخوذ ہے طرفہ کے اس شعر سے

اذا القوم قالوا من فتیً خلت و اننی

عنیت فلم اکسل و لم اتبلد

مگر مجھے جناب مرزا غلام احمد صاحب کی قسمت پر افسوس ہے کہ اخذ میں میں سوا فساد وزن کے اور کچھ نہ ملا۔

عجبت لھم فی حربنا .. الخ

و قضّو مطاعن بینھم ثم اصدرو

الینا الاسنۃ و الخناجر شھّروا

شعر نمبر ۲۲۴ میں چار غلطیاں ہیں:

۱۔ قضّوا بتشد دضاد کے معنی، ایک مدت کرتے رہے،۔کس لغت میں ہیں۔

۲۔ا صدر ا لا سنۃ الینا۔اہل عرب کا محاورہ نہیں۔البتہ محاورہ یوں ہے۔ سنّ فلا نا ای طعنہ با لسنا ن ۔ ۳،۴۔دونوں مصرعوں کا وزن فاسد ہے۔

علی الحمق جیّاشون من غیر فطنۃ

کما زلّت الصفواء حین تکوّر

شعر نمبر ۲۲۲۔سبحان یہاں مؤلف قصیدہ نے تعجب خیز چالاکی سے امرء القیس کے دو شعر کو خوب توڑ مروڑ کر مسخ کر کے ایک شعر بنا لیا ہے۔وہ دونوں شعر یہ ہیں۔امرء القیس معلقہ میں اپنے گھوڑے کی تعریف کرتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمیت یزل اللبد عن حال متنہ

کما زلّت الصفواء بالمتنزل

علی الذّیل جیاش کانّ ھتزامہ

اذا جاش فیہ حمیہ غلی مرجل

اولاً اخذ قبیح ہے کیونکہ امرء القیس گھوڑے کی تعریف میں کہتا ہے کہ بسبب موٹائی اور چکنائی کے زین اس کی پیٹھ سے اس طرح پھسلتی ہے جیسے بارش چکنے پتھر سے۔ سبحان اللہ! کیسی تشبیہ ہے، اور مرزا صاحب احمقوں کی تشبیہ میں فرماتے ہیں کہ جس طرح چکنا پتھر جلد نیچے کو آتا ہے ۔ واہ صاحب! آپ کی بات نئی، کات نئی، گھات نئی۔

ثانیاً مصرعہ ثانیہ کا ترجمہ مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں:

جیسا کہ ایک صاف پتھر نیچے پھینکنے سے جلد تر نیچے کو پھسل جاتا ہے، جس پر خط کھینچ دیا گیا ہے وہ کن الفاظ کے معنی ہیں؟ نہیں صاحب یہ المعنی فی بطن الشاعر ہے

ثالثاً محاورہ یہ ہے تکوّر الشیء تکوراًای سقط۔ نہ کوّر اس وقت تکوّر ماضی مبنی علی الفتح ہوگا اور یہ اصراف واجب الاجتناب ہوا۔

فما زلت اسقیھا و اسقی بلادھا

من المزن حتی عاد حیر مدعثر

شعر نمبر ۲۲۹: اولاً عبارت یوں چاہیے۔ عاد (الحدیقۃ) حیر مد عثراً ۔ اور لطف یہ ہے کہ جر کی صفت مد عثر بالکل خلاف بلاغت ہے۔

ثانیاً اب عیب اصراف واجب الاجتناب ہوا۔

و جاشت الیّ النفس من فتنۃ العدا

شعر نمبر ۲۳۰: اولاً یہ مصرعہ مسروق ہے طرفہ کے اس مصرعہ سے،

و جاشت الیہ النفس خوفاً و خالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً جا شت النفس بمعنی غثت آتا ہے جا شت الی النفس نہیں آتا۔

ماسوااس کے العدی کا املاء غلط ہے اس پر جا شت الی النفس کا ترجمہ، میرا دل نکلنے لگا، مضحکہ خیز ہے۔

و قد کان باب اللد مرکز حربھم

کلام مضل لا حسام مشھّر

شعر نمبر ۲۳۲: مولف اور مترجم کی مثل یہ ہے، من چہ می سرائم وطنبورہ من چہ می سرائد۔

اس کا ترجمہ مرزا صاحب یوں کرتے ہیں: ان کا طرز جنگ صرف، زبانی خصومت، تھی۔ یعنی محض گمراہ کرنیوالی باتوں کو پیش کرتے اور، مذہب کیلیئے، تلوار کی لڑائی نہ تھی۔ ترجمہ میں قوموں کے درمیان الفاظ ہیں وہ کن الفاظ کا ترجمہ ہیں۔ علاوہ اسکے کلام مضل کو ماقبل سے کیا تعلق ہے ہاں یعنی کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ با ب اللد کی تفسیر ہے اگر یہ ہے تو اولاً حرف تفسیر ندارد، ثانیاً مفسِر اور مفسر میں خبر کا ن کا فصل کیسا؟

فوافیت مجمع لدھم و قتلھم

بضرب و لم اکسل و لم اتحسر

شعر نمبر ۲۳۳ میں دو غلطی ہیں۔ مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے۔ ۲۔ مصرعہ ثانیہ میں عیب اقواء ہے۔ علاوہ اس کے یہ مصرعہ طرفہ کے مصرعہ کی ایک حد تک نقل ہے

دعیت فلم اکسل و لم اتبلد

و انی انا الموعود و القائم الذی۔ الخ

شعر نمبر ۲۳۴:۔ ..ترجمہ: اور میں مسیح موعود اور وہ امام قائم ہوں ، جو زمین کو عدل سے بھرے گا اور ویران جنگلوں کو پھلدار کرے گا۔

افسوس ہے کہ نہ تو مرزا صاحب کے عدل سے زمین بھر گئی اور جنگل پھلدار ہوئے۔ ہاں اتنا ہوا کہ مسلمانوں کی جماعت میں پھوٹ ڈال کر اور تمام امت کو کافر بنا کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ کھڑی کر لی۔

الی ساعد یجری الدماء و یندر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعرنمبر۲۴۲: یـنـدر کا ترجمہ مرزا صاحب، سرکو بدن سے الگ کر دیتا ہے، کرتے ہیں۔ شاید یہ حضرت کا ایجاد بندہ ہو۔ عربی کا محاورہ یوں ہے: ضرب یدہ بالسیف فا ندر ھا ای اسقطھا

و امـــا اذا اخــذ الــكــمـــى مــفــقـــرا
كـــفـــى الـــعـــود مـنـــه الـبـدء ضـــربـــا و يــنــحــر

شعرنمبر۲۴۴۔ اولاً، مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے۔

ثانیاً، مصرعہ ثانیہ ماخوذ ہے طرفہ کے مصرعہ ثانیہ سے۔ پورا شعر یوں ہے

حســـام اذا مـــا كـــنـــت مــفــتــقـــرا بـــه
كـــفـــى الـــعـــود مـــنـــه الـبـدء لـيـــس بـمـقـعـد

فيـــا اســـقـــا ايـــن التـــقـــات و ارضهـــا
و انـــى ارى فســقـــا عـــلـــى الـــفـســق يـظـهــر

شعرنمبر۲۴۶ میں التقات کا املاء غلط ہے صحیح املاء التقاۃ ہے

و دمعی بذکر قصور يتحدر

شعرنمبر۲۴۹ کے اس مصرعہ دوم کا وزن فاسد ہے

و ارخى سديل البغى ليل مكدر

شعرنمبر۲۵۰: لیل مکدر بمعنی تاریک رات، عرب کا محاورہ نہیں۔ کیا یہ بھی کوئی الہام لغوی ہے؟ اسکے سوا قبل ازیں، بلیل کموج البحر ارخی سدو له ، موجود ہے اسلئے مکرر ہوا۔

ارى الفاسقين و مفسدين و زمرهم

شعرنمبر۲۵۲: زمرہ کی جمع زمر ہے جسکے معنی افواج ہیں۔ اگر صحیح بفتح میم پڑھیں تو وزن فاسد۔ اور بسکون میم پڑھیں تو وزن صحیح اور لفظ غلط ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اری عین دین اللہ منھم تکدرت
بھا العین و الارام تمشی و تعبر

شعرنمبر۲۵۳: دوسرا مصرعہ زہیر بن ابی سلمی کے اس شعر سے لیا گیا ہے:

بھا العین و الارام یمشین خلفة
و اطلأوھا ینھضن من کل مجثم

فلما طغی الفسق المبید بسیله

شعرنمبر۲۵۴: طغی کا صلہ با سے نہیں آتا۔ کوئی سند ہو تو پیش کیجئے

و ما ھمھم الا لحظ نفوسھم
و ما جھدھم الا لحظّ یوفّر

شعرنمبر۲۵۵: دوسرے مصرعہ میں حظ کو معرف باللام لانا تھا کیونکہ اس سے پہلے مصرعہ اولی میں حظ نفسانی کا ذکر آچکا ہے

و کیف و ان کان اکابر القوم کلھم
علی حراص و الحسام مشھّر

شعرنمبر۲۶۳: مصرعہ اولی بے وزن ہے۔ اور مصرعہ ثانیہ ماخوذ ہے امرءالقیس کے مصرعہ سے۔ اس کا پورا شعر یوں ہے (معلقہ)

تجاوزت احراساً الیھا و معشر
علی حراصاً لو یسرون مقتلی

و قد ذاب قلبی من مصائب دیننا

شعرنمبر۲۶۸: ذا ب قلبی محاورہ ذا ب الر جل و ذا ب قلبه حمق۔ آیا ہے جس کے معنی احمق ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر۲۷۰۔

و عــــنـــدی دمـــوع قـــد طـــلـــعـــن الـــمـــاقـیــــا

الدموع طلعن المآ قیا ،خلاف محاورہ اور خلاف نحو ہے

و کیف عـــصـــوا و الـــلـــه لـم یـدر سـرّهـــا

و کـــان ســـنـــا بـــرقـــی مـــن الـشـــمـــس اظهـــر

شعر نمبر ۲۷۸ کے پہلے مصرعہ میں سـر ه ہونا چاہیے کیونکہ ضمیر عصیان کی طرف پھرتی ہے اور دوسرے مصرعہ میں عیب اصراف واجب الاجتناب ہے اسلئے کہ ا ظهر کا ن کی خبر ہے منصوب ہوگا

و كان الاقارب كالعقارب تأبر

شعر نمبر ۲۷۹ کے اس مصرعہ کا وزن فاسد ہے

من ذاير دینی اذا الله ینصر

شعر نمبر ۲۸۲: مراداۃ کے معنی سنگ اندازی کے ہیں جب کہ صلہ عن ہو بغیر اسکے نہیں

یـــظـــنـــون انـــی قـــد تـــقـــولـــت عـــامـــداً

بـــمـــكـــر و بـــعـــض الـــظـــن اثـــم و متـــكـــبـــر

شعر نمبر ۲۸۴: تقو ل بمکر نہیں آتا تقول علیه محاورہ ہے۔یعنی با کے ساتھ اس کا صلہ نہیں آتا۔علی سے آتا ہے۔اس کی اصلاح یوں ہوسکتی ہے

علیه و بعض الظن اثم و متکبر

امـــكـــفـــر مهـــلا بـــعـــض هـــذا التهـــكـــم

و خف قهـــر رب قـــال تـــقـــف فـــاحـــذر

شعر نمبر ۲۸۷ کا پہلا مصرعہ مسروق ہے امرءالقیس کے مصرعہ سے۔اسکا شعر یوں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افاطم مهلا بعض هذا التذلل

وان کنت قد ازمعت صرحی فاجملی

مصرعہ ثانیہ میں عیب اقواء ہے

وکم من عدوٍ کان اکبر العدا

فلما اتانی صاغرا صرت اصغر

شعر نمبر ۲۹۱ میں صرت کی خبر ہونے کی وجہ سے اصغر منصوب ہوگا یہی عیب اصراف ہے اس کے سوا العدی کا املاء غلط ہے۔

وان تطلبنی فی المیادین احضر

شعر نمبر ۲۹۴ کے اس مصرعہ میں عیب اقواء ہے۔ احضر ہوگا۔

اری الصالحین یوفّقون لطاعتی

واما الغوی ففی الضلالة یقبر

شعر نمبر ۲۹۹ کے دونوں مصرعوں کا وزن فاسد ہے۔

و من يك ذا فضل .. الخ

شعر نمبر ۳۰۲: ذوفضل کے معنی صاحب فضل اور فضل کرنے والے کے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کا ترجمہ، فضل الٰہی کیا ہے، جو غلط ہے

اذا ما عمی یوما بآخر ینظر

شعر نمبر ۳۰۳: عمی کے میم کو مفتوح پڑھیں تو وزن صحیح مگر لفظ غلط، اور مکسور پڑھیں لفظ صحیح مگر وزن فاسد ہوگا۔ افسوس ہے کہ بایں دعوی اعجاز و بلاغت صیغہ بھی نہیں معلوم، جسے میزان خوان بھی جانتے ہیں۔

أری الظلم یبقی فی الخراطیم وسمه

شعر نمبر ۳۰۵ کے اس مصرعہ میں دو غلطیاں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فی کے ساتھ نہ تو یبقی کا صلہ آتا ہے اور نہ وسم کا، چنانچہ قرآن مجید میں وسم کا صلہ علی کے ساتھ آیا ہے سنسمه علی الخر طوم ۔اور شائد اسی محاورہ کو شاعر نے خراب کیا ہے۔۲۔ترجمہ کو دیکھئے خراطیم جمع خر طوم کا ترجمہ واحد کر کے ناک کر دیا۔اور وسم واحد کا ترجمہ جمع کر کے علامتیں کر دیا

فکم من بلاد تهلکن و تجذر

شعر نمبر ۳۰۸:نون ثقیلہ کا دخول چونکہ استقبال کے لئے مخصوص ہے اور یہاں بمعنی حال ہے اس لئے تهلکن پر نون ثقیلہ کا لانا صحیح نہیں۔

تری کیف ترقی و الحوادث جمّة

شعر نمبر ۳۱۱ جمة بمعنی جمع نہیں آتا۔مرزا نے جمه کا ترجمہ جمع کیا ہے۔غلط ہے

ایا شاتماً لا شاتم الیوم مثلکم

و ما ان اری فی کفکم ما یبطر

شعر نمبر ۳۱۳ کے مصرعہ اولی میں شاتم سے علی حائری مراد ہیں تو شاتماً منادی پر تنوین صحیح نہیں۔شاتم بلا تنوین کہنا چاہیے۔مصرعہ ثانیہ بے وزن ہے

فما نالکم من خبرہ یا معذر

شعر نمبر ۳۱۵ میں اگر یہ لفظ معذر ہے جیسا کہ ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے، اے مبالغہ کرنے والے، تو وزن غلط ہے اور معذِر ہے تو وزن صحیح مگر ترجمہ غلط ہے اس لئے کہ اس کا ترجمہ، جھوٹے عذر کرنے، ہیں۔

تطیب و من ماء العذابة تطهر

شعر نمبر ۳۱۶: الماء العذب آتا ہے۔ ماء العذابة غلط ہے۔سند پیش کیجئے۔

ثانیاً طہارت کے لئے طاہر پانی چاہیے نہ کہ صاف غیر طاہر۔افسوس نبی صاحبِ شریعت کو یہ مسئلہ بھی معلوم نہیں

و افضل ما فطر القدیر و یفطر

شعر نمبر ۳۱۷ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفطرن لو لا وقتها متقرر

شعر نمبر۳۲۴ میں متقررة چاہیےاس لئے کہ خبر ہے وقتھا کی

لناجنة سبل الهدى ازهارها

شعرنمبر ۳۲۸ کےاس مصرعہ کاوزن فاسد ہے

فانى اؤيد كل آن و انصر

شعرنمبر ۳۳۱ کےاس مصرعہ کاوزن صحیح نہیں

اربى و اعصم من ليام تنمّروا

شعرنمبر۳۳۳ کا یہ مصرعہ بےوزن ہے۔

و اوعدنى قوم لقتلى من العدا

شعرنمبر۳۳۶ کےاس مصرعہ میں دوغلطیاں ہیں۔

ا۔ او عد نی تقبلی چاہیے ۔فی اللسا ن و اذا اد خلوا الباء لم یکن ا لا فی الشر کقو لك

او عد ته با لضر ب

و فی اقر ب الموا رد یقا ل او عد نی با لسجن ای ھدّو نی با لسجن ۔

۲۔ العدی کااملاءغلط ہے۔

لانذر قوماً غافلين و اخبر

شعرنمبر۳۳۸ کےمصرعہ دوم میں یہ غلطی ہے :ل کےبعد ان مقدر ہوتا ہے ا خبـــــر ہوگا یہ عیب اصراف واجب الاجتناب ہوا

ارى الـــنــاس يبـغـون الــجـنـــان نـعـيـمهـــا

و احـــلـــى اطـــائبهــا الـــلتـــى لا تـــحـــصـــر

اولاً شعرنمبر۳۴۰ کےمصرعہاولی میں و نعیمھاچاہیےجیسا کہ ترجمہ میں ہے۔

ثانیاًدوسرے مصرعہ میں دوجگہ فسادوزن ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فما انا الا اله المتخير

شعر نمبر ۳۴۳ مصرعہ دوم کے ترجمہ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ ورثہ پہنچ گئی۔

ورثہ مذکر ہے نہ مونث جس کو اپنی زبان میں تذکیر اور تانیث معلوم نہیں تو اس کی عربی کا خدا حافظ ہے۔

و کیف ورثت و لست من ابناء ہ

شعر نمبر ۳۴۴ کے اس مصرعہ کا وزن صحیح نہیں ایک مصرعہ میں دو جگہ فساد وزن ہے

اتزعم ان رسولنا سید الوری

علی زعم شانئہ توفی ابتر

شعر نمبر ۳۴۵ میں تین غلطیاں ہیں۔

مصرعہ اولی میں ایک جگہ اور مصرعہ ثانیہ میں دو جگہ فساد وزن ہے۔ ثالثاً ابتر چونکہ توفی کے ضمیر فاعل سے حال ہے اس لئے منصوب ہوگا اور یہ عیب اصراف ہے

فلا والذی خلق السماء لاجله

شعر نمبر ۳۴۶ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے

لہ خسف القمر المنیر و ان لی

غسا القمران المشرقان اتنکر

اولاً شعر نمبر ۳۴۷ کا مصرعہ اولی کا وزن فاسد ہے۔ ثانیاً آنحضرت ﷺ کے لئے کبھی خسوف کا نشان ظاہر نہ ہوا۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہاں شق القمر ہوا اسے خسوف نہیں کہتے۔ ثالثاً مرزا صاحب، آنحضرت سے (نعوذ باللہ) افضل ہوئے کیونکہ حضرت ﷺ کا نشان صرف خسوف تھا، اور مرزا صاحب کا خسوف اور کسوف دونوں۔

مرزائیو! بتاؤ کیا اب بھی مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی افضلیت میں کوئی شبہ ہے

و کان کلام معجز آیۃ لہ

کذالک لی قول علی الکل یبھر

شعر نمبر ۳۴۹ کے رو سے جب کہ مرزا کا کلام سب پر غالب ہوا، تو رسول اللہ ﷺ کے معجزانہ کلام یعنی قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر بھی غالب ہوا۔اب بتاؤ دعوی افضلیت اور کسے کہتے ہیں۔

و من طینه المعصوم طینی معطر

شعر نمبر ۳۵۲ میں اولاً طینی معطر خلاف قاعدہ نحو ہے۔کیونکہ طینی معرفہ موصوف اور معطر نکرہ صفت اس کی ہے۔دونوں میں مطابقت چاہیے۔

ثانیاً حضرت خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ دعوی مساوات ہے جب مرزا غلام احمد صاحب نبی ٹھہرے تو پھر معصوم ہونے میں کیا شک رہا۔

و لیس نسب ذو صلاح معبّر

شعر نمبر ۳۵۳ کے اس مصرعہ کا وزن صحیح نہیں۔

و من کان ذا نسبٍ کریم و لم یکن

له حسب فهو الدنی المحقر

شعر نمبر ۳۵۵ کے دونوں مصرعہ کا وزن فاسد ہے۔

کذلك سنن الله فی انبیائه

شعر نمبر ۳۵۷ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے

فلیس لذلك شرط نسب فابشروا

شعر نمبر ۳۵۸ کے اس مصرعہ کا وزن غلط ہے

فقرّبت قربانا ینجی رقابهم

شعر نمبر ۳۶۱ میں ینجّی رقا بھم کا ترجمہ مرزا صاحب نے: ان کی گردنوں کو میں نے چھوڑ دیا،، کیا ہے۔ صیغہ غائب کا اور ترجمہ متکلم کر کے غلط ہے۔مرزا صاحب اپنے بارے میں کچھ ایسے مبہوت تھے کہ اس کی بھی خبر نہ رہی۔

اتا العلم بالمتقدمین و بعدهم

شعر نمبر ۳۶۳ میں اولاً وزن فاسد، ہے۔اور ترجمہ غلط ہے: علم متقدمین کے ذریعہ سے آیا،۔ صحیح ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا یہ ہوگا: علم متقدمین کو لایا۔ معزز ناظرین اس کو سمجھیں اور داد دیں۔

قلوب تضاهی اجمة موحوشةً

شعر نمبر ۳۶۶ میں اس مصرعہ کا وزن بالکل ہی غلط ہے۔

اقلّب طرفی کل آن و انظر

شعر نمبر ۳۶۸ میں مولف تو کچھ کہتا ہے، اور حضرت مترجم کچھ فرما رہے ہیں: میں اپنی ہر ایک طرف پھیر رہا ہوں ۔، جب کہ صحیح ترجمہ یوں ہوگا: میں اپنی آنکھ ہر وقت پھیر رہا ہوں۔،، آنکھ کیا ہے، تسبیح کے دانے ہیں۔

فکان غریباً بینهم لا یوقر

شعر نمبر ۳۶۹۔(پس وہ ان میں سے ایک غریب ہو..اس کی عزت نہیں ہوتی)

غالبًا مولف اور مترجم نے غریب کے معنی مفلس لیا ہے۔اس وجہ سے کہ مسافر تو باعزت بھی ہوتا ہے البتہ مفلس کی کوئی عزت نہیں، حالانکہ غریب عربی میں بمعنی مسافر ہے نہ مفلس۔

و جاء کرهط حولهم عامة الوری

شعر نمبر ۳۷۰ میں عا مه کی میم مخفف ہو، تو وزن صحیح لفظ غلط، اور مشدد ہو، تو لفظ صحیح وزن غلط ہوگا۔

اناخوا بواد ما ری وجه حفرة

شعر نمبر ۳۷۱ میں ری ٔ ک ااملا غلط ہے ر أ ی چاہیے

متی یاتنی من زائرین اصعّر

شعر نمبر میں ۳۷۵۔ اولاً صعّر یہاں جزا ہونے کی وجہ سے ساکن۔ و السا کن اذا حر ك حر ك بالکسر عیب اقواء ہے۔

ثانیاً کیوں حضرات ناظرین! تیرھویں صدی کے مدعی نبوت کا خلق خلاف کلام مجید ہونا ضروری ہے؟ پارہ.. سورہ لقمان رکوع ۲۔ و لا تصعّر خدّك للنا س و لا تمش فی ا لار ض مر حا ۔اور لوگوں سے بے رحمی نہ کر زمین پر اترا کر نہ چل)

فقمت و لم اعرض و لم اتعذر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر ۳۷۶ کے اس مصرعہ میں دو غلطیاں ہیں۔

۱۔ اعراض کے معنی منہ پھیرنے کے آتے ہیں، مگر جب تک اس کا تعدیہ عن سے نہ ہو یہ معنی نہیں لئے جاتے ،اس کا محاورہ ہے عرض عنہ ای اضرب و سدّ، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے و اعرض عن المشرکین ۔اسی طرح تعذر کے معنی بھی ،دیر کرنے، کے اس وقت ہیں جب اس کا صلہ عن سے آئے۔محاورہ یوں ہے، تعذر عن الامر تاخر۔ ۲۔عیب اقواء ہے۔

اذا ما رئینا حائراً اجھل الوری

شعر ۳۸۱ میں اجھل الوری ، رأی کا دوسرا مفعول ہے اور ترجمہ صفت کا کیا گیا ہے۔غلط ہے۔

سبّت و ان السب من سنن دینکم

شعر نمبر ۳۸۶ میں یہ مصرعہ بے وزن ہے

لدی شان فرقان عظیم معزّر

شعر نمبر؟.. میں معزر صفت ہے فرقان کی،اس لئے مکسور ہوگا،عیب اقواء ہے

و ما افلح العمران من ضرب لعنکم

شعر ۳۸۸ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے

و لست بشوّاقٍ الی مجمع العدا

و لکن متی یستحضر القوم احضر

شعر نمبر ۳۹۴ میں دو غلطی ہیں۔۱۔ العدی کا املاء غلط ہے۔

۲۔ احضر چاہیے۔عیب اقواء ہے۔

سیجزی المھیمن کاذبا تارك الھدی

شعر نمبر ۳۹۸ کے اس مصرعہ کا وزن غلط ہے۔،ثانیاً کاذباً موصوف نکرہ اور تارك الھدی معرفہ اس کی صفت،دونوں میں مطابقت ہونی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قد قیل منکم یاتینّ امامکم

و ذلك فی القرآن نباء مکرر

شعر نمبر۴۰۰ اولاً تو وزن فاسد۔ بنا کی با اگر ساکن ہے تو وزن صحیح لفظ غلط، اور متحرک ہے تو وزن فاسد لفظ صحیح۔، ثانیاً یا تین اما مکم منکم جسے مرزا غلام احمد قرآن مجید میں مکرر آنا بتا رہے ہیں ہر گز قرآن کی آیت نہیں۔ مجدد امام نبی آپ سب کچھ ہو جائیں لیکن قرآن دانی اور چیز ہے

فقلت لك الویلات یا ارض جولر

لعنت بملعون فانت تدمّر

شعر نمبر۴۰۲ مذکور گولرہ کا معرب جولرہ ہوگا۔ معلوم نہیں جولر کیونکر کیا گیا۔ اس کے سوا جولرہ میں وزن بھی صحیح تھا اور جولر میں وزن بھی صحیح نہیں۔ اس لئے کہ غیر منصرف ہے۔ تنوین نہ آئے گی۔

ثانیاً مولف قصیدہ نے قافیہ میں عیوب اقواء، اصراف اکفاء، سناد التاسیس وغیرہ کی پرواہ نہ کی، تو نہ کی، اب تو صیغہ کو بھی آپ نے بالائے طاق رکھ دیا۔ ارض مونث ہے تدمر ین صیغہ مونث حاضر چاہیے نہ تد مر مذکر حاضر۔ سچ ہے

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پاکاں برد

تکلم هذا النکس کالزمع شاتماً

شعر نمبر ۴۰۳ میں اگر الز مع کی میم مفتوح ہے، تو لفظ صحیح وزن غلط۔ اور ساکن ہے تو وزن صحیح لفظ غلط۔

ففروا الیّ و جانبوا البغی و احذروا

شعر نمبر۴۰۷ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے

و ان تضربن علی الصلات زجاجة

شعر نمبر۴۱۲ کے اس مصرعہ کا وزن فاسد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وکــم مــن حــقــائــق لا یــری کیف شــجّھــا

کــنــجــم بــعــیــد نــورھــا یتستــر

شعر نمبر ۴۱۸ میں مصرعہ اولی بے وزن ہے مصرعہ ثانیہ میں نجم مذکر ہے نو رہ چاہیے

او افیت مداً او رأیت امر تسر

شعر نمبر ۴۳۲ کے اس مصرعہ میں اولاً تو وزن فاسد ہے۔

ثانیاً عیب اصراف ہے امر تسر چونکہ مفعول ہے اس لئے منصوب ہوگا

الا ان اھــل الســب یــدری بــلــطــمــة

و مــجــرم لــطــم بــالــھــراوی یــکــســر

شعر نمبر ۴۴۳۔ حضرت مرزا صاحب کا کیا کہنا کبھی آپ قرآن کی تعلیم پر بھی منہ آتے ہیں۔ یہ تعلیم آپ کی بالکل فرمان واجب الاذعان کے خلاف ہے۔ پارہ ۲۵ سورۃ شوری میں یہ ارشاد ہے و جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا و اصلح فا جره علی الله (اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے پھر جو شخص معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے) معزز ناظرین! حضرت مرزا صاحب مسیح موعود سے کسر صلیب جب نہ ہوا تو سوٹے سے لوگوں کا سر نہ پھوڑتے، تو اور کیا کرتے۔

کتب فویل للانامل و القلم

شعر نمبر ۴۴۳ میں القلم کے میم کو ساکن پڑھیں تو وزن صحیح خلاف قواعد عرب ہے اور متحرک پڑھیں تو وزن فاسد قواعد کے موافق ہوگا۔

زمان یسمح الشر عن کل فیقة

شعر نمبر ۴۴۶ کے اس مصرعہ کا مرزا صاحب نے ترجمہ یوں کیا ہے:

یہ وہ زمانہ ہے کہ وقتاً فوقتاً شر کے بادل سے پانی نکال رہا ہے۔، یہ ترجمہ غلط ہے، صحیح ترجمہ یوں ہے:

زمانہ ہر دودھ سے جو تھن میں ہے، شر کو متواتر ہٹاتا ہے۔

حضرات ناظرین اس پہیلی کو سمجھیں کہ کیا ہے۔ اقرب میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سح الماء او المطر او الدمع ای سال و سح الماء صباً متا بعاً کثیراً و الفیقه اسم اللبن الذی یجتمع فی الضرع بین الحلبتین

مسیح اضل به النصاری و خسروا

شعر نمبر ۴۴۷ میں اس مصرعہ کا وزن صحیح نہیں۔

کذلك فی الاسلام عاث تشیع

ابادوا کثیراً کاللصوص و دمروا

شعر نمبر ۴۴۸: چور مال لیتے ہیں نہ ہلاک کرتے ہیں۔ یوں ہی فرمادیجئے

ابادو کثیراً کالذئاب و دمروا

دیکھئے کلام کتنا بلیغ ہوگیا۔

نری الجاهلین تشیعوا و تنصروا

شعر نمبر ۴۴۹ کے اس مصرعہ کا وزن فاسد ہے

فتب و اتق القهار ربك یا علی

و ان کنت قد ازمعت حربی فاحضر

شعر نمبر ۴۵۰ کا مصرعہ اولی مولوی علی حائری شیعی کی نسبت لکھا ہے لیکن مجھے شاعر معجز بیان سے نہایت تعجب ہے کہ اس کا کلام کس قدر مقتضائے حال سے دور ہوتا ہے۔ پہلے تو قہار سے آپ ان کو ڈراتے ہیں پھر ربك کہہ کر قہر کو لغو کردیا۔ یوں کہہ دیجئے۔

و اتق الله المحاسب .. الخ ۔

ثانیاً۔ دوسرا مصرعہ ماخوذ ہے امرء القیس کے مصرعہ سے (معلقہ اولی)

و ان کنت قد ازمعت صرمی فاجملی

ثالثاً۔ علی کی یا ساکن ہو، تو وزن صحیح، لیکن سکون کی کوئی وجہ نہیں بلکہ منادی معرفہ مبنی علی الضم ہوگا۔ اوراب وزن فاسد ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلا هو نجاكم و لا هو ينصر

شعر نمبر ۴۵۱ میں لفظ نجا بمعنی چھڑانے اور خلاص کے متعدی بدو مفعول ہوتا ہے۔ اور دوسرا مفعول کبھی من کبھی با وغیرہ کے ساتھ آتا ہے دیکھو: و نجینا کم من آل فر عو ن ۔ الآ یه ۔ و نجینا ہ من الغم ۔ الیو م ننجیك ببد نك ۔... و غیرہ

باخ الحسین و ولدہ اذا احصروا

شعر نمبر ۴۵۳ کا یہ پورا مصرعہ بے وزن ہے

هناك تری عجز من تحسبونه

شفیع النبی محمد فتفكروا

شعر نمبر ۴۵۵ کا ترجمہ مرزا صاحب یوں کرتے ہیں:

تب عجز اور ضعف اس شخص کا یعنی حسین کا ظاہر ہو گیا۔ جس کو تم کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کی بھی قیامت کو وہی شفاعت کرے گا۔

اس میں تین غلطیاں ہیں: ۱۔ توہین اہل بیت نبوی۔ کیوں جناب آپ کئی مرتبہ باوجود نبی ہونے کے عدالت میں حاضر کئے گئے۔ ضمانت لی گئی۔ تو نہ آپ کا عجز ظاہر اور نہ شان نبوت میں کچھ فرق آیا۔ اور امام حسین کربلا میں شہید ہوئے تو ان کا عجز ظاہر ہو گیا۔ سبحان اللہ! مرزائیو! حضرت کی سمجھ کے صدقے جاؤ۔

۲۔ کبھی حضرات شیعہ جناب امام کو آنحضرت ﷺ کا شفیع نہیں کہتے۔ یہ ان پر اتہام ہے۔ اگر کہتے ہیں تو ان کی مستند کتابوں سے محققین کا قول دکھاؤ۔

فا ن لم تفعلوا و لن تفعلوا فا تقو ا النار التی وقو د ھا الناس و الحجارۃ

۳۔ مصرعہ ثانیہ کا وزن فاسد ہے۔

اگر مرزا صاحب توہین اہل بیت کے مرتکب نہ ہوتے تو ہرگز ایسی ٹھوکریں نہ کھاتے

کند اندیشہ روز اول گذارد کار نادانی

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فـــان كـــان هـــذا الشـرك فـــى الـــديـــن جـــائـــزا

فبـــا لـــلـــغـــو رسـل الـــلـــه فـــى الـــنـــاس بـــعـثـــروا

اولاً بعینہ شعر نمبر ۴۵۷، صفحہ ۸۲ سطر ۴ میں موجود ہے۔ مرزا صاحب کا سوء حفظ دیکھئے کہ کس قدر قصیدہ میں تکرار ہے۔ ثانیاً بعثروا کا ترجمہ، مبعوث شمار کئے جاتے، غلط ہے۔ صحیح ترجمہ ظاہر کئے گئے یا نکالے گئے، ہوگا۔

حدرنا سفائنكم الى اسفل الثرى

شعر نمبر ۴۶۲ کے اس مصرعہ کا وزن فاسد ہے۔

فاجرو طريقتكم فان شئتم انظروا

شعر نمبر ۴۶۵ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے۔

لدى نفحات المسك قذر مقنطر

شعر نمبر ۴۷۱ کے اس مصرعہ میں دو غلطی ہے۔

۱۔ مقنطر بلا قنا طير کے مستعمل نہیں ہوتا۔

۲۔ اور جگہ تو مرزا کو الفاظ ہی کا الہام ہوتا تھا یہاں اوہام محاورہ کا ہے۔ عرب سونا چاندی کے ڈھیر کو مقنطر کہتے ہیں جیسا قرآن مجید میں ہے القـنـا طيـر المقنطره من الذ هب و الفضة .. ا لآ یہ۔ مولف نے قذر مقنطر کہد یا یعنی گوہ کا ڈھیر۔ گر چہ گندہ است مگر ایجاد بندہ است کی مثل پوری صادق آتی ہے

فصار من القتلى براز معصفر

شعر نمبر ۴۷۴ میں دو غلطیاں ہیں۔ اولاً البراز اور بـر ا یـہ دونوں کے معنی دشت اور میدان ہیں۔ اول کی جمع برور اور ثانی کی براری آتی ہے۔ یہ براز کے معنی میدان کیونکر ہو گیا۔ کیا یہ بھی کوئی الہام لغوی ہے۔ ہاں برا ز بالزا کے معنی میدان ہیں لیکن یہ پاخانہ کے معنی میں مستعمل ہے۔

ثانیاً معصفاً، صا ر کی خبر ہے منصوب ہوگا۔ یہ عیب اصراف واجب الاجتناب ہوا

بـــبـــدر و احـــد قـــام نـــوع قيـــامـــه

و كـــان الـــصـــحـــابة كـــنـــا لافـــانـيـن كـسـروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر نمبر ۴۷۷ میں اس میں کئی غلطیاں ہیں:

۱۔ مصرعہ اولی میں احد بفتحین ہے تو وزن فاسد، اور بسکون حا ہے تو لفظ غلط۔

۲۔ مصرعہ ثانیہ کا وزن صحیح نہیں۔

۳۔ جنگ بدر میں مشرکین تباہ ہوئے نہ صحابہ شاخوں کی طرح توڑے گئے۔ یہ سراسر تاریخ کے خلاف ہے ۔،مرزائیو! یہ ہے آپ کے نبی صاحب کی تاریخ دانی۔

همت مثل جريان العيون دمائهم

شعر نمبر ۴۷۸۔ همی الماء و الدمع آتا ہے ۔همی الدم کی سند پیش کیجئے یا یوں کہیے: جرت مثل جريان العيون دمائهم

و دقوا عليه من السيوف المغفر

شعر نمبر ۴۸۱ میں المغفر چونکہ دقوا کا مفعول ہے اسلئے منصوب ہوگا۔ یہ عیب اصراف ہوا۔ ثانیاً وزن فاسد ہے اور ایک ہی مصرعہ میں دو جگہ فساد ہے۔

علـــى مثـلهـــا لـم نـطـلـع فـى مـكـلـم

و ان كـــا عيســى او مــن الـــرسـل آخـر

شعر نمبر ۴۸۲۔ مجھے یہاں مولف اور مترجم دونوں پر تعجب کے ساتھ افسوس ہے اولاً مکلم کے معنی عربی میں نبی کے نہیں ہیں۔ کیا یہ بھی منجملہ الہامات لغویہ کے کوئی لغوی الہام ہے۔ ثانیاً۔ حضرت (مرزا قادیانی) کو حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ بھی معلوم نہیں۔ سچ ہے عاقلاں گم شدند۔

و ذلك رأى لا يراه المفكر

شعر ۴۸۵ کے اس مصرعہ میں چونکہ دیکھنے والا مفکر ہے اس لئے لا یری افعال قلوب ہوگا۔ یا تو اس کا دوسرا مفعول ذکر کیجئے یا پہلے کو بھی حذف کیجئے۔

و ان خلتها تخفى على الناس تظهر

شعر ۴۸۶ کا یہ مصرع زہیر بن ابی سلمی کے اس شعر سے لیا گیا ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

و مهـــمـــا تــكــن عــنـــد امـــرىء مـــن خـــلــيــقة

و ان خـــالهـــا تـــخـــفـــى عـلـــى الـنـــاس تـعـلـم

و من لا يوقر صادقاً و لا يوقر

شعر نمبر ۴۸۷ میں یہاں عیب اقواء ہے۔اس کے سوا زہیر کے مصرع سے ماخوذ ہے

و مـــن لا يـــكــبـــر نـــفـســـــه لا يــكـبـــر

و فيهـــا فـــضيـــحتـــكـــم الا تتـــذكـــر

شعر نمبر ۴۹۵ میں یہاں وزن فاسد ہے۔

سطوت علينا شاتما لتوقر

شعر ۴۹۷ میں عیب اصراف ہے لتو قر ہوگا۔

فان كان فليحضر و لا يتاخر

شعر نمبر ۵۰۰ میں یہاں لا نہی ہے لا یتا خر ہوگا۔عیب اقواء ہے

سياتيك منى بالتحائف سرور

شعر نمبر ۵۰۲ میں تحفہ آپ کا صرف قصیدہ ہے،تو با لتحا ئف غلط ہے۔یوں کہیے

سياتك منى بالهدية سرور

الست ترى يرمى القنان من عندكم

شعر نمبر ۵۰۸ میں وزن فاسد ہے اور اس کا ترجمہ تو ماشاءاللہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

و اين التصلف بالفضائل و النهى

شعر ۵۱۰ میں یہاں وزن فاسد ہے۔

و اين عفت منكم طلاقة السنٍ

شعر ۵۱۱ میں طلا قة السن عربی کا محاورہ نہیں۔شاید یہ بھی کوئی الہام ہو۔ہاں اس معنی میں طلق اللسا ن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور لسا ن طلیق ذلیق آتا ہے۔

بل الوقت خالصة اقل و اقصر

شعر نمبر ۵۱۲ کا یہ مصرعہ بے وزن ہے۔

فـــفـــكـــر بـــجـهـــدك خـــمـــــس عشـــرـــة ليـــلـة

و نـــــاد حسيـــنـــــاً او ظـــفـــراً او اصـــغـــر

شعر نمبر ۵۱۳ کے دونوں مصرعہ کا وزن فاسد ہے،

ثانیاً ا صغر ہوگا۔عیب اصراف ہے۔

فهل انت تنسخ مثلها يا مخسّرة

شعر نمبر ۵۱۴ کا وزن غلط ہے۔

تريدون ذلتنا و نحن هوانكم

شعر نمبر ۵۱۶ بے وزن ہے۔

و كان الى النصف تمشى نؤمبر

شعر نمبر ۵۲۶ میں یہ غلطی ہے: تمشی، انقضی کے معنی میں نہیں آتا،اسلئے اس کا ترجمہ: گذرنے،کا غلط ہے۔

و لكن رماه الله ربى ليظهر

شعر نمبر ۵۲۸ میں عیب اصراف ہے ۔ لیظھر چاہیے۔

بمدٍ فلم ننكث و لم نتغير

شعر نمبر ۵۲۹ میں عیب اقواء ہے۔

نـــرى بـــركـــاتٍ نـــزلـــوهـــا مـــن الســـمـــاء

لـــنـــا كـــالـــلـــواقـــع و الـــكـــلام يـــنـــضـــر

شعر نمبر ۵۳۰ کا ترجمہ مرزا غلام احمد صاحب نے یوں کیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم ایک ایسی برکات دیکھ رہے ہیں جو آسمان سے ہمارے لئے اتری ہیں۔ان اونٹنیوں کی طرح جو حمل دار ہوتی ہیں اور کلام تازہ کی گئی۔اس میں متعدد غلطیاں ہیں:

ا۔مصرعہ ثانیہ کا وزن فاسد ہے۔۲۔تنزل بمعنی اترنا نہیں آتا بلکہ بمعنی اتارنا آتا ہے۔۳۔ نزلوا کی ضمیر جمع کا مرجع کون ہے۔۴۔ نزّل لنا محاورہ نہیں، نزل علینا آتا ہے۔۵۔ کلام مذکر ہے۔صحیح ترجمہ،کلام تازہ کیا گیا ہوگا۔

مرزائیو! یہ ہے آپ کے مرزا صاحب قادیانی کی اردو میں اعجاز نمائی

و الله ان قصیدتی من مویدی

شعر نمبر ۵۳۱ میں اس مصرعہ کا وزن فاسد ہے

فایدو کمّل کلما قلت و انصر

شعر ۵۳۲ کے اس مصرعہ میں و انصرہ چاہیے۔عیب اقواء ہے

....

قطعہ تاریخ بطرز تقریظ

از فکر لطیف ناظم خوش بیان سید محمد عبد الرحمٰن المتخلص شور عظیم آبادی مقیم مونگیر

علامہء مولوی غنیمت

گو آل علی بو تراب است

عالم فاضل حکیم دانا

در فن ادب کہ آفتاب ست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غواص بحار نظم پروین
کز درّ عروض فیضاب ست
سحبان و لبید اوستادش
از انس نواس بہرہ یاب ست
نقاد کلام پاستانی
تنقید کہ می کند صواب ست
استاد بلاغت و معانی
در فہم کلام انتخاب ست
تنقید کلام میرزا کرد
جرحش ہمہ پر ز آب و تاب ست
ہر شعر قصیدہء مسیحا
مملو از سقم بے حساب ست
ہم قافیہ اش ردی و ابتر
ہم سرقہء فاش و بے حساب است
ہم کذب صریح در کلامش
ایں جرأت خانماں خراب ست
قول صادق امام منکم
کاذب گوید کہ فی الکتاب ست
نے وزن صحیح نے ضمیرش
بینش ہمہ خانہء خراب ست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعجاز که خواند نظم خود را
ایں خندہء طفل و شیخ شاب ست
بیتے نہ ز سقم و عیب خالی
ایں خانہ تمام آفتاب ست
دز دا نہ نوشت یک قصیدہ
ناقد چو عسس سر حساب ست
یک یک بنمود عیب او فاش
ذلت پئ سارقان عذاب ست
نیوشت رسالہ بہ تنقید
تحریر کہ کرد لاجواب ست
مرزا چو شنید شہرہء ایں
در کور خودش بہ پیچ و تاب ست
پاداش عمل بصورت مار
تا حشر برائے او عقاب ست
شاداں ہمہ اہل فہم و دانا
جز آنکہ عدو جگر کباب ست
ایں فیصلہء بصیر ناقد
تنقید کہ کرد لا جواب ست
زیں پس نکند زبان درازی
از بہر خلیل سدباب ست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

از هیبت نیزہء حجازی
رعشہ بجگر و زہرہ آب ست
لرزہ در جسم حامد افتاد
از کردہء خود در اضطراب ست
تحلیل حرام و مولوی نام
ایں فیض مسیح مستطاب ست
مقلوب تر ازو وزارت
در رود چناب چوں حباب ست
ایں جملہ مرید با ارادت
در سلک مسیح انتساب ست
اے وائے چنیں مسیح و پیرو
ایں خانہ تمام آفتاب ست
سال طبعش بہ جہد شد را ست
صمصام و حسام ایں کتاب ست
(۱۳۲۱ھ،۱۳۲۳ھ)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہواری رسالہ

مرقع قادیانی

مدیر: ابوالوفا ثناءاللہ
ثنائی برقی پریس امرتسر باہتمام ابورضا عطاءاللہ شائع ہوا
جلد۳ نمبر۱
بابت ماہ اپریل ۱۹۳۱ء

رسول مدنی ﷺ اور رسول قدنی

آج ہم نے یہ سرخی قائم کرنے میں اپنے اور مسلمانوں کے اعتقاد میں بہت غلطی کی ہے مگر ہماری نیت اس سے غلطی کرنے کی نہیں بلکہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی دکھانے سے غرض ہے۔ تفصیل اسکی یہ ہے:

مولوی غلام رسول آف راجیکی قادیانی نے جلسہ قادیان میں جو ایک طویل تقریر کی تھی وہ اخبار الفضل قادیان میں چھپی اس کی سرخی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود (مرزا) نے آنحضرت ﷺ کی شان کس رنگ میں پیش کی

اس میں پہلی خصوصیت مرزا یہ بتائی کہ مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین ان معنی سے نہیں مانا جن معنی سے آج تک علماء اور مسلمان مانتے چلے آئے ہیں بلکہ اور طرح سے بتایا ہے۔ چنانچہ آپ (یعنی مولوی غلام رسول) کے الفاظ درج ذیل ہیں:

وہ مسلمان جو آج سے پہلے ہو گذرے یا ہمارے مخالفوں سے آج اس زمانہ میں بھی پائے جاتے ہیں وہ آنحضرت ﷺ کو ہم احمدیوں کی طرح اجمالی طور پر تو خاتم النبیین کی شان تسلیم کرتے ہیں لیکن تفصیل میں آکر دوسرے لوگ تو خاتم النبیین ان معنوں میں سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت بند ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہم احمدیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر تمام نبیوں کے کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی آپ جامع کمالات جمیع انبیاء ہیں۔ اور آپ کی مہر نبوت سے بصورت افاضہ آپ کے بعد فیض نبوت بند نہیں بلکہ جاری ہے ۔پس اس صورت میں آنحضرت ﷺ کی شان کے لئے جو ماخذ کی اجمالی صورت ہے اس پر گو سب کے سب متفق ہیں لیکن تفصیل میں آکر جو فرق ہے وہ ایسی بات ہے کہ جس کی جدت شان سے ہم آنحضرت ﷺ کی شان کے متعلق کہہ سکتے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اسے نئے رنگ میں پیش کیا ہے ۔ (الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۵)۔

مرقع۔ مرزا صاحب کی غرض خاتم النبیین کی اس طرح تفسیر کرنے میں یہ تھی کہ ان سب کمالات کا میں مدعی بن سکوں کیونکہ آپ کا دعوی تھا کہ میں بعینہ محمد رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اس بارے میں خود مولوی غلام رسول راجیکی کے الفاظ اسی تقریر میں درج ذیل ہیں۔:

رسول کریم کی شان بلحاظ آپ کی بعثت ثانی کے

آج تک کے مسلمانوں میں سے کسی نے بھی یہ بات آنحضرت ﷺ کی شان کے متعلق نہیں بیان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی اس حقیقت سے حضرت مسیح موعود (مرزا) سے پہلے کوئی شخص واقف اور شناسا ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں (یعنی رسالت پر مامور ہونا) ہیں۔تمام دنیائے اسلام میں صرف آپ ہی کا ایک دعوی ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی شان کا اظہار آپ کی دو بعثوں کی حیثیت میں کیا ہے۔ چنانچہ آپ تحفہ گولڑویہ اڈیشن اول کے صفحہ ۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں: ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے مگر ہمارے نبی ﷺ کے دو بعث ہیں اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ

و آخرین منهم لمّا یلحقوا بهم ہے۔

پھر فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔

پھر تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں:

جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔

پھر صفحہ ۹۹ پر فرماتے ہیں؛غرض آنحضرت ﷺ کے لئے دو بعث مقدر تھے:

۱۔بعث تکمیل ہدایت کے لئے۔

۲۔دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔

پھر صفحہ ۱۰۰ پر فرماتے ہیں:

اس تقسیم کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالی قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے دو منصب قائم کرتا ہے:

۱۔ایک کامل کتاب کو پیش کرنے والا جیسا کہ صحفاً مطهرة فيها كتب قيمة۔

۲۔دوسری تمام دنیا میں کتاب کی اشاعت کرنے والا جیسا کہ فرماتا ہے

لیظهره علی الدین کله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱ پر فرماتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بهم میں آنحضرت ﷺ کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدے کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت ﷺ کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا۔ اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت ﷺ نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جب کہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لئے وسائل پیدا ہو گئے تھے (کیا مرزا نے یہ کام کر دیا؟ ثناء اللہ امرتسری)

تعجب ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں نے تو اپنے غلط اعتقاد کی بنا پر حضرت مسیح اسرائیلی کے لئے دو بعثتیں قرار دی ہوئی تھیں جن کا قرآن وحدیث میں کہیں بھی ثبوت نہیں ملتا لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا) نے آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں قرآن کریم کی نصوص صریحہ سے دکھا دیں۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۹۴ پر فرماتے ہیں:

یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کا انتظار کر رہے ہیں مگر قرآن شریف ہمارے نبی ﷺ کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے کیونکہ افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے اور حاصل اس آیت یعنی و آخرین منهم کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے یعنی محمد ﷺ جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی افاضہ کریگا جیسا کہ وہ ہزارہ پنجم میں افاضہ کرتا تھا۔

اب حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی آمد پر آنحضرت ﷺ کی یہ شان جو بعث ثانی کی حیثیت میں پیش کی گئی، اس سے کون مسلمان واقف تھا۔ پس آنحضرت ﷺ کی شان بلحاظ بعث ثانی صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) کے آنے اور بیان فرمانے پر ہی ظاہر ہوئی الحمد لله علی ذلك ثم كذا لك۔ (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع: مولوی غلام رسول نے جو عبارات مرزا نقل کی ہیں ان میں مرزا صاحب کا دعوی اپنے حق میں ثابت نہیں ہوتا بلکہ عام صورت میں گفتگو ہے۔ہم ایسی عبارت پیش کرتے ہیں جس سے ان ساری عبارات کی تکمیل ہو جائے گی۔پس ناظرین سنیں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

اس وقت حسب منطوق آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بهم،اور نیز حسب منطوق آیت قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل،تار،اور اگن بوٹ،اور مطابع،اور احسن انتظام ڈاک،اور باہمی زبانوں کا علم،اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی،آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان (حال؟) درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں آپ تشریف لایئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعوی ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں۔اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر میں ملک ہند میں آؤنگا کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن و آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم اسی جگہ نازل ہوا تھا،پس ختم دور زمانہ کے وقت وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہیے۔تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو جائے اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا حسب آیت و آخرین منهم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اسلئے آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو منتخب کیا جو خلق اور خو،اور ہمت اور ہمدردی خلائق،میں اس کے مشابہ تھا۔اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا،تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعث کس زمانہ میں چاہیے تھا،اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ خدائے تعالی کے کاموں میں تناسب واقع ہے اور وضع شیء فی محله اس کی عادت ہے جیسا کہ اسم حکیم کے مفہوم سے مقتضا ہونا چاہیے۔اور نیز وہ بوجہ واحد ہونے کے وحدت کو پسند کرتا ہے اس لئے اس نے یہی چاہا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآن خلقت آدم کی طرح چھٹے دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی گئی، یعنی بروز جمعہ، ایسا ہی تکمیل اشاعت کا زمانہ بھی وہی ہو جو چھٹے دن سے مشابہ ہو۔ لہذا اس نے بعثت دوم کیلئے ہزار ششم کو پسند فرمایا اور وسائل اشاعت بھی اسی ہزار ششم میں وسیع کئے گئے۔ اور ہر ایک اشاعت کی راہ کھولی گئی۔ ہر ایک ملک کی طرف سفر آسان کئے گئے۔ جا بجا مطابع جاری ہو گئے۔ ڈاکخانہ جات کا احسن انتظام ہو گیا۔ اکثر لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بھی واقف ہو گئے۔ اور یہ امور ہزار پنجم میں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں (یہاں سے مرزا کی کل عمر کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے: ہزار ششم میں زمین پر ایک انقلاب عظیم آیا ہے۔ بالخصوص اس ساٹھ برس کی مدت میں جو تخمیناً میری عمر کا اندازہ ہے اس قدر صریح تغیر صفحہ ہستی پر ظہور پذیر ہے کہ گویا وہ دنیا ہی نہیں رہی۔' (روحانی خزائن تحفہ گولڑویہ ص ۲۰۰ ج ۱۷ ص ۲۸۶)۔ اور تحفہ گولڑویہ کے بارے میں (جہاں سے یہ عبارت منقول ہے) مولوی جلال الدین شمس قادیانی لکھتے ہیں 'میرے نزدیک تحفہ گولڑویہ ۱۹۰۰ء میں تالیف ہوا۔ گو اس کی طباعت واشاعت میں تاخیر ہوگئی اور ۱۹۰۲ء میں شائع کی گئی' (دیباچہ روحانی خزائن۔ ج ۱۷ ص ۲۳۔۲۴۔ از جلال الدین شمس) یعنی اس تحریر کے مطابق مرزا صاحب ۱۹۰۰ء میں تخمیناً ساٹھ برس کے تھے۔ آٹھ سال بعد اپنی وفات کے وقت ان کی عمر اس روایت کے مطابق تخمیناً ۶۸ سال بنتی ہے اور سن ولادت ۱۸۴۰ء بہاء) ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا ہوا تھا اور جو کچھ ان میں سے موجود تھا وہ ناتمام اور کم قدر اور شاذ ونادر کے حکم میں تھا۔ یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو، جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائے گا کہ میں (یعنی مرزا قادیانی) خدا کی طرف سے ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۰۱۔۱۰۲)۔

مرقع۔ مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ مرزا صاحب بقول خود وہی محمد رسول اللہ ہیں جن کی بعثت مکہ معظّمہ میں ہوئی اور اب آپ دوبارہ قادیان میں آئے۔ چنانچہ تریاق القلوب صفحہ ۳ پر آپ کا ایک شعر ان معنی کی خوب تفصیل کرتا ہے جو یہ ہے:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

پس جو کمالات متعلقہ خاتم النبیین بتائے جاتے ہیں کہ ان کے طفیل سے امت محمدیہ میں نبی ہو سکتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ مرزا صاحب ایسے باکمال ہیں کہ ان کے اتباع سے نبی پیدا ہوں گے۔ چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں نے اس امر کا اظہار کھلے لفظوں میں کر چھوڑا ہے۔قادیانی اخبار الفضل کا ایک خاص نمبر موسومہ خاتم النبیین نکلا تھا اس میں لکھا ہے:

انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا) کے خادموں میں پیدا ہوں گے

(الفضل ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۱۵ کالم ۳)

یعنی اب یہ سلسلہ نبوت، امت مرزائیہ میں منتقل ہوگیا

لطیفہ: ناظرین! ہم آپ کو اس سے بھی لطیف تر حکایت سنائیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے کئی ایک مقامات پر لکھا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے (لیکچر سیالکوٹ وغیرہ) اس دعوی کی بنیاد پر مرزا محمود خلیفہ قادیان نے یوں عمارت قائم کی ہے:

میرا عقیدہ یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اس دور کے خاتم ہیں اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔اسی لئے آپ کے لئے اللہ تعالی نے فرمایا جری اللہ فی حلل الانبیاء ۔اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔ (قول مرزا محمود احمد۔در اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

ناظرین! اس عبارت کا مضمون صاف ہے کہ دنیا کا دور اول جو سات ہزار سال کا تھا وہ ختم ہو کر مرزا صاحب دور جدید کے بابا آدم پیدا ہوئے ہیں۔اب دیکھنا چاہیے کہ آج کل زمانہ کس نبی کا ہے۔پچھلے بابا آدم کی ترتیب دیکھئے تو یہ زمانہ حضرت شیث کا ہوگا۔ابھی تو حضرت ابراہیم، یعقوب، موسی، زکریا، یحی، عیسی کا زمانہ بہت دور ہے ان سب کے بعد حضرت محمد ﷺ نبی ہو کر آئیں گے اس لئے سوال یہ ہے کہ آج کل کلمہ کس نبی کا پڑھنا چاہیے؟

مرزائی دوستو! خدا تمہیں سمجھ دے کس بھول بلیوں میں پھنسے ہو۔

ناظرین! سچ تو یہ ہے کہ ایسی بھول بھلیاں (جن کو باصطلاح قادیان معارف اور نکات کہا جاتا ہے) ہم جیسے کم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علموں کی سمجھ سے بالا تر ہیں

سرّ مستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نباید فہم ایں گفتار را

آنحضرت ﷺ کی شان بلحاظ طہارت نفس وعصمت

مولوی غلام رسول راجیکی بتاتے ہیں:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے آنحضرت ﷺ کی شان کو بلحاظ طہارت نفس وعصمت کئی رنگوں میں پیش کیا ہے اور کئی پہلوؤں سے آپ کی شان کو نئی چمک کے ساتھ دکھایا ہے جس کا بالاستیعاب طور پر اس قلیل وقت میں بیان کرنا ناممکن امر ہے۔ تاہم نمونہ کے طور پر کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) سے پہلے مسلمان اجمالی طور پر تو سب اتفاق رکھتے تھے کہ آنحضرت ﷺ پاک نفس اور معصوم تھے لیکن مرزا غلام احمد سے پہلے مسلمانوں میں سے کسی نے آج تک رسول کریم ﷺ کی طہارت اور عصمت کا اس طرح ثبوت پیش نہیں کیا جس طرح کا حضرت مسیح موعود (مرزا) نے پیش کیا۔ دوسرے مسلمان خواہ وہ کسی حیثیت اور شان کے بھی تھے، اقوال اور مرویات کی بنا پر آنحضرت ﷺ کی طہارت کا ثبوت پیش کرتے لیکن مرزا صاحب نے آپ کی مظہریت تامہ اور ظلیت کاملہ کی شان کے ساتھ اس پرفسق وشر زمانہ میں کہ جس میں آنحضرت ﷺ کی طہارت اور عصمت کے خلاف ہر مخالف قوم نے ایسے خطرناک سے خطرناک، اور ناپاک سے ناپاک حملے کئے کہ جن کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں نہیں ملتی۔ آپ (رسول اکرم ﷺ) کی طہارت اور عصمت کے ثبوت میں اپنا وجود پیش کیا۔ اور بتایا آنحضرت ﷺ کی طہارت اور عظمت کی وہ پرعظمت شان ہے کہ آپ کی اتباع سے آج اس زمانہ میں بھی باوجود بعد زمانہ آنحضرت ﷺ کے ایک شخص آپ کے فیض و برکت سے طہارت اور عصمت کی کامل شان حاصل کرسکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے تمام دنیا کے سامنے عیب اور الزام اور اتہام لگانے والوں کے سامنے آنحضرت ﷺ کی طہارت اور عصمت کے ثبوت میں اپنی طہارت اور عصمت کو پیش کیا۔ (الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع: مرزا غلام احمد صاحب کا نمونہ محمدی میں اپنا نام پیش کرنا دراصل نبوت محمدیہ کی توہین کرنا ہے۔ عصمت کے مفہوم میں راست گوئی اور راست روی بھی داخل ہے۔ ہم جب اس محک پر مرزا صاحب قادیانی کو جانچتے ہیں تو دینی اور دنیاوی ہر پہلو سے آپ کو غلط گو پاتے ہیں۔

دینی پہلو سے آپ نے ایسے جھوٹ کہے جن پر حضور پیغمبر خدا ﷺ نے عذاب جہنم سے ڈرایا ہے۔ یعنی جھوٹی حدیث بنائی۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔

(ازالہ اوہام ص ۲۵۲)

چونکہ مرزا صاحب کی زبان اور قلم صدیقوں کی طرح خدا کی حفاظت میں نہ تھیں اس لئے آپ معمولی باتوں میں غلط گوئی کر جاتے تھے اس کی مثال ہم ایسی پیش کرتے ہیں جس کو سن کر پنجاب کے مدارس میں پرائمری کے بچے بھی ہنسیں گے۔

پنجاب کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ گورداسپور کے ضلع میں قادیان ہے۔ اور گورداسپور، لاہور سے شمال مشرق کو ہے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب اس کو مغرب لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔ (اشتہار چندہ منارۃ المسیح صفحہ ح)

ناظرین مہربانی کر کے یہ حوالہ کہیں انگریزی سکول کے لڑکوں کو نہ دکھایئے گا ورنہ وہ ہنسیں گے کہ مرزا صاحب کا کمال علمی اتنا تھا کہ مشرق و مغرب کی بھی خبر نہ تھی۔ باقی۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اگلا مضمون بعنوان: جواب نداء ایمان، اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء سے نقل کیا جاتا ہے جو قادیانیوں کے جواب میں منشی عبد اللہ معمار نے لکھا تھا۔ بعدازاں اس مضمون کا دوسرا حصہ مرقع قادیانی جلد ۳ نمبر ایک سے نقل کیا جائے گا۔ بہاء)

جواب نداء ایمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان میں تجویز ہوا ہے کہ ہر ماہ ایک اشتہار تبلیغی نکالا جائے جو ہزاروں کی تعداد میں تقسیم ہو۔ جس میں دعاوی مرزا کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے۔ چنانچہ پہلا اشتہار ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء کو نکلا۔ جس کے متعلق اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء میں اطلاعی نوٹ دے کر لکھا تھا کہ اشتہار مذکور جس کسی صاحب کو ملا ہو، دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ اس پر بہت سے احباب نے اشتہارات مذکورہ بھیجے جن کا شکریہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ اشتہار مذکور دور دراز علاقوں میں تقسیم ہوا ہے۔

اس اشتہار کے متعلق منشی عبداللہ معمار امرتسری نے ایک چٹھی خلیفہ قادیان کو لکھی جس کی نقل انہوں نے اہل حدیث میں درج کرنے کو بھیجی ہے۔ یہ چٹھی اشتہار مذکور کا لاجواب جواب ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ اس چٹھی کو پڑھ کو اپنے ہاں کے خرچ سے چھپوا کر شائع کر دیں۔ آئندہ کے لئے اطلاع دیں کہ اگر یہاں ہی جواب بذریعہ اشتہار چھاپ دیا جائے تو کتنے کتنے اشتہار خریدیں گے۔

اعلاء قرآن بجواب اشتہار قادیان

بخدمت شریف جناب میاں (محمود احمد) صاحب خلیفہ قادیان۔

جناب کا ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۰ء والا اشتہار موسومہ ندائے ایمان دیکھا (جس میں آپ نے نہایت ہی فراخ دلی اور بلند حوصلگی سے مخالفین جماعت احمدیہ کو تحقیق کی طرف توجہ دلائی ہے) جس کو پڑھ کر یہ خاکسار چند سطور لکھنے کی جرأت کر رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے تحقیق کے تین طریقے تحریر کئے ہیں ۔

۱۔ جو سوالات حل طلب ہوں، انہیں مقامی احمدیوں کے سامنے پیش کر کے حل کرائیں ۔

۲۔ اگر کوئی احمدی جماعت نہ ہو، تو اپنے سوالوں سے اطلاع دیں ۔

۳۔ اپنے علاقہ میں جلسہ کر کے احمدی مبلغ بلا کر... سلسلہ مرزائیہ کی صداقت کے دلائل سنیں.. الخ

سو گزارش ہے کہ: ۱۔ یہاں امرتسر میں اگرچہ احمدی چند موجود ہیں مگر ان میں کوئی اس لائق نہیں ہے جو میری پیاس بجھا سکے۔ اس لئے تعمیل سے مجبور ہوں ۔

اور تیسری صورت مقامی انجمن احمدیہ اگر چاہے، تو کوئی بڑی بات نہیں ہے ۔

فی الحال دوسری صورت تحریر کردہ جناب پر عمل پیرا ہو کر عرض گزار ہوں کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں تحریر فرمایا ہے کہ: حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالی سے الہام پا کر دنیا کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا بالکل مرزا صاحب کے دعوی کے مطابق ہے اور درحقیقت مرزا صاحب نے تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تھا اور اس کو اپنے لئے معیار صداقت اور اپنی علت غائی فرمایا تھا۔ مگر اس کو اپنی زندگی سے مشروط کیا تھا۔ حالانکہ یہ آپ کی زندگی میں پورا نہ ہوا جس کو آپ نے بھی اپنے اشتہار میں بایں الفاظ تسلیم فرمایا ہے :

تا کہ اسلام کے غلبہ پانے کا زمانہ جلد سے جلد آئے ۔ (ص ۴۔ اشتہار ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء)

جس سے معلوم ہوا کہ ابھی تک وہ غلبہ کاملہ جس کے ظہور کے مرزا صاحب مدعی تھے، ظاہر نہیں ہوا۔

اور آپ کی اس عبارت کے بالفاظ دیگر یہ معنی ہوئے کہ:

حضرت مرزا صاحب ابھی تک بہشت میں داخل نہیں ہوئے ،

کیونکہ غلبہ اسلام کی نشانیوں میں سے ایک کڑی انہدام صلیب ہے، اور مرزا فرماتے تھے کہ: میری صرف یہی خواہش ہے کہ صلیب ٹوٹ جائے ۔ یہی میرا فردوس ہے یہی میری بہشت ہے اے خدا میں بیقرار ہوں مجھے بہشت میں داخل کر ۔ (اعجاز المسیح ۔ص ۱۷۵)

اور بقول آپ کے ابھی تک غلبہ اسلام ہوا نہیں ۔ نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب بہشت کے باہر ہی تشریف فرما ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا یہ امر کہ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں سب کچھ ہو جانا کہاں تحریر کیا ہے۔ اس کے لئے میں جناب کی توجہ مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل عبارات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں، اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا، تو پھر میں سچا (مسیح کے وقت میں جو کام ہونا تھا اس کیلئے دیکھو براہین صفحہ ۴۹۹، ۵۰۵، تمام روئے زمین پر اسلام کا پھیل جانا)۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں (بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)۔

۲۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مجدد موجودہ فساد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور اس کی بدی کی بیخ کنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے... اس زمانہ میں فساد عظیم صلیبی کارروائیوں کا فساد ہے۔ اسی فساد نے بہت سے بیابانی اور شہری لوگوں کو ہلاک کیا۔ پس یہ امر واجب ہے کہ مجدد اس صدی کا اس کی اصلاح کے لئے آوے اور بموجب منشاء احادیث کے کسر صلیب اور قتل خنازیر کرے۔ اور جو شخص کسر صلیب کرے پس وہی مسیح موعود ہے پس اس امر کو اے سعید آدمی سوچ۔ (حاشیہ ص ۱۶۔ نجم الہدی)

۳ : عیسائی مذہب کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے عیسائی مذہب آدم زاد کی خدائی منوانا چاہتا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اصلی اور حقیقی خدا سے دور پڑے ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان عقائد کی (جو حقیقی خدا پرستی سے دور پھینک کر مردہ پرستی کی طرف لے جاتے ہیں) کافی تردید ہو اور دنیا آگاہ ہو جاوے کہ وہ مذہب جو انسان کو خدا بناتا ہے خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور بظاہر اسباب عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو ہیں وہ اسباب پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جائے گا لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو ان کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دوں۔ پس ہمارا فیصلہ کرنے والا یہی امر ہوگا۔ یہ باتیں لوگوں کی نظر میں عجیب ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادر ہے۔(اخبار الحکم قادیان نمبر۱۶ج۸ص۲کالم۳)

۴۔ و نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعاً۔ ہم آخری زمانہ میں تمام لوگوں کوایک ہی مذہب پر جمع کردیں گے۔ یہ عام دعوت آنحضرتﷺ سے شروع ہوئی اور مسیح موعود کے زمانہ میں اس کے ہاتھوں سے کمال تک پہنچی۔(مفہوم)(چشمہ معرفت ص۶۷،۶۹،۸۰)

مرزا غلام احمد کی مذکورہ عبارات سے جوکچھ ظاہر ہورہا ہے وہ یہ ہے کہ

۱۔علت غائی مسیح موعود کی کسر صلیب ہے۔پس جوشخص صلیب کوتوڑدے وہ مسیح ہے۔

۲۔ یہ کام یعنی استیصال مذہب نصاری اور ابطال عقیدہ تثلیث مرزا جی کے ہاتھ پر مقدر تھااور اس بات کومنجملہ خدا کی قدرتوں کے ایک بڑی محیر العقول قدرت ظاہر کیا گیا تھا۔

۳۔اقوام عالم کیا ہندو، کیا عیسائی، اور کیا یہود، اور کیا صابئی، تمام کی تمام مذہب اسلام پرجمع ہوجائیں گی۔

۴۔ یہ کام مجدد اعظم مصلح عالم امام انبیاء ختم المرسلین نذیراً للعالمین رسولاً الی جمیع الناس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ میں (ہاں ہاں اس ہادی کامل کے زمانہ میں جن کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کو بھی تسلیم ہے کہ: ہمارے نبی ﷺ نے کروڑھا انسانوں کوبتوں اور عیسی پرستی سے نجات دے کرکلمہ توحید پڑھوادیا۔اور مخلوق پرستی کی جڑ کاٹ کراکثر ممالک میں توحید کا باغ لگادیا۔ص۷۳ست بچن ازمرزا قادیانی) بھی نہیں ہوااور نہ یہ کام خاتم الکتب جامع تعلیم انبیاء کافی وشافی مرشدوہادی الی یوم الدین قرآن حکیم کلام رب العالمین سے تیرہ سوبرس کے اتنے بڑے زمانہ میں نہ ہو سکا۔ہاں ہاں اس کلام سے بھی (جس کے متعلق مرزا صاحب تحریر فرماتے تھے کہ: قرآن شریف نے تمام پروبال عیسائیوں کے توڑ دیئے۔ایک انسان کا خدا بننا باطل کرکے دکھلادیا۔صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کردیا۔ص۸ چشمہ مسیحی) یہ کام سرانجام نہ ہوسکا ،جس کومرزا صاحب انجام دینے آئے تھے جویقیناً بے نظیر ہونا چاہیے۔

۵۔ یہ کہ آپ عیسی پرستی کے ستون کوتوڑکراس کی بجائے توحید پھیلانے کے دعویدار تھے،اوراگرچہ کروڑہا نشانات اس کے علاوہ آپ کے موجود ہوتے ،توبھی یہ علامت جوعلت غائی، ہےایسی ممتازاورواضح دلیل تھی کہ اس کے عدم وقوع سے بقایا تمام کے تمام نشانات کالعدم تصور کئے جانے کے لائق ہیں۔اور یہ تمام کام جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ہونا چاہیے تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس میں بادب ملتمس ہوں کہ کیا یہ تمام باتیں ظہور میں آگئیں؟ کیا کسر صلیب کے یہی معنی ہیں کہ عیسائیت دن بدن بڑھ پھول کر اچھا خاصہ ایک عظیم الشان درخت بن جائے یہاں تک کہ بعض پادری صاحب تو اب فاتح قادیان بھی کہلانے لگے۔

میرا مقصد اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں یہ تمسخر سے کہہ رہا ہوں۔ حاشا وکلا۔ بلکہ صرف یہ دکھلانے کو کہ کسر صلیب کی بجائے جو قصر صلیب تیار ہو رہا ہے کیا اس سے مرزا غلام احمد کے دعوی کو سخت نقصان نہیں پہنچتا۔ اور کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آپ مسیح موعود بلکہ کچھ بھی نہیں تھے۔ غیر مسلم تو درکنار رہے مسلمانوں کی حالت بھی جناب پر عیاں ہے اور تو اور خود جماعت احمدیہ کا افتراق کیا کم ہے۔ ایک صاحب اگر مشرق کو جا رہے ہیں تو دوسرے مغرب کو حالانکہ مرزا غلام احمد فرماتے تھے:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمانوں کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

خلیفہ صاحب! کیا واقعی مرزاجی مسلم کو صحیح معنوں میں حسب منشاء خود مسلم بنا گئے۔

کیا لاہوری اور قادیانی نزاع اس کے لئے ایک کاری ضرب نہیں، اور کیا عیسائیوں کا مخترعہ آلہ بحیثیت اعتقاد الوہیت نظر سے پنہاں ہو گیا اور دنیا اس کو بھول گئی؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا ہمارا حق ہے کہ ہم بموجب اس قول کے: ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۵۳)۔ بوجہ نہ پائے جانے اس علت غائی کے مرزا صاحب قادیانی کو صادق نہ سمجھیں اور آپ کے تمام دعاوی کو باطل جانیں اور اس پر اسی معاملہ کو بطور دلیل پیش کریں جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود بھی یہی فرمایا ہے: ہر ایک نبی یا رسول یا محدث جو نشان اتمام حجت کے لئے پیش کرتا ہے وہی نشان خدا تعالی کے نزدیک معیار صدق وکذب ہوتا (اشتہار موسومہ پیر مہر علی شاہ ص ۴)

اور یہ نشان وہ ہے جس کو مرزا نے بطور معیار صدق وکذب خود پیش فرمایا تھا جو اگر ہو جاتا تو واقعی بڑا مبارک تھا کیونکہ پھر نہ یہ ارتداد کا بکھیڑا ہوتا، اور نہ ملکانوں کا جھگڑا، نہ یہ شدھی بدھی کا فساد رہتا، نہ مذبح قادیان کے مقدمات، نہ ظفروال کا قضیہ نامرضیہ، جس سے آپکو بھی آرام ہوتا۔ خواہ مخواہ اشتہاروں پر سینکڑوں کی رقم کا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو برباد ہوتی

کیا میں امید کروں کہ آپ نہایت مہربانی سے میرے ان سوالات پر نظر کر کے مجھے ان کے جوابات سے مطلع فرمائیں گے۔ والسلام خیر ختام ۔

خاکسار محمد عبداللہ معمار امرتسر کٹرہ کرم سنگھ دروازہ بھگتانوالہ

معرفت مستری مولا بخش لوہار۔ ۲۶ فروری ۱۹۳۰ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۰ ص ۴-۶)

....

ندائے قرآن۔ نمبر ۲

بجواب ندائے قادیان

از منشی محمد عبداللہ معمار

(مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں دنیا کو عیسی پرستی سے پاک کرنے کے لئے آیا ہوں، میرے آنے سے دنیا عیسی پرستی کو بھول جائے گی، مگر کام کیا تو صرف اتنا کہ عمر کا اکثر حصہ اس مسئلہ پر صرف کر دیا کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے۔ اس کا نام رکھا، عیسی پرستی کی ٹانگ توڑ دی۔ حالانکہ عیسائیوں کی انجیل میں صاف لکھا ہے کہ:

یسوع مسیح نے چلا کر جان دی۔ (انجیل متی۔ باب ۲۷)

اس لئے عیسائیوں کے رسالہ تجلی لاہور میں ایک دفعہ عیسائی مضمون نگار نے لکھا تھا کہ

مرزا صاحب نے ہمارے خیال کی تائید فرمائی ہے کیونکہ ہمارے مذہب کا مدار ہی مسیح کی وفات علی الصلیب پر ہے۔ مرزا صاحب نے موت مسیح علی الصلیب گو نہیں مانی، مگر موت تو مانی برخلاف عام مسلمانوں کے، وہ تو مسیح کو سرے سے زندہ مانتے ہیں جس سے ہمارا کفارہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس لئے ہم عیسائی مرزا صاحب کے شکر گذار ہیں۔

علاوہ اس کے وفات مسیح کا مسئلہ ہندوستان میں ایجاد کرنے کا فخر سر سید احمد خان علی گڈھی کو حاصل ہے جنہوں نے اپنی تفسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القرآن میں اس مسئلہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ پھر مرزا غلام احمد صاحب کو خدا نے ایک ایسے کام کے لئے بھیجا جو ان سے پہلے ہو چکا تھا، کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی یہی مثال ہے۔

جماعت مرزائیہ سے جب کبھی مرزا صاحب کے حالات پر مباحثہ طلب کیا جاتا ہے تو وہ وفات مسیح کا مسئلہ پیش کر دیتے ہیں اور اس کو اتنی اہمیت دیتے ہیں گویا سارا امتیاز کفر و اسلام اسی میں ہے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے بھی اسی روش پر ایک دوورقہ اشتہار شائع کیا ہے جس میں وفات مسیح کے مسئلہ پر بڑا زور دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ ماننے میں خدا کی بھی اور رسول کریم کی بھی ہتک ہے اور مسیحیت نے اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ اور لاکھوں مسلمان اس عقیدہ کی وجہ سے ٹھوکر کھا کر مسیحی ہو گئے ہیں۔

یہ مقولہ خلیفہ قادیان نے باپ کی اندھی تقلید میں لکھ دیا ہے (دیکھو تحفہ گولڑویہ ص ۵)۔ ورنہ اگر ہم ان لاکھوں کا نشان پوچھیں تو شاید ایک لاکھ، بلکہ ایک ہزار، بلکہ ایک سو، بلکہ دس، بلکہ ایک بھی نہ بتا سکیں جو یہ کہے کہ اسلامی عقیدہ متعلقہ حیات مسیح کی وجہ سے میں عیسائی ہوا ہوں کیونکہ آج تک جتنے مسلمان عیسائی ہوئے ہیں وہ کسی اور وجہ سے مرتد ہوئے ہیں نہ کہ اسلامی عقیدہ کی وجہ سے۔،، اس اشتہار کا جواب ہمارے قابل نامہ نگار منشی محمد عبداللہ معمار نے دیا ہے جو درج ذیل ہے۔

اڈیٹر مرقع قادیانی)

جناب منشی محمد عبداللہ معمار لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ۱۹۳۰ء میں قادیانی جماعت نے تبلیغ مرزائیت کے ماہواری اشتہار شائع کرنے کا فیصلہ کیا تھا چنانچہ ان کی طرف سے پہلا اشتہار موسومہ ندائے ایمان ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء کو نکلا۔ اس کے اندر جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ وعدہ کیا کہ جو صاحب کچھ سوال کریں گے ان کا جواب دونگا۔ اسی بنا پر راقم الحروف نے ان کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا جو اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں خاکسار نے خلیفہ صاحب سے استفسار کیا تھا کہ آپ کے والد جناب مرزا صاحب نے اپنی تشریف آوری کی حقیقی علامت اور علت غائی، عیسائیوں کی صلیب توڑ کر عقیدہ تثلیث کو دنیا سے اٹھا دینا ،ظاہر کی تھی۔ مگر عرصہ ہوا کہ وہ فوت ہو گئے اور عیسائی اسی طرح تثلیث پرستی میں منہمک ہیں۔

اس کے متعلق باوجود وعدہ جواب کے انہوں نے خاموشی اختیار کی تو علماء قادیان نے غلط سلط جواب دے کر پیچھا چھڑانا چاہا جس کا جواب الجواب بھی اخبار اہل حدیث مورخہ ۳۰ مئی و ۱۲ جون ۱۹۳۰ء میں دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ میرا خیال تھا کہ شاید دوسرے نمبر میں خلیفہ صاحب میرے جواب کی طرف توجہ فرمائیں گے مگر اب جب کہ اشتہار نمبر۲ میں انہوں نے جواب سے اعراض کیا ہے، میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ:

بے خودی بے سبب نہیں غالب۔ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

اس تازہ اشتہار کا دو لفظی خلاصہ یہ ہے:

باوجود ہمارے نبی کریم ﷺ کو کفار نے سخت سے سخت تکالیف پہنچائیں مگر اللہ تعالی نے آپ کو آسمان پر نہیں اٹھایا۔ اس لئے حضرت عیسی کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالی نے ان کو یہود کے ہاتھوں سے بچانے کو آسمان پر اٹھالیا اور وہ اب تک زندہ ہیں، اور حضرت مسیح بحکم خدا مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں خلاف قرآن ہیں جو نادانوں نے گھڑی ہیں ان عقائد کے رکھنے سے نبی ﷺ کی ہتک ہے لہذا یہ گزری باتیں ہیں۔ وغیرہ۔ ملخص

ناظرین کرام! تحریر مرقومہ بالا گو بظاہر بڑی خوش نما معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں نہایت ہی لغو اور سراسر مغالطات سے بھری ہوئی ہے

دوستو! غور فرمایئے کہ ایک ایسا عقیدہ جس پر گزشتہ چودہ سو برس کے اندر سب دنیا کے مسلمان اعتقاد رکھتے تھے جن میں بڑے بڑے آئمہ اطہار، فقہاء کبار، محدثین ابرار، صحابہ کرام، اولیاء عظام، صوفیا خوش انجام، مجددین نیک نام، مفسرین قرآن، اور دیگر تمام خادمان اسلام وعاشقان قرآن شامل ہیں ایسے عقیدہ کو کیسے کھلم کھلا الفاظ میں گندہ، مشرکانہ، ظالمانہ، خلاف قرآن اور ہتک رسول انام قرار دیا گیا ہے۔ استغفر اللہ ایھا الناس!

أأمنتم من فی السماء ان یخسف بکم الا رض فا ذا ھی تمو ر (الملک:۱۶)

(خلیفہ صاحب نے خود ہی حقیقۃ النبوت کے صفحہ ۱۴۲ پر لکھا ہے کہ: حیات مسیح کا عقیدہ رکھنا مشرکانہ عقیدہ ہے۔ پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کی حیات پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے)

مسلمانو! خدارا انصاف سے کہو کہ اگر خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کے قول کے مطابق عقیدہ حیات مسیح واقعی گندہ مشرکانہ وغیرہ ہوتا تو کیا اللہ تعالی چودہ سو برس تک اس پر خاموشی اختیار کر کے امت محمدیہ کو ورطہء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضلالت میں ہی دبا رہنے دیتا؟ ہرگز نہیں۔ یہ خلیفہ صاحب کا اللہ تعالی پر افتراء ہے

معزز ناظرین! جب تک مرزا قادیانی حیات مسیح کے قائل تھے اس وقت تک یہی عقیدہ قادیانی معتقدوں میں عین ایمان مطابق قرآن موید اسلام اور قدرت خداوندی کا جلالی کرشمہ کہا جاتا تھا (دیکھو براہین صفحہ ۴۹۹۔۵۰۰) مگر جوں ہی مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کا فوت ہو جانا ظاہر کر کے اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دیا پہلا عقیدہ مشرکانہ گندہ خلاف قرآن ہتک رسول ﷺ شمار ہونے لگا:

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اصل حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب و مرزائی اصحاب کی یہ پرانی عادت ہے کہ ایک بات جس کو خود ہی ایک وقت نہایت صحیح اور شعار اولیاء بتاتے ہیں، دوسرے وقت میں اپنا مطلب نکالنے کو اسی بات کو نہایت ہی بری اور گندی کہہ دیتے ہیں۔ مثال کے طور ملاحظہ ہو کہ اناجیل مروجہ میں حضرت مسیح کی طرف یہ منسوب کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: میں نیک نہیں ہوں۔

اس کے متعلق ایک وقت تو مرزا صاحب نے یہ لکھا کہ:

حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بےنفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا جو کوئی ان کو نیک آدمی کہے (براہین۔ص ۱۰۴)

مگر جب عیسائیوں کا رد کرنے بیٹھے تو اسی فقرہ سے (جس کو حلم و تواضع عجز و بےنفسی کہہ کر شعار اولیاء اللہ قرار دیا تھا) یوں مستدل ہوئے:

یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چال چلن ہے۔ (ست بچن۔ص ۱۷۲)۔

حضرت مسیح کی طرف جو انجیل میں منسوب کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک فاحشہ عورت سے عطر ملوایا تھا مرزا صاحب اس پر تحریر فرماتے ہیں:

آپ (مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ....زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے ۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۷)

اس تحریر میں اس عطر ملوانے کے فعل کو خلاف پرہیزگاری اور بدچلنی وغیرہ کہا گیا ہے۔ مگر ۱۹۰۸ء میں جب ایک شخص نے مبائعین مرزا کے داڑھی منڈانے پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا:

لوگ کن بے ہودہ اعتراضوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہم باطن کو... حضرت عیسی پر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ آپ نے فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا تو انہوں نے کہا، دیکھ! تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے مگر یہ عورت آنسوؤں سے، خدا کے نزدیک خلوص شرط ہے ..درحقیقت حضرت (عیسی) نے ٹھیک فرمایا۔ (بدر۔قادیان ۴ مئی ۱۹۰۸ء)

اس عبارت میں اسی فعل کو جسے پہلے قابل مذمت قرار دیا تھا اور جس کی وجہ سے حضرت عیسی کی جدی مناسبت کنجریوں سے بتائی تھی، باعث تحسین لکھا ہے۔ اسی قسم کی بیسیوں مثالیں ان کی تحریرات میں موجود ہیں جن میں سے بہت سی رسالہ تعلیمات مرزا (مصنفہ مولانا ثناء اللہ) میں درج ہیں۔

خلیفہ صاحب! آپ کا اور ہمارا متفقہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں جیسا کہ آپ نے اپنے اشتہار کے صفحہ ۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ،

ہمارا نبی ﷺ اپنی قوت قدسیہ میں کیا ملائکہ اور کیا انسان، سب پر فضیلت لے گیا۔ (بہت خوب)

دوسری طرف یہ بھی آپ کو مسلّم ہے کہ ملائکۃ اللہ خاص کر حضرت جبریل وغیرہ ابتداء دنیا سے موجود ہیں اور آسمان پر ہیں۔ اب اگر آپ کا یہ اصول درست سمجھا جاوے کہ جو شخص زیادہ دیر زندہ رہے اور آسمان پر چلا جاوے وہ نبی ﷺ سے افضل ہو جاتا ہے تو ملائکہ کے افضل از نبی ﷺ ہونے میں کیا شک ہے؟ حالانکہ آپ اور ہم دونوں نبی ﷺ کو ملائکہ سے بہت افضل مانتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کسی کا لمبی عمر پانا یا آسمانوں پر رہنا فضیلت ذاتی پر دلیل نہیں ہے۔

اسی طرح آپ کا اور ہمارا یہ بھی متفقہ اعتقاد ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ؈ سے افضل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے والد جناب مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی بھی باوجود یہی عقیدہ رکھنے کے حضرت موسیٰ کو آسمان پر مانتے ہیں اور زندہ مانتے ہیں جیسا کہ ان کی تحریر ذیل اس پر شاہد ہے:

ان عیسی نبی اللہ کانبیاء آخرین و ان ھو الا خادم الشریعة النبی المعصوم ... ھو موسی فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الی حیاتہ و فرض علینا ان نؤمن بانہ حیّ فی السماء و لم یمت و لیس من المیتین

(نور الحق حصہ اول۔ص۵۰)

یعنی عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اس نبی معصوم جناب موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم ہے وہی موسیٰ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔

خلیفہ صاحب! فرمایئے اگر آپ کا یہ فرمان درست ہے کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اتنی مدت سے زندہ مانتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی ہتک کرتا ہے، وہ ظالم ہے، نادان ہے، مخالف قرآن ہے، تو آپ کے والد صاحب کون ہوئے؟ جلدی نہیں، ذرہ سوچ سمجھ کر جواب دینا۔

علاوہ ازیں میں یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ کسی شخص کا رتبہ اور منصب کے لحاظ سے رفیع الدرجات ہونا اور شئے ہے اور بعض اشخاص میں خصوصیات ذاتیہ کا علیحدہ علیحدہ موجود ہونا شئے دیگر است۔ اگر افضلیت کا معیار بعض شخصی خصوصیات کو قرار دیا جائے جیسا کہ آپ نے سمجھا ہے تو اس طرح کسی نبی کا دوسرے سے افضل یا بزرگ تر ثابت ہونا دشوار ہو جائے گا۔

دیکھئے حضرت آدم کو اللہ نے بغیر والدین کے پیدا کیا (تقریر دوم جنگ مقدس مرزا) اسی طرح ان کو زندگی میں جنت میں رکھا (قرآن مجید)۔ حضرت ابراہیم باوجود آگ میں ڈالے جانے کے صحیح و سلامت رہے (ضمیمہ تریاق القلوب۔ص۳) حضرت موسیٰ کا عصا سانپ بن گیا (نزول المسیح۔ص۱۲۷)۔ ایسا ہی آپ نے عصا مار کر دریا کو پھاڑ دیا (مواہب الرحمٰن۔ص۴) حضرت عیسیٰ کی والدہ کو نساء العالمین پر فضیلت دی گئی (قرآن) حضرت مسیح کو بغیر والد کے پیدا کیا (نزول المسیح۔ص۱۲۷)۔ اسی طرح حضرت مسیح کو بیماروں کے شفایاب کرنے کا معجزہ دیا گیا (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواہب الرحمٰن ۔ص ۱۷) اسی طرح حضرت عیسیٰ بن مریم کی دعا پر آسمانوں سے مائدہ نازل کیا گیا (سورۃ مائدہ) حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے (قرآن) حضرت یحیٰ بطور خرق عادت پیدا کئے گئے (مواہب الرحمان ۔ص ۷۰) بقول مرزائیاں، مرزا صاحب نے بے موسم سنگترہ پیدا کر دیا (سیرۃ المھدی از بشیر احمد ص ۴)

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب! فرمایئے یہ تمام باتیں نبی ﷺ سے کب ظہور میں آئیں۔ تو کیا نبی ﷺ میں آپ ان باتوں کے نہ ہونے سے آپ کی فضیلت کا انکار کریں گے؟ سچے ہیں تو کیجئے

اگر کہا جائے کہ ہمارے نبی ﷺ نے ایسے ایسے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہزاروں معجزات دکھائے ہیں ان پر کیا منحصر ہے۔ تو یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیجئے گا۔ سنئے! اگر حضرت مسیح چوتھے آسمان پر اٹھائے گئے تو ہمارے نبی ﷺ عرش بریں بلکہ حجاب عظمت تک تشریف لے گئے و لنعم ما قیل

اللہ اللہ عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

اسی طرح جناب کا یہ اعتراض کہ:

حضرت مسیح کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کیا کرتا تھا جیسا کہ مسلمانوں میں اس وقت عام عقیدہ ہے تو پھر اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ نعوذ باللہ من ذلک حضرت مسیح، نبی کریم ﷺ سے افضل تھے۔ (اشتہار ندائے قادیان)

یہ اعتراض بھی صریح غلط ہے

جناب بندہ! اگر کسی بزرگ کا بحکم خدا مردہ کو زندہ کرنا وجہ فضیلت علی سید المرسلین قرار دینا درست ہے تو آپ کے والد صاحب پرلے سرے کے نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والے تھے جنہوں نے لکھا ہے کہ:

یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح بن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل ترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں لے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔

(ازالہ اوہام حاشیہ۔ص ۳۰۸۔۳۰۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ صاحب! اگر آپ کا یہ قول درست ہے تو جو شخص ایک مردے کو زندہ کر دے وہ نبی کریم ﷺ سے افضل ہو جاتا ہے تو الیسع کی لاش کے چھونے سے، ہاں ہاں (بقول مرزا صاحب) ایک مکروہ اور قابل نفرت عمل ترب، کی برکت سے جو مردہ زندہ ہو گیا بتلایئے اور ایمان سے بتلایئے کہ اس بے جان لوتھڑے، کے حضرت محمد ﷺ سے افضل ہونے میں کیا شک ہے اور آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

بالآخر میں ان تمام باتوں (جن پر آپ نے اعتراض کئے ہیں یعنی کسی کا آسمان پر چڑھنا اور دیر تک زندہ رہنا، اور کسی کا مردہ کو زندہ کرنا وغیرہ) کی آپ کے والد صاحب کی قلم سے تصدیق کرانے کے بعد آپ سے پوچھتا ہوں کہ مشرک گندہ نادان ظالم مخالف قرآن رسول اللہ کی ہتک کرنے والا کون ہے؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

....

الہام مرزا قادیانی خلاف آیت قرآنی

(تحریر: مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

آیت قرآنی

اللہ لا الہ الّا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ و لا نوم (سورہ بقرہ پارہ سوم)۔

یعنی اللہ نہیں کوئی معبود مگر ایک خدا زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں پکڑتی اللہ کو اونگھ اور نیند

عیسویت ۔ بائیبل کے حوالے

اخبار فاروق قادیان ۷۔ اپریل ۱۹۳۰ء صفحہ ۷ پر ایک مضمون عیسائی مشن کی تردید میں بعنوان:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا خدا اور عیسائیوں کا خدا،

جناب مولوی محمد یعقوب احمدی مولوی فاضل آف قادیان کی طرف سے چھپا ہے اس میں لکھا ہے :

خدا سو جاتا ہے:

بائیبل کا خدا غلبہ نیند کی وجہ سے بہت دفعہ سو بھی جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے:

میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا اور ہر غمگین روح کو سیر کیا۔اس پر میں جاگا اور نگاہ کی اور میری نیند مجھے میٹھی معلوم ہوئی (یرمیاہ:۳۱ آیت ۲۵۔۲۶)

For I have satiated the weary soul, and I have replenished every sorrowful soul. Upon this I awaked, and beheld; and my sleep was sweet unto me (Jeremiah 31:25-26)

حضرت داؤد دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بیدار ہو، کیوں سو رہتا ہے تو اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک مت کر۔(زبور باب ۴۴، آیت ۲۳)

Awake , why sleepest thou, O lord? arise, cast us not off for ever. (Psalms 44: 23)

اے میرے خدا اے میرے رب اٹھ اور میرے انصاف کے لئے اور میرے فیصلے کے لئے جاگ ۔(زبور باب ۳۵، آیت ۲۳)

Stir up thyself, and awake to my judgement , even unto my cause, my God and my Lord. (Psalms 35:23)

اے خداوند اپنے قہر میں اٹھ اور میرے دشمنوں کو جوش وخروش کی مخالفت میں اپنے تئیں بلند کر اور میرے لئے جاگتا رہ۔(زبور باب ۷ آیت ۶)

Arise, O Lord, in thine anger, lift up thyself because of the rage of mine enemies: and awake for me to the judgement that thou hast commanded . (Psalms 7 : 6)

اے خداوند میرا کچھ گناہ اور تقصیر نہیں وہ دوڑتے ہیں اور آپ کو طیار کرتے ہیں پر میرے کسی قصور کے سبب نہیں تو مجھ سے ملنے کے لئے جاگ اور دیکھ۔پس اے خداوند رب الافواج اسرائیل کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خدا ساری قوموں کا حال تجویز کرنے کے لئے جاگ۔(زبور باب ۵۹ آیت ۴،۵)۔

They run and prepare themselves without my fault: awake to help me, and behold. Thou therefore, O Lord God of hosts, the God of Israel, awake to visit all the heathen: be not merciful to any wicked transgressors. Selah. (Psalms 59:4-5)

جاگنے والے کے خواب کی مانند اے خداوند جب تو جاگے گا تو ان کی صورت کو حقیر جانے گا۔

(زبور باب ۷۳۔آیت ۲۰)۔

As a dream when one awaketh; so, O Lord, when thou awakest,
thou shalt despise their image. (Psalms 73:20)

مرزائیت

الہام مرزا صاحب قادیانی:

اخبار بدر قادیان ۶ فروری ۱۹۰۳ صفحہ ۲۳،الحکم جلد ۷ نمبر ۵ صفحہ ۱۶،البشری۔جلد ۲ صفحہ ۹۷ پر ہے :

۳ فروری ۱۹۰۳ء اصلی و اصوم اسهر و انام و اجعل لك انوار القدوم و اعطيك ما يدوم ان الله مع الذين اتقوا

(میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا اور سوتا ہوں۔اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوی اختیار کرتے ہیں)

نوٹ: قرآن لا تاخذه سنة و لا نوم فرما کر اس لغو عقیدہ کی تردید کرتا ہے

مرزا صاحب کا فتوی:

میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔

(تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۵)

ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوئے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔(چشمہ معرفت۔ص ۲۲۲)

نتیجہ: مرزائیو! بتاؤ مرزا صاحب کے الہامات صحیح ہیں یا غلط۔حبیب اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلا عریضہ بخدمت خلیفہ قادیانی

جناب میاں (محمود احمد) صاحب!

آپ نے اپنے ٹریکٹ ندائے ایمان نمبر ا کے صفحہ ۴ میں فرمایا ہے:

جو سوالات کسی کے نزدیک حل طلب ہوں تو وہ ہم کو اطلاع دیں ہم حل کریں گے۔

لہذا برائے مہربانی میرے مفصلہ ذیل سوال حل کر دیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو درثمین، حقیقۃ الوحی اور ازالہ اوہام حصہ اول میں مثیل آدم، مسیح موسی ابراہیم داؤد اور یعقوب فرمایا ہے۔ جب تک کسی شخص کے اوصاف اور زندگانی کے واقعات اور حالات مطابق نہ ہوں، وہ مثیل ہونے کا اہل نہیں ہو سکتا۔ لہذا اگر اس اصول کے مطابق حضرت مرزا صاحب کی پیدائش اور زندگانی کے حالات کا مقابلہ مندرجہ بالا نبیوں سے کیا جائے تو واقعات مرزا صاحب کی تحریر کے برعکس ثابت ہوتے ہیں۔

مثلاً قرآن میں ارشاد ہے کہ حضرت آدمؑ مع اپنی زوجہ جنت میں داخل کئے گئے اور وہاں سے نکالے گئے۔

اسی طرح حضرت یعقوبؑ کے فرزند ارجمند حضرت یوسفؑ میں جدائی ہوئی جس سے حضرت یعقوبؑ کی بصارت جاتی رہی اور یوسفؑ نے اپنے والد کو اپنے پاس بلایا تھا۔

اور حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ اپنے والد کے عقاید سے بے زار ہو کر ہجرت کر گئے تھے۔

اور خدا نے حضرت داؤدؑ کے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا اور پہاڑ ان کے ساتھ سورج ڈوبے اور سورج نکلتے تسبیح کہتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن مرزا غلام احمد صاحب نہ جنت میں بمعیت اپنی حرم داخل کئے گئے،

نہ ان کی کسی فرزند سے جدائی ہوئی،

اور نہ مرزا صاحب بغیر باپ کے پیدا ہوئے،

اور نہ جناب نے ابراہیم کی طرح اپنے وطن سے ہجرت کی،

اور نہ کوئی پہاڑ ان کے ماتحت مسخر کیا گیا۔

لہذا اس مقابلہ سے مرزا صاحب اپنے دعوی میں فیل ثابت ہوتے ہیں۔پس جناب یہ معمہ حل کریں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو مثیل ان انبیاء کا کیوں کہا۔

حافظ فضل الرحمٰن کلرک ریلوے لالہ موسی

....

مرقع قادیانی

مدیر مسؤل ابوالوفا ثناءاللہ

جلد ۳ نمبر ۳

جون ۱۹۳۱ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاعون مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی ہر واقعہ قدرت سے ذاتی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ ۱۸۹۶ء میں بمقام بمبئی طاعون کا ظہور ہوا، تو بعد غور وفکر آپ نے اعلان کیا کہ یہ طاعون میرے انکار کی وجہ سے خدا نے بطور عذاب دنیا میں بھیجا ہے۔

پھر لکھا کہ جہاں ایک بھی راست باز ہوگا، وہاں طاعون نہ ہوگا۔

اس کے بعد طاعون کا ظہور صوبہ پنجاب میں ہوا، تو آپ نے قادیان کی حفاظت کا الہام شائع کیا۔

جب قادیان پر بھی طاعون کا حملہ زور سے ہوا، تو آپ نے مکان چھوڑ کر باغ میں جا ڈیرہ لگایا۔

غرض جو درجہ بھی آپ نے اختیار کیا، اسی میں خدا نے آپ کو فیل کیا۔ اس لئے ہم نے سمجھا تھا کہ اب جماعت مرزائیہ طاعون کا نام نہ لے گی۔ لیکن مرزائی اور خموشی۔ ضدان مفتر قا ن ایّ تفر ق ۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ آج ہم بھی طاعون مرزا کے عنوان سے ایک مضمون حوالہ قلم کریں

مجمل تردید۔ مرزا صاحب اور مرزائیوں کا دعوی تھا، اور ہے:

> طاعون دنیا میں اس لئے آئی کہ خدا کے مسیح موعود (مرزا) کا نام کافر دجال رکھا گیا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول (مرزا) کو بغیر گواہی چھوڑ دے۔
>
> (دافع البلاء ص ۸۔ ریویو آف ریلی جنز۔ اپریل ۱۹۳۱ء ص ۶)

اس کا مجمل جواب یہ ہے کہ طاعون سب سے پہلے بمبئی میں نمودار ہوا جہاں مرزا غلام احمد صاحب کو شائد کسی نے سنا بھی نہ ہو۔ اور دجال کافر وغیرہ کہنا تو کجا۔ پھر آج ہندوستان خصوصاً بمبئی اور پنجاب میں طاعون کا نام ونشان نہیں، تو کیا مرزا صاحب قادیانی کا مکذب اور منکر کوئی نہیں رہا۔ اس کا جواب مرقع قادیانی کا وجود ہی دے رہا ہے۔

فلسفی سوال: قادیانی دوستو! علت تامہ سے پہلے معلول کا ہونا اور علت تامہ کے ہوتے ہوئے معلول کا نہ ہونا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ کا کوئی اصول ہے؟ الیس منکم رجل رشید

تفصیلی بحث۔ اڈیٹر صاحب ریویو نے کمال صداقت پسندی سے مرزا غلام احمد صاب کی طاعون کے متعلق سب سے پہلی پیش گوئی یہ لکھی ہے:

پہلی پیش گوئی: چنانچہ دیکھ لو کہ اس زمانہ میں جب کہ پنجاب و ہندوستان میں طاعون کا کہیں نام و نشان تک نظر نہ آتا تھا اور ہمارے ملک کے اکثر باشندے مرض طاعون کا محض نام تک جاننے سے بھی ناواقف و بے خبر تھے۔ قریباً ۲۵ برس پیشتر خدائے عالم الغیب نے براہین احمدیہ میں یہ خبر اپنے مامور کے ذریعہ سے دنیا کے کانوں تک پہنچائی

الامراض تشاع و النفوس تضاع

کہ زمانہ آنے والا ہے کہ امراض پھیلیں گی اور بہت جانیں تلف ہوں گی۔ اب تم خوب غور کر کے دیکھ لو کہ یہ الہی کلام اپنے پر ہیبت نشانوں کے ساتھ کس شوکت و شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوئی اور پھر کس طرح کروڑوں نفوس کو لقمہ اجل بناتی ہوئی اس کے مسیح کی صداقت دنیا پر واضح کر گئی ۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ اپریل ۱۹۳۱ء ص ۱۱)

جواب۔ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت عیسی کا کلام نقل کیا ہے کہ زلزلے ہوں گے یہ ہوگا، اور وہ ہوگا۔ پھر اس پر مذاق اڑایا ہے کہ یہ بھی کوئی پیش گوئی ہے کہ زلزلے آئیں گے۔ کیا زلزلے دنیا میں آتے نہیں۔ ہمیشہ آتے ہیں۔ (ازالہ اوہام)۔

ہم بھی اڈیٹر ریویو کو کہتے ہیں کہ یہ کیا پیش گوئی ہے کہ بیماریاں ہوں گی۔

کیا بیماریاں ہوتی نہیں، ہمیشہ ہوتی ہیں۔ پھر اس میں کمال کیا ہوا۔

اسی طرح دوسری تیسری چوتھی اور پانچویں بھی مہملات جمع کر کے ریویو نے مرزا صاحب کا ایک اشتہار نقل کیا ہے جو یہ ہے:

ایک اور ضروری امر ہے جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں اس کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے۔ مگر میرا فرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس کو نوع انسانی کی ہم دردی کے لئے ظاہر کروں۔ اور وہ یہ ہے کہ

آج ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے میں نے خواب دیکھا کہ خدا تعالی کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا، یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انہ آوی القریۃ

یعنی جب تک دلوں کی وباء معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہ ہوگی۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ اپریل ۱۹۳۱ء ص ۱۴)

مرقع۔ اس اشتہار کے دو حصے ہیں۔ ایک پنجاب میں طاعون پھیلنے کی خبر، دوم قریہ، قادیان، کی حفاظت

نوٹ۔ مرزا غلام احمد صاحب اور اڈیٹر ریویو نے اس عبارت میں جس خیانت مجرمانہ سے کام لیا ہے اس کا اظہار کرنا ضروری ہے

الہام کے عربی الفاظ میں جو انہ آوی القریۃ ہے اس کا ترجمہ بھی نہیں کیا کیونکہ اس پر سخت زد پڑتی ہے۔ لہذا ہم بتاتے ہیں اس کا ترجمہ ہے۔

تحقیق خدا نے اس بستی، قادیان، کو حفاظت میں لے لیا ہے۔

عام وبا کی پیش گوئی کی بنا تو ڈاکٹروں کا اعلان تھا کہ طاعون متعدی بیماری ہے۔ بمبئی کے بعد پنجاب میں سب سے پہلے پھگواڑہ ضلع جالندھر میں طاعون نمودار ہوا تھا۔ مرزا جی نے اس کو دیکھ کر ڈاکٹروں کے اعلانات سے قیاس کر لیا کہ طاعون اب پنجاب میں بھی ضرور پھیلے گا۔ یہ تو ایک قیاسی بات تھی۔ ہاں قادیان کی حفاظت کی بابت جو کچھ مرزا غلام احمد صاحب نے اعجاز نمائی کا دعوی کیا تھا وہ ان کی طرف مولوی عبدالکریم (امام نماز مرزا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مندرجہ ذیل الفاظ میں بتایا تھا:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود خدائے حکیم و علیم و قدیر کی وحی انہ آوی القریۃ کی بنا پر ساری دنیا کے طبیبوں فلسفیوں میٹریلسٹوں کو کھول کر سناتا ہے کہ قادیان یقیناً اس پراگندگی، تفرقہ، جزع فزع اور موت الکلاب اور تباہی سے محفوظ رہے گا اور بالضرور محفوظ رہے گا۔ مسیح موعود (مرزا) نے اپنی راستی اور شفاعت کبری کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ وغیرہ ۔(الحکم قادیان ۱۰۔اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱)

ناظرین! آپ لوگ منتظر ہوں گے کہ اتنے بڑے متحدیانہ دعوی کا انجام کیا ہوا۔ وہ بھی ہم آپ کو سناتے ہیں

مرزا صاحب متوفی کا چچازاد بھائی مرزا نظام الدین امرتسر میں ایک دفعہ ملے۔ میں نے پوچھا مرزا جی! قادیان کا کیا حال ہے؟

مرزا نظام الدین، مرزا صاحب مسیح قادیان کے مرید نہ تھے۔ بولے کہ

مولوی جی! قصبہ قادیان تباہ ہو گیا۔ جس وقت (مرزا غلام، احمد) نے قادیان میں طاعون نہ ہونے بابت پیش گوئی کی تھی ہم اسی وقت جان گئے تھے کہ اب ہماری خیر نہیں۔ خدا اس کو جھوٹا کرنے کیلئے ضرور ہم پر طاعون بھیجے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا سینکڑوں آدمی طاعون کی نذر ہو گئے۔

یہ بیان تو غیر کا ہے، ممکن ہے کسی مرید مرزا قادیانی کو اس کی تسلیم میں مجال کلام ہو۔ اس لئے ہم خود مرزا جی سے شہادت دلواتے ہیں۔ مرزا صاحب، ہاں مسیح موعود، ہاں مہدی معہود، ہاں ملہم ربانی جناب مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار رہا۔

(حقیقۃ الوحی ۔ص ۸۴)

ناظرین! زور کا طاعون ملاحظہ ہو۔ یہ ہے نتیجہ اس تحدی کا جو قادیان میں طاعون نہ ہونے کی بابت کی گئی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ان کی ساری شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

بے حیائی تیرا آسرا: باوجود اس اقرار مرزا اور زور طاعون کے حاشیہ نشین اڈیٹر البدر نے لکھا تھا:

قادیان میں طاعون حضرت مسیح (مرزا غلام احمد) کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کر رہی ہے۔

(بدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء)

سچ ہے : جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

....

سکھوں اور مرزائیوں کی بہادری

تشا بهت قلو بهم

کسی سکھ نے ایک فرنگن کو ناحق قتل کر دیا تھا۔ سکھ لیگ میں اس پر بجائے نفرت کے قاتل کی تعریف کی گئی۔ اس پر الفضل قادیان نے ایک واجبی شکایتی نوٹ لکھا:

سکھوں کی بہادری کی مثال: عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سکھ ایک بہادر قوم ہے حالانکہ یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ سکھوں کے اندر وحشت، عاقبت (نا) اندیشی اور اکھڑ پن تو ضرور ہے مگر حقیقی شجاعت و بسالت قطعاً نہیں۔ اس کا تازہ ثبوت سنیئے۔

پچھلے دنوں ایک ظالم اور نامرد سکھ سجن سنگھ نامی نے ایک بے گناہ عورت مسز کرٹس کو بلا وجہ نہایت ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنگ دلی اور خونخواری سے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کے دو ننھے ننھے بچوں کو نہایت بے دردی کے ساتھ زخمی کر دیا تھا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ سکھ قوم اس امر پر اظہار افسوس کرتی اور ندامت محسوس کرتی کہ اس سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایسی بزدلی کا ثبوت دیا ہے مگر سکھ لیگ کے اجلاس میں اس نابکار کی بہادری کے اعتراف میں ریزولیوشن پاس کر کے ثابت کر دیا گیا ہے کہ سکھ من حیث القوم بہادری اور شجاعت کے حقیقی مفہوم سے بھی نا آشنا ہیں۔ چہ جائے کہ یہ صفات عالیہ ان کے اندر موجود ہوں کیونکہ بہادر آدمی کا ایسے بزدلانہ اور بہیمانہ حملہ کی تعریف کرنا تو درکنار اس کی مذمت سے بھی باز نہیں رہ سکتا۔

(الفضل ۱۴۔اپریل ۱۹۳۱ء ص ۴)

مرقع۔ ہم بھی سکھوں کے اس فعل کو انہی الفاظ میں ذکر کیے جانے کے قابل جانتے ہیں جن میں الفضل نے کیا ہے۔ مگر ساتھ اس کے ہم قادیانی جماعت کو الفضل ہی کے الفاظ میں اس پر بھی توجہ دلاتے ہیں وہ غور سے سنے کہ :

پچھلے دنوں ایک ظالم محمد علی مرزائی نے حاجی محمد حسین بٹالوی کو بلا وجہ نہایت ہی سنگ دلی اور خون خواری سے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کے ننھے ننھے بچوں کو یتیم کر دیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ قادیانی جماعت اس پر اظہار افسوس کرتی اور ندامت سے سر جھکاتی، مگر اس نے الٹا اس خونی کی یہ عزت کی کہ اس کی تصویر شائع اور اس کا نام مجاہد رکھا۔ اس کے مقدمہ کی پیروی ہائی کورٹ تک کی۔ جب وہاں بھی اس کی سزائے پھانسی بحال رہی تو پریوی کونسل لندن میں ہزاروں کے خرچ سے اپیل دائر کی۔

یہ ہے قادیانی جماعت کا من حیث القوم انصاف شجاعت اور دیانت کا ثبوت

قادیانی ممبرو! ہمارا سوال بجا ہے یا بے جا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسوف مرزا

(مرقع نمبر۲ میں (جو مجھے تا حال نہیں ملا۔ بہاء) کسوف مرزا کے عنوان سے سلسلہ معمار یہ شروع ہوا ہے جس میں رمضانی کسوف وخسوف والی روایت پر بحث کی گئی ہے آج اس سلسلہ کا دوسرا نمبر ہے۔ مرقع نمبر۲ میں اس روایت پر روایتی حیثیت سے بحث ہوئی ہے۔ آج پانچویں دلیل سے اس کے معنی اور تشریح پر بحث ہوتی ہے۔ مدیر مرقع)

منشی محمد عبداللہ معمار لکھتے ہیں:

پانچویں وجہ

مرزا غلام احمد صاحب کی روایت کسوف وخسوف کا مصداق نہ ہونے کی پانچویں وجہ یہ ہے کہ ان کا دعوی ظلی محمد ہونے کا تھا جیسا کہ لکھا ہے:

جب قوم نے کہا کہ یہ تو عمداً وحی کا دعوی کرتا ہے۔ میں نے تعجب کیا کہ میں تو رسول اللہ ﷺ کا ظل ہوں۔(اعجاز احمدی۔ص ۷۱)

اور ظل کبھی اپنے اصل سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا جیسا کہ خود ان کو بھی مسلّم ہے کہ:

سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہوسکتا ہے پس وہ روشنی جو اس (رسول اللہ ﷺ) میں ہے وہ مجھ میں چمک رہی ہے(حوالہ مذکور)

اس کی مزید تشریح ان کے بیٹے مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی عبارت ذیل میں یوں مرقوم ہے:

اگر ایک صفت کی نفی آنحضرت ﷺ سے کی جائے تو ساتھ ہی اس کی نفی حضرت مسیح موعود (مرزا) سے ہوجائے گی کیونکہ جو چیز چشمہ میں نہیں وہ گلاس میں کہاں آسکتی ہے۔ (القول الفصل۔ص ۲۹)

اسی کی تائید مرزا غلام احمد صاحب کی اس عبارت سے ملتی ہے کہ:

جو شخص مجھ میں اور نبی ﷺ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خطبہ الہامیہ۔ص ۱۷۱)۔

اب سب عبارات سے صاف طور پر عیاں ہے کہ جو صفت یا جو نشان نبی ﷺ کے اندر تھے وہی مرزا جی کے اندر ہونے ضروری اور لابدی ہیں۔ان سے بڑھ کر نہیں۔پس اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ کیا نبی ﷺ کے وقت میں اس قسم کا خسوف کسوف ہوا تھا؟ اس کا جواب ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی مبارک میں نہیں ہوا۔ ہاں مرزا صاحب نے نہایت شوخی سے ایک مقام پر معجزہ شق القمر کو از قسم خسوف شمار کیا ہے ملاحظہ ہو ان کی مندرجہ ذیل تحریر:

اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔اب کیا تو انکار کرے گا۔(اعجاز احمدی۔ص ۷۱)

اس عبارت میں معجزہ نبوی کو از قسم خسوف کہہ کر اس کی توہین کی ہے جیسا کہ خود مرزا غلام احمد نے کہا ہے کہ:

مثلاً اگر آج شق القمر کا معجزہ ہو تو یہ ہیئت و طبعی کے ماہر اور سائینس کے دلداہ فی الفور اس کو کسوف و خسوف کے اقسام میں داخل کر کے اس کی عظمت کو کم کرنا چاہیں گے۔

(تقریر مندرجہ سالانہ رپورٹ جلسہ قادیان منعقدہ ۱۸۹۷ء ص ۱۵۷)

توہین کے علاوہ اپنی فضیلت نبی ﷺ پر ظاہر کی ہے بہر حال جب کہ بقول مرزا، نبی ﷺ کے لئے صرف چاند کو خسوف ہوا تھا تو ان کے لئے جو نبی ﷺ کے ظل ہونے کے مدعی ہیں کس طرح چاند اور سورج دونو ں کو ہو سکتا ہے

چھٹی وجہ

مرزا غلام احمد صاحب اس روایت کے اس وجہ سے بھی مصداق نہیں بن سکتے کہ جس دارقطنی کی روایت سے انہوں نے استدلال کیا ہے اس میں چاند گرہن کی تاریخ پہلی رمضان اور سورج گرہن کا منکسف ہونا نصف رمضان میں مرقوم ہے۔حالانکہ مرزا صاحب قادیانی جس گرہن کو اپنی صداقت پر شہادت آسمانی بتاتے ہیں وہ گرہن خود انہی کے قول کے مطابق چاند ۱۳ رمضان اور سورج ۲۸ رمضان کو گہن ہوا (دیکھو حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۶۔ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۴۶) یہ ان کی دلیل کس طرح ہو سکتا ہے۔مرزا جی اس کا یہ جواب دیتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان مولویوں .... نے یہ احمقانہ عذر پیش کر دیا کہ اس پیش گوئی کے یہ معنی ہیں کہ چاند کو رمضان کی پہلی رات کو گرہن لگے گا اور پندرہ تاریخ کو سورج کو گرہن ہوگا۔ لاحول ولا قوۃ۔ ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لئے۔ اے نادانو! آنکھو کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والے! ذرہ سوچو کہ حدیث میں چاند گرہن میں قمر کا لفظ آیا ہے پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا۔ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا بلکہ دو تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ پس ایک ایما ندار کے لئے یہ ایک بدیہی قرینہ ہے کہ اس جگہ پہلی رات سے مہینہ کی پہلی رات نہیں بلکہ چاند گرہن کی پہلی رات مراد ہے اگر مہینہ کی پہلی رات مراد ہوتی تو اس جگہ ہلال کا لفظ چاہیے تھا، نہ قمر کا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۴۶۔۴۷)

یہ تحریر مرزا صاحب قادیانی کی علاوہ پر از سبّ و شتم ہونے کے جو ہرگز کسی پاکباز مقدس بزرگ کی زبان سے نکلی ہوئی کہلانے کی حقدار نہیں ہے، بالکل غلط ہے کیونکہ اس روایت میں اول لیلة من رمضان ہے یعنی رمضان کی پہلی رات۔ اگر یہ مقصود ہوتا چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات، تو عبارت یوں ہوتی لاول لیلة من لیالی الخسوف۔ پس ایک مومن صاف باطن غیر متعصب کے لئے یہ ایک بدیہی دلیل ہے کہ اس جگہ پہلی رات سے از روئے روائت پیش کردہ مرزا رمضان کی رات ہے نہ کہ چاند گرہن کی راتوں سے پہلی رات۔

باقی رہا مرزا صاحب کا اعتراض جو بسبب خود غرضی ان سے ظاہر ہوا ہے بدیں وجہ غلط ہے کہ قمر چاند کا ذاتی نام ہے اور ہلال اور بدر وغیرہ سب اوصافی نام ہیں۔ اہل عرب قمر کو اس کی بعض وقتی حالتوں کی رو سے کبھی ہلال اور کبھی بدر وغیرہ کہتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہلال قمر نہیں یا بدر قمر نہیں۔ بلکہ ان کے محاورے میں ہلال (جو پہلی رات کا وصفی نام ہے) بھی قمر ہے اور بدر (جو چودھویں پندرھویں شب کے چاند کا وصفی نام ہے) بھی قمر ہے چنانچہ تاج العروس (جو لغت کی مشہور کتاب ہے) میں لکھا ہے: الهلال غرة القمر وهی اول لیلة۔ یعنی ہلال قمر کی پہلی رات ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی قرآن مجید نے بھی شروع رات سے لے کر تمام ماہ کے چاند کو (جو مختلف اوقات میں مختلف ناموں سے پکارا گیا، یعنی کبھی ہلال اور کبھی بدر) قمر کہا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں ہے:

هو الذى جعل الشمس ضياء و القمر نوراً و قدره منازل لتعلموا عدد السنين و الحساب ۔(یونس)۔

(یعنی اس ذات پاک نے سورج کو روشن اور چاند کو اجالا بنایا اور اس چاند کی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم سالوں کا شمار اور حساب کرسکو)۔

دیکھئے اس آیت میں اللہ تعالی نے سارے ماہ کے چاند کو قمر فرمایا ہے۔ اسی طرح سورہ یس میں فرمایا

و القمر قدر نا ہ منازل حتی عاد کالعر جو ن القدیم

اور قمر کی منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ چلتا چلتا اپنی پہلی حالت خشک ٹہنی کی مانند ہو جاتا ہے

اس جگہ بھی اللہ تعالی نے تمام ماہ کے چاند کو قمر فرمایا ہے۔ پس مرزا صاحب کا یہ اعتراض کہ پہلی شب کے چاند کو عرب قمر نہیں کہتے محض مطلب پرستی ہے۔ لغت عرب اور قرآن کریم سے تو مرزا صاحب کے مقلد شاید نہ مانیں کیونکہ یہ تو مرزا صاحب کا منہ دیکھتے ہیں ان کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ قرآن کی کچھ وقعت نہیں الّا اس صورت میں کہ مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف نہ ہو۔ اس لئے میں انہی کے گھر سے خود مرزا کے فرزند میاں محمود احمد کی تحریر پیش کرتا ہوں جو اس معاملہ میں فیصلہ کن ہے وہ یہ ہے:

خدا تعالی رسول کریم ﷺ کے اندار تام اور دشمنوں پر غلبہ کے متعلق قمر کو پیش کرتا ہے اور قمر کا وجود بعض پیش گوئیوں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی)... کا وجود ہے۔ آپ کو بدر بھی کہا گیا مگر بدر بھی قمر کا نام ہے۔ قمر بدر نہیں ہوتا لیکن بدر ضرور قمر ہوتا ہے اسی طرح قمر ہلال نہیں ہوتا مگر ہلال ضرور قمر ہوتا ہے کیونکہ چاند کا عام نام ہے خواہ چاند پہلے دن کا ہو یا دوسرے دن کا یا تیسرے چوتھے دن کا خواہ چودھویں دن کا خواہ چھبیسویں یا ستائیسویں دن کا، چاند بعض کیفیتوں کے لحاظ سے ہلال کہلاتا ہے۔

(درس قرآن تفسیر سورۃ مدثر مندرجہ اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۸ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کی اس عبارت سے یہ امر بالکل واضح ہوگیا کہ پہلی رات کے چاند کو قمر کہنا بالکل صحیح ہے۔ پس مرزا صاحب کی یہ دلیل کہ، پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں کہا جاتا، نہ صرف گاؤ خورد ہی ہوگئی بلکہ اس سے ان کا پرلے سرے کا غیر صادق مطلب پرست مغالطہ دہ ہونا ثابت ہوگیا الحمد لله على ذلك

بھائیو! مرزا صاحب کے غیر صادق ہونے پر یہی بات کافی ہے کہ وہ باوجود یہ اعتقاد رکھنے کے کہ پہلی رات کے چاند کو قمر کہنے والا نادان اندھا احمق ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷) خود ہی ایسی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں فقرہ تنخسف القمر لا ول ليلة من ر مضا ن (ماہ رمضان کی پہلی رات چاند گرہن ہوگا) موجود ہے اگر وہ راست باز ہوتے تو حسب اعتقاد خود ایسی روایت کو دیکھتے ہی جھوٹی کہہ دیتے لیکن بجائے اس کے انہوں نے نہایت ہی غلط سلط تاویلوں سے نہ صرف اس روایت کو صحیح بلکہ حدیث رسول ہی ٹھہرا دیا بلکہ اس کو بڑے زور شور سے اپنے لئے پیش گوئی بتایا

آہ کس قدر قابل شرم فعل ہے کہ وہ شخص جو اپنے مخالفین سے بوقت بحث دلیل طلب کرتے ہوئے یہ کہے: اے بھلے مانس کیا دلیل اس بات کا نام ہے کہ جس چیز کو آپ نہ مانیں وہی نہ ماننا دلیل سمجھا جائے...دلیل تو وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات ایسے بدیہی الثبوت ہوں جو فریقین کو ماننے پڑیں۔

(شحنۂ حق۔ص ۱۰۱)

وہ خود اس قسم کی کمزور دلائل سے اپنی سچائی منوائے اور جو معقول پسند اس سے انکاری ہو اس کو:

رئیس الدجالیں، پلید، احمق، نعا ل لعن الله الف الف مرة (ان پر خدا کی لعنت کی دس لاکھ جوتیاں)

نادان اندھے اسلام کے عار مولوی، جاہل، بدذات، خبیث دشمنان خدا ورسول، یہودی، بے ایمان نابکار۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۴۶ تا ۵۲)

کہہ کر اپنے مسیحی اخلاق کا ایسا واضح ثبوت پیش کرے جس پر ایک ثالث بالخیر کے منہ سے بے ساختہ نکل جائے

تو گوئی تا قیامت زشت روئی

برو ختم است بر یوسف نکوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخلاف اس کے ہماری دریا دلی ملاحظہ ہو کہ ہم اس پر ذرہ بھر رنجیدہ نہیں بلکہ خوش ہیں، کیوں؟ کہ ان کی سخت کلامی ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ علماء اسلام کے مقابلہ پر بالکل بے دست و پا اور صحیح جواب سے عاری تھے۔ اور بقول خلیفہ قادیان یہ بات بالکل صحیح ہے کہ:

جب انسان دلائل سے شکست کھا کر ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔ (انوار خلافت از مرزا محمود احمد ص ۱۵)

نیز ان کی یہ سخت کلامی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ وہ ہرگز ہرگز مہدی نہیں ہیں جن کو انہوں نے خود ازالہ اوہام میں حضرت محمد ﷺ کا ہم خلق ہونا لکھا ہے۔ پس بقول مرزا صاحب قادیانی:

ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے (چشمہ معرفت۔ ص ۱)

دوسری وجہ ہماری عدم ناراضگی کی یہ ہے کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب ان کو خدا نے فرمایا تھا کہ

يا احمد فاضت الرحمة على شفتيك (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶)

(اے غلام احمد رحمت تیرے ہونٹوں پر جاری ہے)

اس لئے وہ ان قدرتی رحمت کے چشموں کو جو ان کی زبان پر جاری تھے نہ روکنے پر مجبور تصور کئے جائیں گے۔

الغرض مرزا صاحب کی سخت زبانی ان کے منصب جلیلہ کے جس کے وہ مدعی تھے سخت خلاف ہے جو اس پر صریح دلیل ہے کہ وہ فی الحقیقت خدا کی طرف سے کسی عہدہ پر فائز نہیں تھے

ساتویں وجہ

مرزا صاحب کے اس روایت دار قطنی کا مصداق نہ ہونے کی ساتویں وجہ یہ ہے کہ اس روایت میں مہدی موعود کے وقت ہونے والے چاند گرہن کی تاریخ جیسا کہ اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے رمضان شریف کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن کی تاریخ پندرہ رمضان ہے جیسا کہ الفاظ روایت تنکسف الشمس فی النصف منه میں مرقوم ہے بخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب جس سورج گرہن کو پیش کرتے ہیں وہ ۲۸ رمضان کو ہوا تھا پس وہ اس دلیل سے تمسک کرنے میں صادق نہیں گنے جاویں گے۔ باقی رہا مرزا جی کا یہ تاویل کرنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے (۲۶) خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لئے ۱۳، ۱۴، ۱۵ اور سورج کے لئے ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں سو پیشگوئی (مندرجہ دار قطنی) کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ نظام اس روز ٹوٹ جائے گا جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷)

سو اس کے جواب میں ہمیں زیادہ قیل وقال کی ضرورت نہیں الفاظ روایت سامنے ہیں جو یہ ہیں: ینخسف القمر لا ول لیلة من ر مضا ن و تنکسف الشمس فی النصف منه
رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہنا اور اس کے نصف میں سورج گرہن ہوگا۔

پس مرزا غلام احمد صاحب کا نصف رمضان سے سورج گرہن کے ایام درمیانی یوم مراد لینا صریح عربیت کے خلاف ہے۔ کوئی عربی جاننے والا منصف مزاج ان من گھڑت معانی کو درست نہیں کہے گا۔ نصف منه سے سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن مراد لینا بچند وجوہ غلط ہے۔

اول یہ کہ منه کی ضمیر واحد مذکر رمضان کی طرف پھرتی ہے ایا م کی طرف ہوتی تو منها ہوتی کیونکہ ایام جمع کا صیغہ ہے۔ اہل علم حضرات غور فرمائیں روایت میں صاف لفظ نصف منه موجود ہے جو واحد مذکر کی طرف راجع ہے اور کلام سابق میں اس کا مرجع رمضان موجود ہے۔ اب کون اپنے دماغ میں بھس بھرے بیٹھا ہے جو خواہ مخواہ زبان عربی کو چھوڑ کر اس طرح کے غلط معانی کو قبول کر کے اپنے انصاف وایمان کے گلے پر الٹی چھری چلائے گا۔

دوم۔ دوسری وجہ مرزا جی کے طبع زاد معانی کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ تین دنوں کا درمیانی دن، وسط، کہلاتا ہے نصف نہیں کہلاتا حالانکہ روایت مذکور میں نصف ہے۔ باقی رہا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ خدا نے قدیم سے ...سورج گرہن کے لئے ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ تاریخیں مقرر کی ہیں۔ پیش گوئی کا یہ مطلب نہیں کہ یہ نظام اس دن ٹوٹ جائے گا

اس کا جواب تو خود روایت میں موجود ہے کہ وہ کسوف خسوف ایسے ہوں گے کہ جب سے آسمان وزمین بنے ہیں نہیں ہوئے۔ پس اس، نہیں ہوئے، کو سامنے رکھ کر معنی کرنے ہیں، جو ہم نے کئے، اور جو آپ نے کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ تو دنیا کی پیدائش کے بعد کئی دفعہ ہو چکے ہیں۔

خود ہی جس موضوع قول کو ہیرا پھیری سے سچ مچ حضرت رسول اللہ ﷺ کی حدیث بنایا اسی کی باتوں کو خلاف نیچر قرار دے رہے ہیں۔ کیوں جناب! حدیث سے بڑھ کر اور کون سا امر (یا؟) ثبوت ہوگا جس کو مرزا جی دلیل استقرائی کے خلاف تسلیم کریں گے۔ ہاں قانون قدرت تو قدیم سے یہ بھی ہے کہ بچہ ہمیشہ ماں باپ دونوں کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے مگر مرزا غلام احمد صاحب تو حضرت عیسی کو بلا باپ تسلیم کرتے ہیں دیکھو تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳، ۶۸۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۳۔ خاص کر الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء کی مندرجہ ذیل عبارت تو واقعی قابل تعریف ہے

> ہمارا ایمان اور اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے۔ اللہ تعالی کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعوی کرتا ہے کہ اس کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہے

مرزائی دوستو! کیا اللہ تعالی کو پندرھویں شب سورج گرہن کرنے کی طاقت نہیں ہے؟ اگر جواب ہو کہ، ہے، تو ایک ممکن الوقوع بات کو قانون نیچر کی آڑ میں قبول نہ کرنا، پھر لطف یہ کہ وہ امر بقول خود حدیث رسول میں مرقوم ہو۔ بھائیو! جب شق القمر ہونا خود مرزا صاحب کے نزدیک درست ہے اور چاند دو ٹکڑے ہونے سے نظام فلکی میں کوئی حرج نہیں ہوسکتا تو پندرھویں شب میں سورج گرہن ہونے سے کس طرح ہوگا۔

معجزہ شق القمر کے متعلق جو تقریر مرزا غلام احمد صاحب کی رپورٹ جلسہ قادیانی منعقدہ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۸۸ تا ۹۸ تک چھپی ہے وہ اس لائق ہے کہ ساری اس جگہ نقل کی جائے کیونکہ اس میں نظام فلکی وقانون نیچر کی آڑ میں امور خارق عادت سے انکار کرنے والوں کی خوب دھجیاں اڑائی ہیں۔ مگر میں بطور اختصار چند سطریں اس جگہ نقل کرتا ہوں جو یہ ہیں:

> بعض نادان شق القمر کے معجزہ پر قانون قدرت کی آڑ میں چھپ کر اعتراض کرتے ہیں (جیسا کہ خود مرزا نے اسی قانون قدرت کی آڑ میں ۱۵ ویں تاریخ گرہن ہونا نظام فلکی کے خلاف کہا ہے) لیکن ان کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تعالی کی قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کرسکتے۔ آہ! ایک وقت تو وہ منہ سے خدا بولتے ہیں لیکن دوسرے وقت چہ جائیکہ ان کے دل، ان کی روح خدائے تعالی کی عظیم الشان اور ورا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ءالوراء قدرتوں کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں اسے مطلق بھول جاتے ہیں اگر خدا کی ہستی اور بساط یہی ہے کہ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ہمارے ہی خیالات اور اندازہ تک محدود ہو جائیں (جیسا کہ مرزا سورج گرہن کے لئے ۲۷۔۲۸۔۲۹ تاریخیں اور چاند گرہن کے لئے ۱۳،۱۴،۱۵ تاریخیں معین کر کے اس کے خلاف کو گدھا پن اور احمقیت کہتے ہوئے قانون قدرت کی آڑ لیتے ہیں) تو پھر دعا کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن نہیں میں (مرزا) تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالی کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا انسان جو یہ دعوی کرے وہ خدا کا منکر ہے لیکن کس قدر واویلا ہے اس نادان پر جو اللہ تعالی کو لا محدود قدرتوں کا مالک سمجھ کر بھی یہ کہے کہ شق القمر کا معجزہ قانون قدرت کے خلاف ہے (یا پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور نصف ماہ کو سورج گرہن ہونا نظام قدرت کے خلاف ہے) سمجھ لو کہ ایسا آدمی فکر سلیم اور دور اندیش دل سے بہرہ مند نہیں ۔خوب یاد رکھو کہ کبھی قانون قدرت پر بھروسہ نہ کر لو۔ یعنی کہیں قانون قدرت کی حد نہ ٹھہرا لو، کہ بس خدا کی خدائی کا سارا راز یہی ہے۔ پھر تو سارا تار پود کھل گیا۔ نہیں اس قسم کی دلیری اور جسارت نہ کرنی چاہیے (جناب! آپ نے کسوف خسوف کے متعلق اس پر عمل کیوں نہ کیا) جو انسان کو عبودیت کے درجہ سے گرا دے جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایسی بے وقوفی اور حماقت کرنا خدا کی قدرتوں کو محصور اور محدود کرنا کسی مومن سے نہیں ہو سکتی (پھر آپ کیا ہوئے) امام فخر الدین رازی کا یہ قول بہت درست ہے کہ جو شخص خدا تعالی کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بے وقوف ہے۔ دیکھو نطفہ سے اللہ تعالی نے انسان کو پیدا کیا۔ یہ لفظ کہہ دینے آسان اور بالکل آسان ہیں۔ اور یہ ایک معمولی سی بات نظر آتی ہے مگر یہ ایک سر اور راز ہے کہ ایک قطرہ آب سے انسان پیدا کرتا ہے اور اس میں اس قسم کے قوے رکھ دیتا ہے۔ کیا کسی عقل کی طاقت ہے کہ وہ اس کنہ اور کیفیت تک پہنچے ...اسی طرح ایک ایک ذرہ خدا تعالی کے تابع ہے۔ اللہ تعالی اس پر قادر ہے کہ یہ ظاہر نظام بھی اسی طرح رہے اور ایک خارق عادت امر (پہلی رمضان کو چاند گرہن اور پندرہ کو سورج گرہن) بھی ظاہر ہو جائے۔

ناظرین کرام! کیا مذکورہ بالا تقریر کے ہوتے ہوئے بھی کسوف خسوف مندرجہ دار قطنی (بشرطیکہ واقعی حدیث نبوی ہو) کے خلاف عادت واقع ہو سکنے پر کسی دلیل کی ضرورت باقی رہتی ہے؟ ہر گز۔ (باقی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلافات مرزا

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیاں
پھر چاہتے ہو ہم سے کوئی بد گمان نہ ہو

سید محمد حسن شاہ۔توپ خانہ۔مالاکنڈ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے اختلافات اور کذبات کی نسبت بہت کچھ شائع ہو چکا ہے مگر پھر بھی ضرورت ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر اس بارے میں متواتر لکھا جائے۔جو نمایاں خدمات عالی جناب سردار اہل حدیث کے وجود مبارک سے ظہور میں آئیں وہ ان کے خطاب فاتح قادیان سے ظاہر ہیں،مگر نامہ نگاروں میں سے مرحوم ومغفور،یکے از کوہاٹ،اور منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری قابل ذکر ہیں جنہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے مرزائی ملمع کاریوں کو طشت ازبام کیا۔

کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ اللہ تعالی کا کلام صرف وہی ہوسکتا ہے جس میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔اور اگر اختلاف کا شائبہ بھی پایا جائے تو وہ خدائی کلام نہیں ہوسکتا۔برخلاف اس کے انسان کے کلام میں تناقض کا پایا جانا بمثل درخشاں نیمروز ہے بلکہ تناقض کا نہ ہونا تعجب انگیز ہے۔خدا اور انسان کے کلام میں فرق ہونے کا یہ زریں اصول خود اللہ میاں نے قرآن شریف میں مقرر فرما دیا اور یہ ہر ایک عقل مند کے نزدیک تسلیم شدہ امر ہے کہ الہامی کلام میں اختلاف کا پایا جانا اس کے غیر الہامی یا شیطانی ہونے کا کافی ثبوت ہے

اب قادیانی مسیح کے حواری غور سے سنیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر افسانہ غم ان کو سناؤں نہ سناؤں
ڈرتا ہوں کہ وہ خواب میں ڈر ڈر کے اٹھیں گے

مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

الف۔ جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا وند تعالی نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔

(تریاق القلوب۔ ص ۶۸)

ب۔ آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال ۱۳۳۵ برس لکھتا ہے جو خدائے تعالی کے الہام کے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۰۰)

الہام الف میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر میری عمر چالیس سال تھی اور الہام ب کے مطابق مرزا صاحب نے ۱۳۳۵ھ میں مرنا تھا۔ یعنی اس حساب سے مرزا صاحب کی انتہائی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے۔

پھر لکھتے ہیں: ج۔ جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی ...صدی کا سر بھی آ پہنچا (تریاق القلوب۔ ص ۶۸)

د۔ مرزا صاحب ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوئے مطلب صاف ہے کہ ۱۳۰۰ھ کے خاتمہ پر آپ کی عمر ۴۰ سال تھی اور بحوالہ د ، ۲۶ سال جمع کیئے تو عمر مبارک ۶۶ سال ہوئی۔

ہ۔ اور سنئے مرزا صاحب رقم طراز ہیں:

آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی یعنی ۶۴ سال کے قریب۔ (اعجاز احمدی ص ۳)

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوئے۔ (انجام آتھم۔ ص ۱)

و۔ مرزا صاحب نے مئی ۱۹۰۸ء میں انتقال فرمایا۔ (تحفہ شاہزادہ ویلز۔ ص ۶۲)

پس معلوم ہوا کہ جولائی ۱۸۹۶ء میں مرزا غلام احمد کی عمر ۶۴ سال تھی اور جولائی ۱۸۹۶ سے مئی ۱۹۰۸ء تک ۱۲ سال، کل ۷۶ سال ہوئی۔

اور سنئے : ز۔ قادیانی خلیفہ اول نے اپنے رسالہ نور الدین کے صفحات ۱۷۰۔۱۷۱ میں مرزا صاحب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدائش ۱۸۴۰ء لکھی ہے یہ کتاب مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہوئی

ح۔مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے

اس شمار سے مرزا صاحب کی عمر ۶۸ سال ہوئی۔

ایک اور الہام قابل شنید ہے خدائے تعالی مرزا صاحب سے فرمایا:

میں تجھے اسّی (۸۰) یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔

(تریاق القلوب)

یہ الہام تو اپنی نوعیت میں واحد اور لاثانی ہے اس میں مرزا صاحب نے علم غیب پر حاوی نہ ہونے کا عقیدہ ظاہر فرمایا ہے کیونکہ مرزائی خدا صاف لفظوں میں وعدہ نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ اسّی برس یا کچھ کم، یا کچھ زیادہ۔

کس صفائی سے کیا وصل کا تو نے انکار
اس محل پر تو زبان میں تری لکنت اچھی

پھر فرماتے ہیں: جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدے کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴، اور ۸۶ کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۹۷)

اس الہام کے ہم شکر گزار ہیں کہ آخر کار مرزا صاحب کو پھنسا ہی دیا اور ایسا پھنسایا کہ بھیگی بلی کی طرح کہیں بھاگنے کے نہ رہے۔انہوں نے اپنی عمر کا حدود اربعہ ظاہر فرما دیا، جو کہ ہماری خوش قسمتی سے اس قسم کا نہیں کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب ۴۲ سال کی عمر پا کر مرجاتے تو، کچھ کم، کی تفسیر میں آتے اور اگر ہزار سال کی عمر ہوتی تو دنیا، کچھ زیادہ، کے معانی سنتی۔اس لئے تمام قادیانیوں کو بعد آداب کے واضح ہو کہ، باقی خیریت ہے،۔

لاگ ہو تو اس ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکہ کھائیں کیا

ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ اختلاف کلام اس کے الہامی ہونے کا منافی ہے ہر کہ شک آرد کافر گردد۔اس لئے قادیانی کیمپ ایمان سے بتائے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی صحیح عمر کون سی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدار ہے ناصحو تمہیں پر تمام اب اس منصفی کا
ذرہ تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

اس صورت میں جب اختلاف روز روشن کی طرح چمک رہا ہے ہم مجبور ہیں کہ اس کا نتیجہ بھی ظاہر کریں۔ مگر چونکہ مرزا صاحب کی عمر دریافت کرنے میں ہم نے انہی کے کلام معجز نظام سے کام لیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ نتیجہ بھی آنجناب کے الفاظ میں تحریر کریں تا کہ مرزائی امت کے لئے چون وچرا کی گنجائش نہ رہے۔ وہو ھذا

ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔

(ست بچن۔ ص ۳۱)

احمدی دوستو! ہم یہ نہیں کہتے کہ تم مرزا صاحب کو نہ مانو۔ مگر

بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مرزا صاحب کے مریدو! اس خدائے پاک کو حاضر وناظر جان کر جس کے حضور میں تمہارے گرو نے کاذب کے صادق کی زندگی میں بعارضہ طاعون وہیضہ وغیرہ سے مرنے کی دعا کی تھی جو قبول بھی ہوگئی۔ سچ سچ کہو کہ کیا الہامی کلام کا یہی معیار صداقت ہے۔ کیا ہم یہ کہنے میں حق بجانب نہیں کہ جس بات کو مرزا جی نے وحی الٰہی جتا کر اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا اسی نے وقوع میں آکر ایسی تکذیب کی کہ آج تک باوجود ہاتھ پاؤں مارنے کے بھی تمام مرزائی امت اس معمہ کو حل نہ کرسکی اگر جرأت ہے تو ان رسوائے عالم الہاموں کی صحیح تفسیر پیش کرو اور اگر اس سے عاجز ہو تو ان سے انکار کردو۔ اس صورت میں نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی اور یہ شعر پڑھو

گھر میں کیا تھا جو ترا غم اسے غارت کرتا
وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرت تعمیر سو ہے

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افتراءات مرزا

مولانا ابو سعید محمد شریف قریشی ٹاہلیانوالوی، جہلمی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام اور داعیان اسلام پر جس دیدہ دلیری اور غیر دانش مندانہ جرأت سے اتہام لگائے ہیں غالباً اس قوت اور ہمت سے کسی پادری کا مقابلہ بھی نہیں کیا ہوگا۔ بلکہ محققین کی رائے یہ ہے کہ کیا ہی نہیں۔ ہاں اگر کسی وقت مجبوراً پادریوں سے دوچار ہونا پڑا بھی تو جادلھم بالتی ھی احسن کو فراموش کر دیا۔ کسی نے بے راہ روی پر توجہ دلائی، تو اس کو حرامزادہ کا خطاب دے کر انصاف کا خون کرا لیا۔ مطلب کی بات بنانے میں ارشادات نبوی ﷺ کو پس پشت ڈالنا تو کجا افتراء علی الرسول سے بھی پرہیز نہیں کیا۔ چنانچہ بذات خود مسیح موعود بننے کا خیال گذرا تو سرسید احمد خان کے خیالات کو الہامی رنگ میں پیش کر کے ابن مریم کو فوت شدہ بیان کیا، اور نزول ابن مریم کو صحیح تسلیم کر کے نزول غیر بتایا۔ لطف یہ کہ نزول غیر ابن مریم کا اپنے تئیں مصداق کہا اور اپنی تصانیف میں لکھ دیا کہ جس مسیح کے آنے کی رسول خدا ﷺ نے خبر دی تھی وہ میں ہوں۔ اس دعوی کو احادیث سے مدلل کرنا چاہا، تا لوگ اس کو موعود مان لیں، اس لئے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے شائع کر دیا

اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔ (ریویو اردو جلد دوم۔ ص ۴۳۷)

حالانکہ کسی صحیح متصل السند اور مرفوع الی النبی ﷺ حدیث نبوی میں یہ تصریح نہیں کہ مسیح موعود تیرھویں صدی میں پیدا ہوگا اور اس کا ظہور چودھویں صدی میں ہوگا۔ یہ ادعا محض قادیانی کا سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہے۔ کوئی نہیں جو ہمارے بیان کے خلاف احادیث الرسول دکھا کر مرزا جی کو سچا ثابت کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان دوم: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی مایہ ناز تصنیف ازالہ اوہام تقطیع کلاں بارسوم میں صفحہ ۹۱ پر حدیث حضرت نواسؓ بن سمعان کی بابت مندرجہ ذیل ارشاد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

> یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام بخاری نے چھوڑ دیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۹۱)

چونکہ مرزا صاحب نے حسب عادت اس بیان پر حوالہ نقل نہیں کیا جسے دیکھ کر متردد آدمی کو یقین کا درجہ حاصل تھا کہ واقعی امام بخاری نے اس حدیث (نواس بن سمعان کی روایت) کی نسبت یہی خیال ظاہر کیا ہے جیسا کہ مرزا جی کا بیان ہے اس لئے ہم اپنے تجربہ کی بنا پر یقین کامل کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے امام بخاری پر یہ بہتان باندھا اور مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔ پھر چونکہ مفتری نیک نہیں ہوتا اس لئے ہم ان دو بیانات متذکرۃ الصدر کی روشنی میں مرزا جی کو نیک آدمی اور راست باز انسان مان سکے چہ جائے کہ لاہوریوں کی طرح مسیح موعود و مجدد تسلیم کریں

کیا کوئی علم و فضل کا مدعی مرزائی مولوی ہے جو مرزا جی کو راست باز مصنف معتبر اور قابل اعتماد ثابت کرنے کی طرف متوجہ ہو اور ہمیں وہ حوالہ بتائے جہاں امام بخاری نے اس حدیث کی نسبت یہ رائے ظاہر کی ہو جو مرزا جی نے نقل کی ہے۔ ورنہ جب تک مرزائی مرزا کی اس ہرزہ سرائی کا ثبوت نہ دیں گے ہم حسب قاعدہ محدثین مرزا جی کو واضع حدیث سمجھیں گے۔

ابوسعید محمد شریف قریشی ٹاہلیانوالوی، جہلمی۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی

جلد۳ نمبر۴

بابت جولائی ۱۹۳۱ء

بطالت مرزا

مرقع نمبر۲ میں اعلان کیا گیا تھا کہ ایک خاص نمبر بطالت مرزا شائع ہوگا۔ یوں تو مرقع کا ہر نمبر بطالت مرزا ہی ہے لیکن عنوان کی پابندی میں آج کا نمبر خاص ممتاز ہے۔

قادیان سے الفضل کا ایک خاص نمبر صداقت مرزا نکلا تھا۔ اس میں بہت سے اصحاب قلم کے مضامین تھے۔ ان سب کو ہم نے ان کی حیثیت سے دیکھا تو ان کی حیثیت میں ان مضامین کو ٹھیک پایا۔ مگر ایک صاحب کے نام کے ساتھ ڈسٹرکٹ اور سیشن جج دہلی دیکھا، جن کا سارا نام یوں ہے۔ خان صاحب نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ سیشن جج دہلی۔ ان کے مضمون کو ان کے نام کے ساتھ مطابق نہ پایا جس کا ہمیں افسوس ہے

وجہ اس عدم تطابق کی یہ ہے آپ جیسے سیشن جج سے یہ ایک ادنی قانونی مسئلہ مخفی رہ گیا کہ مدعی کے دعوی کا ثبوت اس کی شہادت حقہ سے اس وقت ہوتا ہے جب وہ شہادت جرح اور مدافعت سے پاک صاف ہو کر محفوظ رہے۔ بالفاظ دیگر یہ ہے جرح اور مدافعت سے پاک صاف رہنا شہادت حقہ کی ماہیت میں داخل ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ شہادت کیسی ہی صاف اور بے لاگ ہو اس پر جرح بھی ہو لیکن اس کے مقابلہ میں فریق ثانی اسی وزن کی بلکہ اس سے بھی اچھی پیش کردے تو مدعی کی شہادت بجوئے نارزد (کوڑی کے کام کی نہیں)

مگر جج صاحب نے اپنے مضمون میں اس اصول کو بالکل نظرانداز کردیا اس لئے ہم جج صاحب کے مضمون کو بالکل غیر؟ جانبدارانہ قرار دیں تو کہہ سکتے ہیں۔ آپ کے مضمون کی تشریح میں ہم ایک مثال پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔

ایک شخص مدعی کی حیثیت میں پیش ہوتا ہے کہ میں نے زید کو سو روپیہ قرض دیا یہ اس کی دستخطی رسید ہے۔فریق مدعا علیہ کے دستخط بھی ہیں بلکہ مہر بھی ہے جس میں کسی کو شک نہیں کہ اسی کی ہے۔مگر فریق ثانی اس کے جواب میں کہتا ہے کہ جس رقم کی یہ رسید ہے وہ میں ادا کر چکا ہوں۔اس کے ثبوت میں اس کی رسید دکھا سکتا ہوں۔مگر ہمارے فاضل جج ہاں سیشن جج دہلی ہیں کہ خلاف قانون فریق ثانی کو پوچھتے نہیں،اس سے ثبوت لیتے نہیں اور مدعی کو ڈگری دے دیتے ہیں جس پر فریق ثانی یہ شعر پڑھتا ہوا کچہری سے نکلتا ہے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کم بخت ترا چاہنے والا نکلا

ناظرین! ہم سچ کہتے ہیں کہ ان صاحب کے نام کے ساتھ اگر یہ معزز لقب (جج) نہ لکھا ہوتا تو ہم کبھی اس مضمون کی طرف رخ نہ کرتے کیونکہ قادیان کا اثر ہم کو معلوم ہے کہ وہ انصاف اور عقل پر پردہ ڈال دیا کرتا ہے۔لیکن جج ، خاص سیشن جج جو درجہ اپیل کا ہے،وہ بھی ایسے خلاف قانون امر کا مرتکب ہو تو ہماری کیا ،کسی کی حیرانی کی حد نہیں رہتی۔

فاضل جج صاحب نے یہی غفلت نہیں کی کہ مرزائی دعوی کو خلاف قانون ثابت کر دیا بلکہ اس میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے جو عجیب وغریب ہی نہیں قانون حکومت کی مجلدات میں کسی صفحہ پر اس کے لئے جگہ نہیں۔

جج صاحب مرزا صاحب کی صداقت اور راست گوئی کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ:

> حضور (مرزا غلام احمد) پر ڈاکخانہ والوں نے ایک مقدمہ دائر کیا جس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نے ایک خط کھلے پیکٹ میں ڈال دیا جو ڈاکخانہ کے قواعد کے مطابق جرم تھا۔حضور (مرزا) کو بعض وکلاء نے مشورہ دیا کہ اگر جھوٹ نہ بولا گیا تو ضرور سزا ہو جائے گی لیکن حضور (مرزا) نے جھوٹ بولنے سے سخت نفرت کی اور سزا کی پرواہ نہ کی۔ گو خداوند کریم نے سچ بولنے پر سزا سے محفوظ رکھا۔
>
> (الفضل قادیان ۴۔اپریل ۱۹۳۱ء ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ ڈاک خانہ کے قواعد میں ایسے واقعہ کے متعلق صرف اتنا لکھا ہے کہ جس پیکٹ میں قلمی خط ہو، وہ پیکٹ قلمی خط کے وزن سے بے رنگ سمجھ کر محصول لیا جاتا ہے۔ مکتوب الیہ نہ دے تو کاتب سے وصول کیا جاتا ہے۔ مہربانی کر کے جج صاحب یا کوئی اور قانون دان ہمیں بتاویں کہ پوسٹل گائڈ میں ایسے فعل پر فوجداری مقدمہ چلانا کہاں لکھا ہے۔

عجوبہ ثانیہ۔

جج صاحب کے اس عجوبہ کی مثل ایک اور عجوبہ ہم پیش کرتے ہیں جو میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا بیان کردہ ہے میاں محمود کا ایک بیان الفضل میں چھپا تھا کہ میں بحری سفر میں جہاز پر بیٹھا تھا کہ ایک احمدی دوست ایک عرب کو تبلیغ کر رہا تھا۔ عرب نے پوچھا: تمہارے (پنجابی) نبی کا کوئی معجزہ ہے؟ احمدی نے کہا: ہاں۔

عرب نے کہا بتاؤ۔ احمدی نے کہا ہمارے مسیح موعود نے ایک ہندو (لیکھ رام) کی بابت موت کی پیش گوئی کی تھی جب اس کا آخری دن آیا تو ہندو بڑے خوش ہوئے کہ پیش گوئی غلط ہوگئی۔ عین آخری ساعت میں معجزہ ظاہر ہوا کہ جس چھت کے نیچے وہ ہندو بیٹھا تھا اس سے ایک زہریلا سانپ نکلا اور اس نے اس ہندو کو ڈسا وہ فوراً مر گیا (میاں محمود نے خود اس بیان کو غلط کہا)

ناظرین! یہ ہیں وہ شہادات کاذبہ جن کے ذریعہ سے نبوت کاذبہ کی اشاعت کی جاتی ہے۔ جج صاحب کی ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ: مرزا صاحب نے ساری عمر جھوٹ نہیں بولا اس لئے آپ کا دعوی مسیحیت و مہدویت و کرشنیت وغیرہ سب صحیح ہیں۔

ہم کہہ آئے ہیں کہ ہمیں مدعی کے بیان اور شہادت پر جرح کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہم ڈی فنس (مدافعت) کے طور پر چند واقعات پیش کر کے جج صاحب اور دیگر اہل انصاف سے اپیل کرتے ہیں۔

پہلا واقعہ۔ مرزا صاحب نے جب اپنے دعاوی کا اظہار کیا اور مخالفوں کی طرف سے اعتراضات کی بھرمار ہوئی تو آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس کی سرخی یہ تھی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کیلئے ایک دعا اور حضرت رب العزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست

اے میرے حضرت اعلی ذوالجلال قادر قدوس حی وقیوم! جو ہمیشہ راست بازوں کی مدد کرتا ہے۔ تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے تیری قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ اٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا اور تو نے ہی مجھے کہا کہ تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا اور تو نے ہی مجھے کہا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا....

سوائے میرے مولا قادر خدا اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کرلیں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو اور وہ تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلی نمونہ دکھائیں اور ہر ایک طالب حق کو نیکی کی طرف کھینچیں اور اس طرح پر تمام قومیں جو زمین پر ہیں تیری قدرت اور تیرے جلال کو دیکھیں اور سمجھیں کہ تو اپنے اس بندے کے ساتھ ہے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھلائی دے کہ جو ایک لحہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تئیں پہنچاتی ہے اور شمال و جنوب میں اپنی چمک دکھلاتی ہے لیکن اگر اے پیارے مولا میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھے اس صفحہ دنیا سے مٹادے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں میں اس درخواست کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلدی نہیں کرتا تا میں خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں۔لیکن میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اس عالی جناب جا منظور نظر ہوں تو تین سال کے اندر میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہ ہو جیسا کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کو انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں...

مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء کو پورے ہو جائیں گے میری تائید اور تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلا دے اور اپنے اس بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں۔میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے کوئی گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔جب تو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں، تبھی سے میری روح دعاؤں کی طرف دوڑتی ہے اور میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور انکی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر روز آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو۔ (ضمیمہ تریاق القلوب۔نمبر ۵)

ناظرین کرام! کیسی صاف عبارت میں کیسی صاف دعا۔اس دعا میں مرزا صاحب نے اقرار کیا ہے کہ اگر اس سہ سالہ میعاد میں میرے لئے کوئی آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا تو میں: مردود، خائن، ملعون، کافر، بے دین، دجال وغیرہ ہوں۔

اب ہم اپنے فاضل مخاطب جج صاحب سے ایک قانونی مسئلہ پوچھتے ہیں کہ:

زید مدعی نے اپنے دعوی کے ثبوت میں اپنا بہی کھاتہ پیش کرنا چاہا۔مدعا علیہ نے کہا بیشک جو اس میں لکھا ہے مجھے منظور ہے۔دیکھا گیا تو اس کی تہ میں مدعی کے دعوی کا ثبوت نہ ملا،

فرمایئے آپ کی کچہری میں مدعی کو ڈگری مل جائے گی؟ اور اگر آپ کسی وجہ سے ڈگری دے دیں گے تو کیا وہ ڈگری بحال رہے گی؟ واللہ ایک منٹ کے لئے بھی یہ ڈگری بحال نہیں رہ سکتی۔

اس کے جواب میں مدعی اگر یہ کہے کہ میں نے اس تحریر سے پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا، میرا ایک جھوٹ بھی ثابت کرو تو میں دس ہزار انعام دوں گا۔کیا اس کا ایسا کہنا آپ جیسے قابل جج کو اپنی طرف متوجہ کر لے گا؟ بلکہ آپ صاف کہیں گے

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی کے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

دوسرا واقعہ۔ممکن ہے جج صاحب حسب قانون معدلت ہمارے پیش کردہ واقعہ کو نصاب شہادت سے کم ہونے کی وجہ سے شہادت کامل نہ جانیں اس لئے ہم ایک واقعہ اور پیش کر کے نصاب شہادت مکمل کرتے ہیں

جناب مرزا صاحب نے ایک مشہور پیش گوئی کی ہوئی ہے جو انہوں نے خاص کر مسلم قوم کے حصہ میں دی ہوئی ہے (شہادۃ القرآن ص ۸۱) اس سے ایک حصہ ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ احمد بیگ ہوشیار پوری اپنی لڑکی مجھ سے نہیں بیاہے گا تو وہ خود اور اس کا داماد روز نکاح سے اڑھائی سال میں فوت ہو کر لڑکی مذکورہ بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اس مقام پر نکاح کا حصہ پیش نہیں کرتے کیونکہ قادیانی مناظروں کا اس میں آخری عذر یہ ہے کہ چونکہ منکوحہ مذکورہ کا ناکح (مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ مرا نہ تھا اس لئے نکاح نہ ہوا، مولوی اللہ دتا در الفضل قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء) اس لئے ہم اسی امر تنقیح پر بحث کر کے بتاتے ہیں کہ ناکح مذکور کا نہ مرنا خود ایک مستقل دلیل ہے جو تکذیب مرزا کے لئے کافی ہے۔غور سے سنیئے ۔مرزا غلام احمد صاحب متوفی اس پیش گوئی کے متعلق لکھتے ہیں:

ان مولویوں نے اس بات پر کمر باندھی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو خدا کے نشانوں کی تکذیب کریں جاہلوں کو جو خود مردے ہوتے ہیں ان لوگوں نے دھوکے دے دے کر خراب کر دیا ہے جس طرح یہ لوگ اپنی حماقت سے اس پیش گوئی کو بطور تکذیب پیش کرتے ہیں جو آتھم کے متعلق ہے اسی طرح وہ دوسری پیش گوئی کو پیش کرتے ہیں جو احمد بیگ اور اس کے داماد کے متعلق تھی (یہی دو جز ہیں جو آگے مذکور ہیں۔ثناءاللہ) مگر افسوس وہ اپنی ناانصافی سے ذرہ اس بات کو نہیں سوچتے کہ اس پیش گوئی کا ایک جزء نہایت صفائی سے میعاد کے اندر پورا ہو چکا ہے اور دو ٹانگوں میں سے ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے پس ضرور تھا کہ جن لوگوں کو ایسا غم اور مصیبت پہنچی وہ توبہ اور خوف سے اس لائق ہو جاتے کہ خدا تعالی اس پیش گوئی کے دوسرے حصہ میں تاخیر ڈال دیتا...سو سمجھنا چاہیے کہ احمد بیگ کی موت ایسا دردناک ماتم تھا جس سے تمام گھر ویران ہو گیا وہ چھوٹے چھوٹے چار بچے اور ایک بیوہ چھوڑ کر مر گیا اور اس کی موت کے بعد جس غم اور مصیبت میں وہ سب پڑ گئے اس کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے کیا ایسی مصیبت کی موت اور پھر سراسر پیش گوئی کے مطابق طبعاً یہ تاثیر نہیں رکھتی تھی، ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگتا (محض شاعرانہ خیال ہے نہ کہ واقعہ۔ثناءاللہ) اور اس طرح ہراساں ہو کر رجوع الی الحق کرتے...سو چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے ۔بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کر دیں گے۔ سنو اور یاد رکھو کہ میری پیش گوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیش گوئیوں کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں اور مجھے گالیاں دیں لیکن اگر میری پیش گوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیش گوئیوں کے نمونہ پر ہیں تو ان کی تکذیب انہی پر لعنت ہے۔ چاہیے کہ اپنی جانوں پر رحم کریں اور روسیاہی کے ساتھ نہ مریں۔ کیا یونس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ کیونکر وہ عذاب ٹل گیا (ایمان لانے سے عذاب ٹلا تھا لما آمنوا پڑھو۔ ثناء اللہ) جس میں کوئی شرط بھی نہ تھی اور اس جگہ تو شرطیں موجود ہیں اور احمد بیگ کے اصل وارث جن کی تنبیہ کے لئے یہ نشان تھا اس کے مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے کہ اس پیش گوئی کا نام لے کر روتے تھے (یہاں تو یہ بات نہیں ہوئی ۔ثناء اللہ) اور پیش گوئی کی عظمت دیکھ کر اس گاؤں کے تمام مرد و عورت کانپ اٹھے تھے اور عورتیں چیخیں مار کر کہتی تھیں کہ ہائے وہ باتیں سچ نکلیں۔ چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور خوف میں تھے جب تک ان کے داماد سلطان محمد کی میعاد گذر گئی پس اس تاخیر کا یہی سبب تھا جو خدا کی قدیم سنت کے موافق ظہور میں آیا خدا کے الہام میں جو توبی توبی ان البلاء علی عقبك ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا اس میں صریح شرط توبہ کی موجود تھی اور الہام کذبوا بآیا تنا اس شرط کی طرف ایماء کر رہا تھا... یاد رکھو اس پیش گوئی کی دوسری جز (یعنی سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی موت) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا اس کی سنتوں اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا اس لئے تمہیں ابتلاء پیش آیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۲۔۵۴)

ناظرین کرام! یہ بیان کیسا واضح ہے جس میں صاف صاف الفاظ میں اعتراف ہے کہ داماد احمد بیگ اگر میری زندگی میں نہ مرے، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

کیا ہم اس اقرار پر اپنے ایمان کا اظہار کر سکتے ہیں؟ لاریب

تشریح۔ اس اقرار کی مزید تشریح بھی جج صاحب کی خدمت میں عرض ہے اپنے معزز عہدہ (ججی) کو ملحوظ رکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر تشریح ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم۔ ص ۳۱)

جناب جج صاحب! آپ کو معلوم ہوگا کہ داماد احمد بیگ مرزا سلطان محمد آج (۱۵ جون ۱۹۳۱ء) تک پٹی ضلع لاہور میں زندہ سلامت ہیں حالانکہ ان کی زندگی مرزا صاحب کی تکذیب پر کافی دلیل ہے۔ پس میں یہ واقعات جناب کی خدمت میں پیش کر کے مصرعہ ذیل پر آپ کو بحیثیت جج توجہ دلاتا ہوں

اگر تو مے ندہی داد روزِ دادے ہست

....

نشانات مرزا

تحریر: منشی محمد عبداللہ معمار

قادیانی اخبار الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۳۱ء میں صداقت مرزا پر مضامین لکھے گئے ہیں بعض علماء مرزائیہ نے تو قرآن و حدیث کی ان پیش گوئیوں کو جو حضرت عیسیٰ بن مریم کی آمد و نزول کے متعلق ہیں، تاویلات رکیکہ و تسویلات نفسانیہ کے سانچے میں ڈھالنے کی ناکام سعی کرتے ہوئے مسیح قادیانی پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے اور بعض نے مرزا صاحب کے چند گول مول الہامات کو ان کی پیش گوئیاں ظاہر کر کے صداقت مرزا پر استشہاد کیا ہے چونکہ مرزا صاحب کا ارشاد ہے:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں،

(قادیانی اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

اسلئے میں اسی حصہ پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر قبل اس کے کہ میں اس پر کچھ لکھوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کو اصلی اور نقلی پیش گوئیوں میں امتیاز کرایا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ امر کہ کس قسم کی پیش گوئیاں اصلی اور لائق تمسک ہوتی ہیں اور ان میں کون کون سے پہلو قابل غور ہیں، مرزا جی کی تحریر ذیل سے اس پر کچھ روشنی پڑتی ہے وھوھذا

ہمیشہ پیش گوئیوں کے تین پہلو قابل غور ہوتے ہیں اول یہ کہ ہر ایک پیشگوئی میں دیکھا جاتا ہے کہ جب وہ لوگوں کے سامنے بیان کی گئی تو کیا اس کی اشاعت ایک ایسے درجہ تک پہنچ گئی تھی جو اطمینان بخش ہو اور کیا اس کی ایسی شہرت ہوگئی تھی جس کو عام شہرت کہہ سکتے ہیں، یا اس کا نام تواتر رکھ سکتے ہیں دوسرا پہلو یہ قابل غور ہوتا ہے کہ جب کوئی پیش گوئی شائع کی گئی اور تمام موافقوں اور مخالفوں میں پھیلائی گئی تو کیا اس کے مضمون میں کوئی خارق عادت بیان تھا جو انسانی اٹکلوں کے دائرے یا طبعی سے مدد لے کر یا کسی اور طریقہ سے بیان کر سکتا ہے۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ کیا ایک پیش گوئی جس قوت اور عام شہرت سے پھیلائی گئی تھی اسی عام شہرت کی شہادت سے پوری بھی ہوگئی یا نہیں ؟

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۲ ص ۱۱۵)

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسی پیش گوئی جس امر پر مشتمل ہو اس میں اس کی صراحت ہو، بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں، کی مصداق نہ ہو کیونکہ ایک بات یوں ہی گول مول بیان کرنی جس کا نہ سر ہو نہ پیر موم کی ناک کی طرح جدھر چاہا پھیر لیا صداقت کی دلیل خاص کر نبوت جیسے معرکۃ الآراء اور نازک مسئلہ میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اگر کسی مدعی الہام کی پیش گوئیاں عموماً اسی قسم کی ہوں تو اس کے دھوکہ باز ہونے کی دلیل ہے۔

مرقومہ معیارات مسلّمہ و مقبولہ مرزا کو دیکھتے ہوئے اخبار الفضل کے نامہ نگار جناب ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی پیش کردہ اکثر پیش گوئیاں سراسر تصنع مجسم بناوٹ اور سراپا جعل ہیں

باانصاف ناظرین! بھلا یہ بھی کوئی پیش گوئی ہے کہ، موت قریب، ان اللہ یحمل کل حمل ، موت قریب ہے اللہ تعالی سب بوجھ اٹھاوے گا (الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۳۱ء ص ۵)۔ اس سے ڈاکٹر صاحب نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کی وفات کی پیش گوئی ہے۔ کیا کہنے ہیں، کیوں صاحب! اس میں یہ کہاں مذکور ہے کہ موت سے موتِ مرزا مراد ہے۔ ہاں یہ بھی بتلایئے! یہ کن مخالفوں کے سامنے پیش کی گئی تھی اور اس کا مطلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا بیان کیا گیا تھا۔اوراس میں خارق عادت امر کون سا تھا جوانسانی اٹکلوں کے دائرے سے بالاتر ہے

قارئین کرام! گوڈاکٹر صاحب نے اس پیش گوئی کا پتہ نہیں دیا کہ کس اخبار یا کتاب میں درج ہے مگر میں پوری تحقیق کرنے اس پیش گوئی کا ماسبق و مالحق آپ کے سامنے پیش کئے دیتا ہوں۔ملاحظہ ہو یہ الہام اخبار بدر نمبر ۴۶ ج ۶ میں اس طرح لکھا ہے

۳۔موت قریب۔ ان الله يحمل كل حمل ...(کسی شخص کی موت قریب ہے اللہ ہر ایک بوجھ اٹھالے گا)اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے (اے جناب اگر آپ معنی متعین کردیتے تو کام کس طرح چلتا۔ڈاکٹر اسماعیل کا مضمون کیسے مکمل ہوتا) اس کے بعد ایک اور الہام ہوا جس کے اظہار کی اجازت نہیں۔شاید بعد میں اجازت مل جائے۔اس کا پہلا فقرہ یہ ہے:

دیکھو میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات ظاہر کرتا ہوں۔

بھائیو! خدارا انصاف سے کہو اس تک بندی کو پیش گوئی کہنا ڈاکٹر صاحب کے محقق با کمال ہونے کی دلیل ہے یا نہیں۔دیکھئے مرزا صاحب تو باوجود یہ دعوی رکھنے کے کہ: روح القدس کی قدسیت ہر وقت ہر دم ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قوے میں کرتی رہتی ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام)

اس الہام کی تعیین میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں مگر ڈاکٹر اسماعیل صاحب بڑے طمطراق یا یوں کہیے کہ انتہائی دلیری سے اس سے خود ملہم کی موت پر استدلال کرتے ہیں معلوم نہیں مرزا صاحب جو بقول خود جامع انبیاء مالک کن فیکون تھے جس بوجھ تلے دبے ہوئے تھے جس کے اٹھانے کا اس الہام میں وعدہ دیا گیا ہے

الغرض یہ الہام بجائے اس کے کہ ڈاکٹر صاحب کی دلیل بنے،کذب مرزا کے لئے ہماری دلیل ہے اسی طرح ڈاکٹر جی نے ایک الہام یہ پیش کیا ہے

تضفة الملو ك ۔یہ الہام خلیفہ ثانی کے وقت پورا ہوا جب تحفہ شاہزادہ ویلز کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔

یہ الہام ریویو جلد ۲ نمبر ۳ کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے اور اس کی تفصیل کے متعلق کہا ہے:

اس کے معنی ابھی نہیں کھلے بہر حال ملوک سے اس کی کچھ نسبت ہے۔

مرزائیو! تمہارے پیرو مرشد نے جو معیار پیش گوئیوں کے لکھے ہیں ان پر یہ ٹھیک اترتا ہے؟ ہر گز نہیں۔اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ یہ بھی بتلاؤ سچے نبیوں کی پیش گوئیوں کا آٹھواں حصہ بھی اس طرح کا گول مول ہوتا ہے جیسا کہ تمہارے نبی کا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے جھوٹے کاہنوں اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں امتیاز کیا ہوگا؟

عجیب ہوشیاری۔ مرزا صاحب کی موت لاہور میں بحالت مسافری ہوئی تھی۔ اس پر ڈاکٹر اسماعیل صاحب ایک طرف تو ان کے الہام، داغ ہجرت، سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس میں مرزا غلام احمد کی موت بیرون وطن کی طرف اشارہ ہے اور دوسری طرف اسی الہام سے یوں متمسک ہوئے ہیں کہ:

> داغ ہجرت۔ اس کا ایک مطلب پہلے بیان ہوا ہے۔ دوسرا مفہوم اس وقت پورا ہوا جب مسلمانوں میں پولیٹکل شورش کی وجہ سے ہجرت کا شوق پیدا ہوا۔ ہزاروں آدمی خانماں برباد ہوگئے۔
>
> (الفضل مذکور)

الہام کیا ہے اچھی خاصی فلورمل ہے جس میں ایک ہی قسم کی جنس گندم سے ایک طرف میدہ نکل رہا ہے، تو دوسری طرف اسی سے آٹا، ا، ۲، اور سوجی نکل رہی ہے۔

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

معزز ناظرین! یہ فن بوقلمونی موجود مرزائیوں کا ایجاد کردہ نہیں بلکہ اعلی حضرت جامع الانبیاء جناب آدم ثانی مرزائے قادیانی کا رائج کردہ ہے۔ ناظرین کی تفنن طبع کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کا ایک الہام بطور نمونہ پیش ہے شا تا ن تذبحا ن ۔ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی

شروع شروع میں تو انہوں نے یہ مطلب اس کا بتایا کہ ان بکریوں سے آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کا خاوند اور والد.... ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۷)

مگر جب کابل میں مرزا غلام احمد ان کے دو مرید سنگسار کیے گئے تو جھٹ سے الہام ان پر چسپاں کردیا۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ ص ۶۷)

غرض اس قسم کے الہام جو بوجہ گولائی کے چیستان کے ہم شکل ہوں، جن میں ہر ایک قسم کی تاویل کی گنجائش ہو، نہ تو کسی مدعی نبوت کی صداقت کی دلیل ہوسکتے ہیں اور نہ اہل عقل کے نزدیک قابل التفات۔ ہاں بعض الہام جو ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے ایسے پیش کیے ہیں جن کا کچھ نہ کچھ سر پیر نظر آتا ہے اس قابل ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم پوری توجہ ان پر صرف کریں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس قسم کے جتنے الہام مرزا غلام احمد صاحب نے ظاہر کئے ہیں وہ سب کے سب صریح جھوٹے نکلے ہیں۔ ازانجملہ ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے ایک الہام یہ لکھا ہے کہ

(مرزا غلام احمد قادیانی کی) عمر کے متعلق ایک الہام تھا ثمانین حولاً او قریباً من ذلك ۔یعنی عمر اسّی (۸۰) سال یا اس کے قریب ہوگی۔

سوستر (۷۰) سال سے متجاوز ہوکر اور اسی کے پیٹے میں آکر آپ فوت ہوئے۔ (الفضل مذکور۔)

اسی گول مول فقرہ، عمر اسّی یا اس کے قریب، کی تعیین مرزا غلام احمد صاحب نے جو کی ہے وہ بھی گول مول ہی ہے، تاہم کچھ واضح ہے ھوہذا :

جو ظاہر الفاظ وحی کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴، اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں

(ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۹۷)

حوالہ بالا کی رو سے کم از کم مرزا جی کی عمر ۷۴ سال ہونی چاہیے تھی۔ آیئے اب دیکھیں کہ وہ کب پیدا ہوئے۔ سو ملاحظہ ہو مرزا جی اپنی پیدائش کو اکابر اولیاء کی پیش گوئی کے مطابق بتاتے ہیں۔ وہ یہ ہے :

اسی طرح بہت سے اکابرامت گذرے ہیں جنہوں نے میرے لئے پیشگوئی کی اور پتہ بتایا بعض نے تاریخ پیدائش بھی بتائی ہے جو چراغ دین ۱۲۶۸ھ ہے۔ (الحکم نمبر ۱۳ ج ۸ ص ۶)

معلوم ہوا کہ مرزا جی کی پیدائش ۱۲۶۸ھ میں ہوئی۔ باقی رہا یہ امر کہ آپ فوت کب ہوئے۔ سو اس کے لئے خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کا رسالہ تحفہ ویلز ملاحظہ ہو۔ اس میں تاریخ وفات مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہے جو ٹھیک ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کے مطابق ہے۔ پس اس حساب سے مرزا جی کی عمر ۵۹ سال ہوئی۔ یعنی اپنے بتائے ہوئے وقت موت سے ۱۵ سال پہلے مرگئے ۔ فالحمد للہ علی ذلک

اس قسم کی دوسری پیش گوئی ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے یہ پیش کی ہے،

مولوی محمد حسین کے متعلق: مئی ۱۸۹۳ء میں آپ (مرزا) نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق یہ دیکھا رأیت ان ھذا الرجل .. الخ محمد حسین مرنے سے پہلے میرے ایمان کو مان لے گا اور مجھے کافر کہنا چھوڑ دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہمارے ایک دوست مولوی محمد حسین کے پاس گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس بات کی تصدیق کرلی۔ ہمارے اخبارات میں چھپ چکی ہے۔

جواب۔مولوی محمد حسین بفضل خدا آخری دم تک مرزاجی کو آڑے ہاتھوں لیتے رہے۔ان کی وفات کے بعد جو مسودہ مضامین ملا اس میں بھی تکذیب مرزا مرقوم تھی۔(شیخ عبدالسلام صاحب خلف مولوی محمد حسین ساکن مزنگ لاہور اس کے گواہ ہیں) پس یہ بالکل جھوٹ ہے کہ مولوی صاحب مرحوم ومغفور نے تکفیر مرزا سے رجوع کیا تھا۔مرزاجی کا کشف یا خواب جوڈاکٹر اسماعیل صاحب نے پیش کیا ہے اس کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں تھا کہ مولوی محمد حسین،مرزا قادیانی کے مومن ہونے کا اقرار کریں گے بلکہ اس کا اصلی مطلب مرزا صاحب نے یہ بتایا ہوا ہے کہ مولوی محمد حسین مجھ پر ایمان لے آئیں گے چنانچہ فی الحال آپ کی خدمت میں صرف اعجاز احمدی مصنفہ مرزا کے صفحہ ۵۰ سے چند اشعار پیش کرتا ہے۔ملاحظہ ہوں لکھا ہے

ولو شاء ربی کان ینبغی ھدائنہ
ولو شاء ربی کان ممن یبصّر

اگر خدا چاہتا وہ ہدایت کو قبول کرتا۔اگر خدا چاہتا وہ مجھے پہچان لیتا

وما ان قنطنا والرجاء معظم
کذالك وحی اللہ یدری و یخبر

ہم اس کے ایمان سے ناامید نہیں بلکہ امید ہے اسی طرح خدا کی وحی خبر دے رہی ہے

سیبدی لك الرحمن مقسوم حبکم
ستوتد فلا ینسیہ یوم مقدر

(اے مرزا) تجھ پر خدا تیرے دوست محمد حسین کا مقسوم ظاہر کردیگا،سعید ہے روز مقدر اسے فراموش نہیں کریگا

یحیی بایدی اللہ و اللہ قادر
و یاتی زمان الرشد و الذنب یغفر

خدا کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائے گا اور خدا قادر ہے اور رشد کا زمانہ آئے گا اور گناہ بخش دیا جائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ان کلامی صادق قول خالقی

و من عاش منکم یرھہ فینظر

میرا کلام سچا ہے میرے خدا کا قول ہے۔ جو شخص تم میں سے زندہ رہے گا دیکھ لے گا

اتعجب من فلا ترجبن لہ

کلام من المولی و وحی مطھّر

کیا تو اس سے تعجب کرے گا، پس کچھ تعجب نہ کر۔ یہ خدا کا کلام ہے اور پاک وحی ہے

و ما قلتہ من عند نفسی کراجم

اریت و من امر القضا اتحیّر

میں نے دل سے اٹکل بات نہیں کی۔ بلکہ کشفی طور پر مجھے دکھایا گیا اور میں اس سے حیران ہوں

اقلب حسین یھتدی من یظنّہ

عجیب و عند اللہ ھین و ایسر

کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر جائے گا۔ یہ کون گمان کرسکتا ہے عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے

ثلاثۃ اشخاص بہ قد رأیتم

و منھم الھی بخش فاسمع و ذکر

تین آدمی اس کے ساتھ اور ہیں۔ایک الہی بخش اکونٹنٹ ہے پس سن اور سنا دے

ڈاکٹر اسماعیل صاحب! کیا مولوی محمد حسین صاحب موصوف اور منشی الہی بخش اکونٹنٹ مرزا غلام احمد پر ایمان لے آئے تھے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہوگا تو بتایئے آپ کے پیر و مرشد کا یہ الہام جسے محیر کن قدرت اور پاک وحی وغیرہ کہا گیا تھا، کیوں پورا نہ ہوا۔ ہاں ہاں اسی اشتہار مئی ۱۸۹۳ء میں جسے آپ نے پیش کیا تھا، یہ لکھا ہے ۔ ارجو ان یجعلھا ربی حقا (امید ہے اللہ تعالی میرے اس خواب کو سچا کرے گا)، یہ صریح جھوٹ کیوں ہوگیا ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اس کے آگے ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے لکھا ہے:

آریہ مذہب کے متعلق پیش گوئی۔(مرزا) فرماتے ہیں:

ابھی تم میں سے لاکھوں کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔ اس کے متعلق خود بڑے بڑے آریہ لیڈروں نے آریہ سماج کی موت پر گواہی دی ہے۔

عجیب انداز ہے۔ کیوں صاحب! نابود، ہونے کے یہی معنی ہیں کہ کوئی آریہ پنڈت قوم کو ابھارنے کے لئے یا اپنی قومی مذہبی غفلت کے اظہار کے لئے مضمون لکھے تو اس سے ان کے مذہب کے نابود، ہو جانے کا استدلال کیا جاوے۔ اور یہ استدلال بھی مدعی نبوت کی صداقت پر۔

اچھا جناب اگر بعض آریوں کی مذہبی غفلت کا اظہار ان کے نابود ہونے کی دلیل ہے تو مندرجہ ذیل اشعار خلیفہ قادیانی کے پڑھ کر بتایئے کہ مرزائی مذہب جس نے بقول مرزا صاحب آرین مذہب کا نابود ہونا دیکھنا تھا آریوں سے پہلے خود مرا یا نہیں۔ ملاحظہ ہوں وہ اشعار یہ ہیں

آہ دنیا پہ کیا پڑی افتاد
دین و ایمان ہو گئے برباد
مہر اسلام ہو گیا مخفی
سارے عالم پہ چھا گیا ہے سواد
آج مسلم ہیں رنج و غم سے چور
اور کافر ہیں خندہ زن دل شاد
روح اسلام ہو گئی محصور
کفر کا دیو ہو گیا آزاد
جو بھی ہے دشمن صداقت ہے
دین حق سے ہے اس کو بغض و عناد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ نے خوب سر نکالا ہے
ہے صداقت کی ہل گئی بنیاد
اے خدا اے شہِ مکین و مکان
قادر و کار ساز و رب عباد
چاروں اطراف سے گھرے ہیں ہم
آگے پیچھے ہمارے ہیں حساد
زلزلوں سے ہماری ہستی کی
ہل گئی سر سے پا تلک بنیاد
کچھ تو فرمایئے کریں اب کیا
کچھ تو کیجئے ہمیں ارشاد
کب تک بے گناہ رہیں گے ہم
تختہ مشق بازوئے جلاد
کب طلسمِ فریب ٹوٹے گا
کب گرے گا وہ پنجہ فولاد
ان دکھوں سے نجات پائیں گے کب
ہوں کب ان غموں سے ہم آزاد
شان اسلام ہوگی کب ظاہر
کب مسلمان ہوں گے خرم و شاد
پوری ہو گی یہ آرزو کب تک
کب بر آئے گی یہ ہماری مراد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام لیوا رہے گا تیرا کون
ہم اگر ہو گئے یوں برباد

(کلام محمود ص ۷۳-۷۴)

ڈاکٹر اسماعیل صاحب! کیا کہتے ہیں۔ افسوس مرزائی مذہب بڑھاپے میں نہیں، جوانی سے بھی پہلے مر گیا۔ باقی دارد

(تصحیح:۔ مرقع قادیانی نمبر۳ ص ۷ اسطر ۱۵ کے بعد کی چند سطور بوجہ سہو درج ہونے سے رہ گئی ہیں ناظرین درج فرمالیں وہ یہ ہیں:

مرزائی دوستو! کیا مرزا صاحب وہی نہیں جنہوں نے عبداللہ آتھم عیسائی سے مباحثہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ سلسلہ استقراء کے مخالف جب کوئی امر ثابت ہو جائے تو وہ امر بھی قانون قدرت اور سنت اللہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (جنگ مقدس ص ۷ تقریر مرزا ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء) مگر افسوس ہے اس جگہ آ کر وہ سب کچھ بھول گئے اور ...(اس سے آگے سطر ۱۶ سے پڑھئے۔) محمد عبداللہ معمار

....

قادیانی دعوی کی تحقیق

مولوی ابوسعید محمد شریف قریشی ٹاہلیانوالی جہلمی

یوں تو مرزا غلام احمد رئیس قادیانی کے دعاوی بہت ہیں لیکن مندرجہ ذیل شعر

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

دو دعاوی پر مشتمل ہے۔ اول ابن مریم کی وفات۔ دوسرے آپ کا مرنے کے بعد جنت میں داخل ہونا۔ جنہیں مؤکد بحلف کر کے قابل اعتماد بنایا ہے۔

اس بیان میں مرزا غلام احمد صاحب چونکہ ہمارے سامنے ایک مخبر کی حیثیت میں پیش ہوئے ہیں اس لئے ہم پر لازم ہے کہ آپ کی آوردہ خبر کو مان لینے سے پہلے جانچ پڑتال کریں کہ آیا مخبر سچا اور قابل اعتماد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے یا نہیں؟ اگر مخبر سچا ہے اور خبر کو حتمی طور پر صحیح یقین کرتا ہے تو تسلیم کریں، ورنہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کریں جو بداہتاً درست اور فی الواقع سچا ہو۔

امر اول تو اس لئے غلط ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب بذات خود تو ابن مریم کی حقیقی موت کو قطعی اور یقینی (واقع شدی) نہیں مانتے تھے بلکہ ابن مریم کے آئندہ زمانہ میں اصالتاً تشریف لے آنے کو ممکن اور بالکل ممکن سمجھتے تھے۔۔

یہی سبب ہے کہ تصنیف براہین احمدیہ کے بعد بھی اپنی مایہ ناز تصنیف ازالہ اوہام میں یوں رقم طراز ہیں:

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے ظاہری الفاظ صادق آجائیں۔(۴۸۔۱۰۷)

قارئین! احادیث کے ظاہری الفاظ میں حقیقی مسیح موعود یعنی ابن مریم کے آجانے کا امکان تب ہی درست ٹھہر سکتا ہے جبکہ ابن مریم کو ابھی زندگی حاصل ہو اور نہ مرا ہو۔

ہاں جس شخص پر موت حقیقتاً اور یقیناً وارد ہو جائے کوئی عقل منداس کے اصالتاً آجانے کو ممکن الوقوع قرار نہیں دے سکتا مثلاً جس شخص کو یہ یقین ہو کہ خدا تعالی صرف ایک اور محض یگانہ و بے ہمتا ہے وہ کبھی کہہ سکتا ہے کہ ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کوئی دوسرا خدا بھی ہو جائے۔نہیں اور قطعاً نہیں کہہ سکتا

پس بیان مرزا مندرجہ ازالہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم مرزا صاحب کے شعر کے مصرع اول کی تصدیق وتوثیق کرنے سے اپنے تئیں قاصر جانتے ہیں۔رہا خبر کا دوسرا حصہ یعنی شعر مرزا کا مصرعہ ثانی :

داخل جنت ہوا وہ محترم۔

اس کی تائید کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں جو ہماری رہنمائی کرتی ہوئی بتائے کہ آدمی مرنے سے پہلے بھی جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور پھر اسے جنت سے نکالا بھی جاسکتا ہے تاوہ اپنی قوم پر بطور شاہد پیش ہو۔

جو نصوص ملتی ہیں ان میں هم فیها خالدون ۔خالدین مذکور ہے کہ جنت میں جنتیوں کو یوم الخلود تک رکھا جائے گا اور خلود کے معنی بھی ہمیشگی ہے پھر ہم کس طرح یوم الحشر سے پیشتر ہی مسیح ابن مریم کو مر کر جنت میں اٹھ گیا ہوا یقین کرلیں؟ اور مان لیں کہ مرزا صاحب کی آوردہ خبر سچی اور قابل اعتماد ہے؟

فرمان مرزا: کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ بہشتی بہشت سے کبھی نکالے نہ جائیں گے و ما هم منها بخارجین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔(ریویو آف ریلی جنز۔ج۲ص۷۶)، کے مطابق ہمارا یہ استدلال انوکھا اور غلط نہیں بلکہ حسب تصریح مقولہ بالا مرزاجی کا مصدقہ ومقبولہ استدلال ہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

مرزائیو! مرزاجی کی بگڑی بنانے والو! جب حقیقی مسیح کا آجانا ممکن اور بالکل ممکن ہے جسے مسلمان مسیح موعود جانتے ہیں تو کس منہ سے تم لوگ مرزاجی کو مسیح موعود مانتے اور یقین کرتے ہو۔ بلکہ ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ مرزاصاحب حقیقی مسیح موعود نہ ہوں اور اصلی مسیح ابن مریم کے نازل ہوجانے کے وقت بہ عجلت تمہیں شرمندہ کرے۔ تمہارے بہتر یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی تکذیب سے باز آکر مصنوعی مسیح کا دامن چھوڑکر کونوا مع الصادقین کا نظارہ دیکھ لو۔

....

مرقع قادیانی

جلد۳ نمبر۵

بابت اگست ۱۹۳۱ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نکاح آسمانی کی یادگار

سید محمد حسن شاہ

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی تمام قومیں اپنی اپنی مختصہ مذہبی اور قومی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی رہتی ہیں اوران کی یادگار ہر سال منائی جاتی ہے کہیں جنگ عظم کی یادکو دومنٹ کی خاموشی میں تازہ کیا جاتا ہے کسی جگہ شہدائے کربلا کوتعزیہ ساز حضرات گلی کوچوں میں پھراتے ہیں اور کسی جگہ کرسمس ڈے کو نصاری بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں بعض حلقں میں عرس کی صورت اختیار کی جاتی ہے ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے آسمانی نکاح کی یادکو دل سے بھلا دینا بہت بڑی غفلت ہوگی

گومرزا صاحب اس نکاح کے انتظار میں برسوں رہے مگر چونکہ موصوف کی پیش گوئی کے مطابق نکاح مذکور کے اصلی مانع یعنی مرزا سلطان محمد کی موت اگست ۱۸۹۴ء میں ضروری بلکہ ان ٹل تھی جس کے بعد یہ نکاح واقع ہوسکتا تھا

اس لئے ہمارا حق ہے کہ مرزا صاحب کے اس نکاح کی ۲۷ ویں سالگرہ اگست ہی میں منائیں اور اسی ارادے سے ہم آج قادیانی امت کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مرزا صاحب کے دل میں کسی مہ جبین کے گیسوئے پیچدار کب سے پیچ ڈالے ہوئے تھے اور کس وقت سے اس بیقراری کی آگ کو آنجناب دل میں رکھے ہوئے تھے مگر عشق ایسی بلا ہے کہ اس کے راز خود بخود ظاہر ہوجاتے ہیں۔ آخر مرزا صاحب سے رہا نہ گیا اور اس کا اظہار یوں ہوا

و ھی حد یثۃ السن و انا متجا وز علی الخمسین۔

(یعنی وہ لڑکی ابھی چھوکری ہے اور میں پچاس سال سے زیادہ ہوں) ۔(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۷۴)

اس کے بعد جوں جوں دن گذرتے گئے عشق کی آگ تیز تر ہوتی گئی حتی کہ اس کا مفصل اظہار ایک اشتہار کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت میں نمودار ہوا جس کی تاریخ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء ہے۔ اس اشتہار کا خلاصہ ہم بھی درج کرتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی، ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

یہ اشتہار نہایت واضح الفاظ میں بتا رہا ہے کہ کس قدر استقلال اور بلند حوصلگی سے مرزا صاحب اس نکاح کے منتظر ہیں اور کس قدر راسخ عقیدہ اس نکاح کے ہو جانے پر ہے۔ تاہم اس کی مزید تشریح اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ پر یوں فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آوے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور وہ کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔ اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا اظہار قادیانی امت کے لئے غالباً دل شکن نہ ہوگا کہ مرزا جی صرف الہامی دھمکیوں پر قانع نہ رہے بلکہ ہر ممکن دنیاوی کوشش بھی کی۔ مسماۃ موصوفہ کے والد اور اسکے رشتہ داروں اور قرابت داروں کو خطوط لکھے۔ زر نقد والا لالچ پیش کیا۔ جائداد دینے کے وعدے کئے۔ تمام رشتے ناطے توڑنے کی دھمکی دی۔ غرض وہ کچھ کیا جو ایسی مصیبت میں مبتلا انسان کرتا ہے۔ ذیل میں ہم مرزا جی کے ایک خط کا خلاصہ درج کرتے ہیں جو آپ نے آسمانی خسر کے نام لکھا

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ۔

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اسلیئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں۔

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر و مطلق سے آپ کیلئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالی کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلیئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالی ان برکتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا دروازہ کھول دیگا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جسکے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے، اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے، اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالی ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہم دردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان لایا ہے، ویسے ہی خدا تعالی کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے، ایمان لاتا ہے۔ اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کیلئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالی کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالی سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کرسکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالی آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالی عطا فرماوے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔

والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

مندرجہ بالا خط مرزا جی کا تصدیق شدہ ہے۔ اولاً تو انہوں نے عدالت میں حلفیہ بیان دیا کہ یہ خط میرا ہے۔ اور ثانیاً آنجناب کی حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۱ شاہد ہے کہ مرزا جی نے ان کوششوں سے بھی کام لیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

> یہ کہنا کہ پیش گوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے لئے کوشش کی گئی اور طمع دی گئی اور خط لکھے گئے۔ یہ عجیب اعتراض ہے سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہ ہوگا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیش گوئی ظاہر فرمائے اور ممکن ہو کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان بغیر کسی فتنہ اور نا جائز طریق سے اس کو پورا کر سکے تو اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کا پورا کرنا نہ جائز بلکہ مسنون ہے

طبیب کہتے ہیں ہیں کچھ دوا کر۔حبیب کہتے ہیں بس دعا کر
رقیب کہتے ہیں التجا کر۔غضب میں آیا ہوں دل لگا کر

اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ قادیانی مسیح نے سرتوڑ کوشش کی۔اعتراضات کی بابت تو ہمیں بھی افسوس ہے کہ لوگوں نے ناحق اعتراض کیئے آخر مرتا کیا نہ کرتا۔مرزا جی اس معاملہ میں قابل رحم تھے نہ قابل باز پرس ۔

کیا کوچہء دلدار میں جایا نہیں کرتے

ایک جگہ بالتصریح فرمایا :

نفس پیش گوئی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی اللہ کی یہ بات نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔

(تبلیغ رسالت۔ج ۳ص ۱۵۵)

چونکہ مرزا صاحب نے سلطان محمد کے مرنے اور محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کا کوئی شبہ باقی نہیں چھوڑا اس لئے اب اس امر پر بھی غور کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر مرزا سلطان محمد مقررہ میعاد کے بعد بھی زندہ رہے اور مسماۃ مذکور مرزا جی کے نکاح میں نہ آوے تو آنجناب کے حق میں کیا فیصلہ ہونا چاہیے۔ہم مشکور ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے سلطان محمد کی موت کی پیش گوئی کو دوسری جزو قرار دیتے ہوئے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ پر یوں لکھا :

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی ،تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا ۔

اب سوال یہ ہے کہ ان لمبے چوڑے الہامی دعووں کے ماتحت کیا سلطان محمد روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو گیا؟ کیا محمدی بیگم کے ساتھ مرزا جی نے نکاح کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا کا ملنا بہت ہے آساں
بتوں کا ملنا ہے سخت مشکل

آہ! اس کا جواب بہت دلفگار ہے جس کے خیال ہی سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے طبیعت افسردہ ہوتی ہے مگر بادل نخواستہ دبی زبان سے کہنا ہی پڑتا ہے کہ مرزا سلطان محمد جو، بقلم خود، مسیح موعود کی غضب آمیز نگاہ کا شکار ہوا اور یہ اس کی قسمت تھی کہ بچ کر نکل گیا، آج جولائی ۱۹۳۱ء میں مرزا صاحب اور مرزائی امت کی چھاتی پر مونگ دلتا ہوا پٹی ضلع لاہور میں بفضل خدا زندہ وصحیح سلامت ہے۔ مرزائی دوستو! اپنی مزید تسلی کے لئے وہاں جاؤ اور سلطان محمد کو مرزا جی کا یہ پیغام سناؤ:

میرے مجنوں! ترا کیا حال ہوا میرے بعد

اور آسمانی منکوحہ کا تو ذکر ہی کیا جب کہ اصلی مانع نکاح (سلطان محمد) ہی مرزا صاحب کی دعا و برکت سے دور نہ ہو سکے تو نکاح کیسے ہوتا۔ یہاں تک کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بے چارے مسیح موعود اس نکاح کا ارمان دل ہی دل میں لئے ناشاد نامراد دنیا سے اٹھ گئے۔ یہ ناکامی اور یہ حسرت مرزا جی کو قبر میں بھی چین نہ لینے دی۔

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

مرقع: قابل نامہ نگار نے مرزائیوں کا آخری عذر بیان نہیں کیا جو پچھلے سب عذرات سے لطیف تر ہے۔ پہلے ہم اس کی مثال میں ایک شعر سناتے ہیں۔ ایک عاشق اپنے معشوق کی بے وفائی کا خود ہی عذر کرتا ہے اور کس لطیف پیرائے میں کرتا ہے احباب مجلس نے طعنہ دیا کہ تو ایسے شخص کو محبوب بناتا ہے جو کبھی وعدہ وفا نہیں کرتا۔ تو شاعر اپنے محبوب کی طرف سے عذر کرتا ہے:

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

مرزا صاحب کے مرید جب چاروں طرف سے گھر گئے تو انہوں نے بھی ایک ایسا عذر کیا جو شاعر مذکور نے کیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح کا ہونا مرزا سلطان محمد کی موت پر موقوف تھا جب وہ مرا نہیں تو نکاح کیسے ہوتا۔

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۱۱ کالم ۲)

کیا اچھا عذر ہے یعنی اگر چہ خدا نے کہا تھا کہ سلطان محمد اگست ۱۸۹۴ء تک مرے گا مگر وہ سڑی (سلطان محمد) اپنی جگہ سے نہ سرکا تو مرزا کا یا خدا کا اس میں کیا قصور۔ کیا خوب، انہی معنوں میں کسی دل چلے شاعر نے کہا ہے

خدا شاہد، خدا شاہد، کہا کرتے ہو وعدوں پر
خدا کو کیا غرض میرے تمہارے درمیاں کیوں ہو

....

نشانات مرزا

تحریر: منشی محمد عبداللہ معمار

منشی محمد عبداللہ معمار بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر اسماعیل قادیانی صاحب لکھتے ہیں:

لودھیانوی سعد اللہ کے متعلق الہام ان شانئك هو الا بتر، میں متحدیانہ لکھ دیا کہ اب اس کے بیٹے کے ہاں اولاد نہ ہوگی

جواب۔ مرزا جی نے الہام ان شانئك هو الا بتر کے کئی معنی بتائے ہوئے ہیں۔

۱۔ ابتر بمعنی مفلس (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۴)۔

۲۔ ناکام زیاں کار نامراد (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۱)۔

۳۔ بے برکت (اعجاز احمدی۔ ص ۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ پوتے سے آگے اولاد نہ چلے تو بھی ابتر۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۱)

قارئین کرام! ان مختلف اور متعدد معانی کے ہوتے ہوئے کون خوش نصیب ہے جو اس مرزائی الہام کی زد سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ دیکھئے بقول مرزا غلام احمد، مولوی محی الدین صاحب بن حافظ محمد مصنف تفسیر محمدی کو ابتر لکھا (حقیقۃ الوحی ص ۳۵۷) حالانکہ ان کے ہاں پوتے بھی ہیں۔ حضرت مولانا شمس العلماء سید نذیر حسین دہلوی نور اللہ مرقدہ کو ابتر لکھا (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۴) حالانکہ ان کے ہاں پوتوں کے پوتے ہیں۔ اسی طرح مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کو اندھا بتا کر اس الہام کا مورد لکھا۔ اور مولوی اصغر علی روحی کو ایک آنکھ میں نقص واقع ہونے کی وجہ سے مصداق اس الہام کا بتایا۔ مولوی غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری مرحوم، مولوی محمد لودہانوی مرحوم وغیرہ کی موت کو بھی اس الہام (ان شانئك هو الابتر) کے ماتحت بتایا (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۳) حالانکہ یہ سب اصحاب صاحب اولاد گذرے ہیں جن کی اولاد در اولاد موجود ہے۔

باانصاف ناظرین منقولہ تحریرات کو مدنظر رکھ کر مولوی سعد اللہ مرحوم کا واقعہ سنیں

مولوی سعد اللہ کے متعلق یہ الہام مرزا جی نے اشتہار انعامی تین ہزار مطبوعہ ۱۸۹۴ء میں بتایا تھا (دیکھو اشتہار مذکور ص ۱۲) اس میں صرف اتنا لکھا کہ مجھے سعد اللہ کی نسبت الہام ہوا ہے ان شانئك هو الابتر۔ اور چونکہ لفظ ابتر کے کئی معانی بتائے جاسکتے تھے اس لئے اس جگہ اس الہام کا ترجمہ کیا اور نہ اس کی کوئی خاص مراد بتائی۔ مطلب یہ کہ جیسا موقع ہوگا کہہ دیا جائے گا، اس سے قریباً دو سال بعد انجام آتھم کے حاشیہ صفحہ ۵۹ پر اس الہام کو دہرایا اس میں اس کے معنی یا مطلب، نامراد، ذلیل رسوا بتائے ہیں۔ مقطوع النسل نہیں لکھا۔ مگر اس سے تقریباً ۱۱ سال بعد یعنی اصل الہام سے قریباً ۱۳ سال بعد جب کہ مولوی صاحب کا جوان بیٹا محمود متاہل بھی ہو گیا تو مرزا صاحب نے ندامت اتارنے کو لکھ مارا کہ اس لڑکے کی اولاد نہ ہوگی

درحقیقت یہ ایک چال تھی کہ مولوی سعد اللہ کے ابتر ہونے کا الہام الٹا پڑا، اس لئے انہوں نے اپنے مریدوں کا رخ بدلنے کو بجائے شرمندہ ہونے کے یہ پہلو بدلا۔ ہمارا حق نہیں کہ ہم پوچھیں کہ محمود بن سعد اللہ کے بے اولاد رہنے سے اگر کچھ ہوا تو یہ کہ محمود ابتر ہوا، سعد اللہ ابتر نہ ہوا (مرزا صاحب نے ابتر کے معنی جو یہ کئے ہیں کہ اس کا پوتا نہ ہو اس سے مرزا نے سعد اللہ کو ابتر بنانے میں جو کوشش کی ہے اس کی رو سے ابتر وہ ہے جس کے پوتا نہ ہو۔ ان معنی کا نتیجہ یہ ہے کہ: حکیم نور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدین قادیان اپنی زندگی میں ابتر تھا کیونکہ اس کی زندگی میں اس کا پوتا نہیں ہوا۔اور میاں محمود اب تک (۱۹۳۱ء) ابتر ہے کیونکہ ابھی تک اسکا پوتا نہیں ہے) باقی کون ہوئے۔

اور سنئیے ایک پیش گوئی ڈاکٹر اسماعیل نے یہ بتائی ہے:

> تقسیم بنگالہ جو لارڈ کرزن کے زمانہ میں ہوئی اس پر بنگال میں بے حد شور پڑا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا، اب ان کی دل جوئی ہوگی۔آخر بادشاہ نے دہلی آکر تقسیم بنگالہ کو توڑ کر بنگالیوں کی دل جوئی کی۔

معلوم ہوتا کہ یا تو ڈاکٹر صاحب کو اس جھوٹی پیش گوئی کا پورا حال معلوم نہیں یا عمداً لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

اے جناب! سنئیے۔ تقسیم بنگالہ پر جب اہل بنگال نے حد درجہ ناراضگی کی تو گورنمنٹ نے ان کی شورش کی کچھ پرواہ نہ کی تاہم اکثر عقلاء کا خیال تھا کہ گورنمنٹ ضرور اس حکم کو منسوخ کر دے گی ایسے وقت میں مرزا جی نے پیش گوئی کی کہ، بنگالیوں کی دل جوئی ہوگی، مگر نہ تو گورنمنٹ نے اس تقسیم کو منسوخ کیا اور نہ بنگالیوں نے باوجود اپنے افسران بالا کے ہاتھوں سخت سے سخت تکالیف اٹھانے کے شورش وفساد نہ چھوڑا۔اسی کش مکش میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر گورنر سر فلر نے (جن کو بنگالی اپنا دشمن جانتے تھے) استعفا دے دیا جو گورنمنٹ نے منظور کر لیا ان کے مستعفی ہونے پر بنگالیوں نے بڑی خوشی منائی اخباروں میں اظہار مسرت و شادمانی کیا۔ایسے وقت میں مرزا صاحب و مرزائی اصحاب نے یہ سوچتے ہوئے کہ گورنمنٹ تقسیم بنگال کی عدم منسوخی پر جمی ہوئی ہے ایسا نہ ہو ہمارا الہام رائیگاں جائے اب تو خدا نے موقع دیا ہے اللہ اعلم آئندہ ایسا موقع بھی ہاتھ آئے یا نہیں؟ جھٹ لکھ دیا کہ بس ہماری پیش گوئی کا یہی منشاء تھا کہ: تقسیم بنگالہ بھی منسوخ نہ ہوگی اور بنگالیوں کی دل جوئی بھی ہو جائے گی۔(ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۳۴۷)

ڈاکٹر صاحب! آپ کا شاہ انگلستان کے حکم سے ۱۹۱۱ء میں تقسیم بنگالہ کی منسوخی کو پیش کر کے مرزائی پیش گوئی کی صداقت بتانا صریح دھوکہ اور مجسم جعل ہے یا نہیں؟ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب خود تو اعلان کر چکے ہیں کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی کاش آپ نے رسالہ، مرزا قادیان اور شاہ انگلستان مصنفہ مولانا فاتح قادیان ہی دیکھا ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! دیکھئے مرزا صاحب و مرزائی اصحاب تو یہ کہتے ہیں کہ پیشگوئی کا منشا صرف سر فلر کا استعفا تھا اور اب تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی لیکن جب اللہ تعالی نے بادشاہ انگلستان کے ہاتھوں اس پیش گوئی کو جھوٹا ثابت کرانے کو تقسیم بنگالہ منسوخ کرادی تو اب قادیانیوں کا اس منسوخی کو مرزائی کلام کی تصدیق پر پیش کرنا سراسر دھوکہ دہی اور جعل سازی ہے یا نہیں؟ انصاف

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی اور وہ ایسی منسوخ ہوئی کہ انگلستان سے بادشاہ نے آ کر خود اس کی منسوخی کا اعلان کیا۔ کیا اب بھی مرزا جیکی پیش گوئی کے غلط ہونے میں کوئی شک اور ڈاکٹر اسماعیل کی دھوکہ دہی میں کوئی شبہ رہا؟ آگے چلئے۔ ڈاکٹر اسماعیل لکھتے ہیں:

عبدالحکیم خان ڈاکٹر کے لئے جو الہامات تھے ان میں ایک اس کے انجام کے متعلق یہ بھی تھا۔

فرشتوں کی کھینچی ہوئی تیرے آگے ہے۔ وہ آخر کار خائب و خاسر مرا۔

جواب: یہ پیش گوئی بھی صریح جھوٹی نکلی۔ سنئے! ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے مرزا جی کے متعلق جو الہام لکھا تھا وہ ہم ذیل میں مرزا کی تحریر سے پیش کئے دیتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں جو الہام مرزا جی نے گھڑا وہ بھی ملاحظہ ہو ۔مرزا صاحب رقم طراز ہیں:

ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبد الحکیم خان ہے ...جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا ...مگر خدا نے اس کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۲۱۔۳۲۲)

چونکہ مرزا جی ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ہی اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے پہلے مر گئے اور ڈاکٹر صاحب مرزا صاحب کے شر سے محفوظ زندہ سلامت با کرامت رہے اس لئے مرزائی کے فیصلہ کے مطابق وہ سچے اور مرزا کاذب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر

کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

ناظرین کرام! ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے جو ۵۰ پیش گوئیاں مرزا جی کی پیش کی ہیں ان میں یہی چند ایسی ہیں جن میں کچھ نہ کچھ تعیین و تخصیص ہے جن کے متعلق بفضلہٖ تعالیٰ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ سب جھوٹی نکلیں ۔باقی رہیں گول مول پیش گوئیاں مثلاً غلام احمد کی جے ،نواب مبارکہ بیگم ،قیصر ہند کی طرف سے شکریہ ،تائی آئی ،اور ماسی گئی وغیرہ ،چونکہ ان میں سے کوئی بھی پیش گوئی کی حیثیت نہیں رکھتی اس لئے ہم ان کو زیر بحث نہیں لاتے نہ لانے کی ضرورت ہے ۔ راقم ۔ محمد عبداللہ معمار

....

کامیاب مناظرہ

بقلم مولوی مہر دین میاں ونڈ ضلع امرتسر

ناظرین کرام! خاکسار نے اخبار اہل حدیث ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء میں اپنے گاؤں موضع میاں ونڈ میں مرزائیوں سے مناظرہ کے متعلق عرض کیا تھا کہ اس علاقہ میں یہ مناظرہ مرزائیوں کے خلاف سد سکندری (ماشاء اللہ) بن چکا ہے

الحمد للہ۔خداوند کریم نے میری اس آواز کو شرف قبولیت بخشا۔ایک وہ دن تھا جس کو آج پندرہ ماہ ہوئے کہ دارالخلافت قادیان سے مبلغین کے نام سپیشل آرڈر نافذ کیا گیا تھا کہ ہر ماہ موضع میاں ونڈ میں ایک مبلغ قادیانی اشاعت کے لئے بالضرور ورود فرمانا چاہیے۔اور اخبار الفضل قادیان میاں ونڈ کی گلیوں میں گشت کیا کرتا تھا۔اور چند ایک بے سمجھ نفوس بھی قادیانی دجل سے مانوس نظر آنے لگ گئے تھے۔جس سے عاجز پر اندیشہ گذرا کہ مبادا اس منحوس خاردار درخت کا پودا یہاں بھی لگ جائے ،مناظرہ کی ٹھان لی جس کا نتیجہ مبارک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہوا کہ آج بفضل خدا وہ دن ہے کہ مرزائی مبلغین کا ورود تو درکنار وہ میاں ونڈ کی طرف منہ کرتے جھجکتے نظر آتے ہیں۔ افسوس کہ اخبار الفضل سے گاہے ملاقات ہوا کرتی تھی وہ بھی یہاں سے کنارہ کش ہو گیا۔ ہاں قادیانی جماعت کا سیمپل یک کس مسمی فضل دین جو کسی وقت مسلمان واعظ کہلاتے تھے اور عرصہ دو تین سال سے قادیانی عیسویت کے دلدادہ بن رہے ہیں کس مپرسی کی حالت میں آج کل یہاں قیام پذیر ہیں۔ چشم بد دور قادیانی روحانیت کا مجسم نمونہ ہیں۔ روزانہ تین چار دفعہ افیون کا استعمال فرمایا کرتے ہیں۔ فرصت ملے نماز بھی ادا کر لیتے ہیں لا اکراہ فی الدین کے تحت رمضان مبارک کے بارے تو قطعاً سبک دوشی حاصل کر چکے ہیں۔ غرض کہ رسول قدنی کی فرمان برداری میں ہمہ تن منہمک و مستغرق ہوتے ہوئے: چہ غم دیوار امت را کہ دارد چونتو پشتیبان، کے نعرے کسا کرتے ہیں حسب فرمان خلیفہ ثانی تن دہی سے اپنے دو کس افیونی ہم جنسوں کے درمیان خوب پرواز تبلیغ فرمایا کرتے ہیں۔ آپ کا اعلان ہے کہ کوئی نہیں جو شراب کی طرح نام لے کر افیون کے حرام و مسکر ہونے کی واضح دلیل دے سکے لہذا افیون حلال ہے کیونکہ شراب کی طرح اس کی حرمت نامزد نہیں اور یہ مسکر نہیں مخذر ہے۔ مخذر کی حرمت ثابت نہیں۔

خلیفہ قادیان کی خدمت میں التماس

کیا آپ کے اس مرید کا طرز عمل درست ہے؟ کیا آپ کے مذہب میں افیون حلال ہے؟ اور کیا تارک صوم ماہ رمضان مسلمان ہے؟ اگر افیون حلال نہیں ہے تو اسے حلال کہنے والے کے متعلق آپ کا کیا فتوی ہے؟ اور مذکورہ بالا افعال کا مرتکب آپ کے سلسلہ بیعت میں داخل رہ سکتا ہے۔

برادران اہل اسلام کی خدمت میں التماس

بفضل خدا قادیانی فتنہ کا تارو پود بکھر چکا ہے جسم بے روح کی طرح صرف ڈھانچہ ہی باقی رہا ہوا ہے۔ اگر اہل اسلام نظام کی طرف تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو مرزائی پروپیگنڈہ کی کچھ بھی حقیقت باقی نہیں رہتی۔

تجربہ سے سلسلہ مناظرات اس فتنہ کے سدباب میں مفید تر ثابت ہوا ہے غرض کہ جہاں بھی ان کے مبلغ (جو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا لے رہے ہیں) پہنچیں، عاشقان اسلام تندہی سے ان کا تعاقب کریں اور مناظرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رچاویں۔انشاءاللہ تعالی سوائے فرار کے ان کے لئے کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ان کی صوفیانہ تقریروں کا ایک دم میں خاتمہ ہوکر رہے گا۔ان کی چکنی چپڑی باتیں دین سے ناواقف لوگ نہ سنیں نہ موثر ہوں،قاعدہ کی بات ہے، اگر تنہاء پیش قاضی روی راضی آئی، ان بے علم بے چاروں کو اپنے گھر کی تو کوئی خبر نہیں کہ اس میں کیا دھرا ہے جو کسی نے کہا مان لیا۔مرزائی گھاس تلے سانپ ہیں ان سے ڈرتے ہی رہنا چاہیے۔ فاتح قادیان زندہ باد۔

....

کسوف مرزا

نمبر ۳۔آٹھویں دلیل

مرزا غلام احمد صاحب کے اس روایت کا مصداق نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے وقت میں جو گرہن ہوا ہے وہ انہی معمولی تاریخوں میں ہوا جن میں عموماً ہوا کرتا ہے حالانکہ اس روایت میں مہدی کے وقت واقع ہونے والے گرہن کے بے نظیر کہا گیا ہے۔اس کا جواب مرزا صاحب یہ دیتے ہیں:

اس جگہ لم تکونا کا لفظ آیتین سے متعلق ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ دونوں نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسی کو عطا نہیں کئے گئے۔پس اس جگہ یہ کہاں سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف خارق عادت ہوگا بھلا اس میں وہ کون سا لفظ ہے جس سے خارق عادت سمجھا جائے...سو پیشگوئی کا بھی یہی مفہوم ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا گیا خواہ صادق ہو یا کاذب صرف مہدی موعود کو دیا گیا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷۔۴۸)

اسکے جواب میں سب سے پہلے روایت کے اصل الفاظ پیش کئے دیتا ہوں۔ملاحظہ ہو

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السماوات والارض تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منه و لم تکونا منذ خلق الله السماوات والارض . چاند گرہن پہلی رمضان کو اور سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ دونوں جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں کبھی واقع نہیں ہوئے

ناظرین کرام! للہ انصاف کیجئے کہ اس روایت میں کسوف خسوف کو بے نظیر کہا گیا ہے یا نہیں؟ کیا اس روایت میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ یہ کسوف خسوف کسی مدعی نبوت و رسالت کے عہد میں تو نہیں ہوئے ہوں گے، مگر ویسے کئی دفعہ وقوع پذیر ہوتے رہیں گے۔ ہرگز نہیں۔ خود مرزا صاحب متوفی شروع شروع میں جب کہ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ مجھ سے پہلے بھی اس طرح کے گرہنوں کا اجتماع ماہ رمضان کے اندر خاص انہی تاریخوں میں ہوتا رہا ہے، اس روایت کا یہی مطلب بیان کرتے رہے کہ یہ گرہن ایسے نہیں کہ ان کی نظیر آج سے پہلے کبھی نہیں پائی گئی بلکہ لوگوں کو للکارتے رہے کہ اگر تم سچے ہو تو پیش کرو۔ بلکہ بڑی تحدی کے ساتھ کہتے رہے کہ میرے مخالفوں میں ہرگز سکت نہیں ہے کہ اس قسم کا کسوف خسوف مجھ سے پہلے واقع دکھا سکیں لیکن جب علماء کرام نے کئی ایک نظیریں اس گرہن کی زمانہ سابق میں ثابت کر دیں تو آپ ان کے سامنے ان الفاظ میں ہتھیار ڈالے :

ہمارے زمانہ سے پہلے بھی رمضان میں کسوف خسوف ہوا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں۔

(الحکم قادیان۔ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

اسی طرح حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۶۔۱۹۷ میں ان کا اقرار موجود ہے لیکن چونکہ اس تسلیم سے ان کی یہ دلیل ٹوٹ جاتی تھی اس لئے اس تسلیم کے ساتھ ہی حقیقۃ الوحی میں یہ پچ لگائی کہ:

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے

(حقیقۃ الوحی ص ۱۹۶)

جناب مرزا صاحب کی اس نئی پچی کاری کے رد نیز کسوف خسوف مندرجہ دارقطنی کے واقعی بے نظیر اور خارق عادت ہونے کے ثبوت میں ہم مرزا صاحب ہی کی تحریر پیش کئے دیتے ہیں سنئیے! مرزا جی نے جس کسوف خسوف کو اپنی علامت بتایا ہے وہ ۱۸۹۴ء میں ہوا۔ اس کے قریباً ایک ماہ بعد مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم کے صفحہ ۵۶ تا ۵۸ میں رقم طراز ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوگیا..مگر ہم کو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا۔اور اس کی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں۔مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو! اور سفیہو! یہ حدیث خاتم الانبیاء کی طرف سے ہے اور یہ حدیث دار قطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ نہیں گذرا۔ پس پوچھلوان سے اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جس میں تمہارا دعوی صاف دلیل کے ساتھ پایا جائے اور کوئی ایسا قائل پیش کرکہ اس قسم کا خسوف کسوف اس نے دیکھا ہے۔اگر تم سچے ہو اور تمہیں ہرگز قدرت نہیں ہوگی کہ اس کی نظیر پیش کرسکو۔پس تم جھوٹوں کی پیروی مت کرو۔کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے ...پس اگر کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے ...اور تمہیں معلوم ہے کہ ان کی کتابیں مسلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہیں مگر ان میں اس نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا، تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ذکر کرتا ہے تو تو نے بہتان باندھا....اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے تھے ان کے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے پس جس شخص نے یہ زعم کیا کہ یہ خسوف کسوف پہلے بھی واقع ہوگیا اس نے مفتریات کی پیروی کی اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی...تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کرسکو پس خدا تعالی کی نشانوں سے روگردانی مت کرو۔(نور الحق حصہ دوم طبع ۱۸۹۴ء ص ۶۲)

بھائیو! دیکھو کس زور شور سے ان گرہنوں کی نظیر طلب کرتے ہوئے ان کو بے نظیر ماننے میں شک کرنے والوں کو ڈانٹتے ہیں کہ چونکہ صادق رسول کی حدیث میں اس کو بے نظیر کہا گیا ہے لہذا اس کے بے نظیر ہونے میں شک وشبہ کرنے والے نادان اور سفیہہ ہیں پھر کہتے ہیں کہ کوئی ایسا قائل پیش کرو جو کہتا ہو کہ میں نے اس طرح کا گرہن دیکھا ہے، تم ہرگز پیش نہ کرسکو گے۔آگے چل کر فرمایا کہ یہ ظن کرنا کہ شاید سلف نے بوجہ غفلت ایسے گرہن کا ذکر نہ کیا ہو، یہ بہتان ہے۔اس پر دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر حریص تھے اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے تھے ان کے دیکھنے کے لئے آمادہ تھے،،

ناظرین! کیا اب بھی آپ کو یہ تسلیم کرنے میں کچھ تردد ہے کہ اس روایت میں واقعی اس گرہن کو بے نظیر قرار دیا گیا ہے اور مرزا صاحب (جنہوں نے اپنی اس مرقومہ بالا تحریر میں لکھا تھا، پس جس شخص نے یہ زعم کیا یہ خسوف کسوف پہلے بھی واقع ہو گیا اس نے مفتریات کی پیروی کی اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی) بقول خود مفتریات کی پیروی کرنے والے اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر کاذبین کے اقوال کو ترجیح دینے والے ہیں کیونکہ آپ نے اس عبارت کے بعد کھلے الفاظ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ہاں مجھ سے پہلے بھی ایسا گرہن ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد مرزا صاحب فرماتے ہیں:

تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو۔

بھائیو! ہماری طاقت کا لوہا تو مرزا صاحب نے ایسا مانا کہ صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ ہاں مجھ سے پہلے ایسا ہو چکا ہے۔ ہاں اس کے ساتھ جو دوسری پچ آپ نے لگائی تھی اس کا رد ہم نے انہی کی مرقومہ بالا تحریر سے پیش کر دیا۔ مرزا صاحب کا یہ فرمان واقعی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ

قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا انکے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں اور ان کی نظر سے وہ امور اس وقت مخفی رکھے جاتے ہیں جب تک خدا تعالی کی قضا و قدر نازل ہو جائے (حاشیہ ص ۸۔ استفتاء)

ہم بصدق دل مرزا صاحب کی اس تحریر پر ایمان لاتے ہوئے ان کے رد میں ان کی ہی تحریرات پیش کر کے احمدی امت کو متوجہ کرتے ہیں وہ بھی اس پر غور فرمائے

الحاصل جو روایت مرزا جی نے اپنے وقت کے گرہن کی تصدیق میں پیش کی تھی اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعود کے وقت ہونے والا خسوف کسوف نرالی اور انوکھی قسم کا ہوگا اور جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں اس طرح کا گرہن کبھی رونما نہیں ہوا ہوگا۔ نہ ایسا کسوف و خسوف جو قدیم سے ہوتا چلا آیا ہے جیسا کہ جناب قادیانی پیش کرتے ہیں جو خود ان کی زندگی میں ہی میں تین دفعہ ہو چکا ہے۔ باقی دارد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہ شریف کا چیلنج مباہلہ

سید محمد شریف شاہ صاحب گھڑیالوی خدایاد بزرگ ہیں۔ آپ نے جون میں خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد کو مباہلہ کے لئے دعوت دی۔

خلیفہ قادیان نے اس کے جواب میں اشتہار دیا کہ آپ اپنے ساتھ ہزار کم سے کم ۵۰۰، اتباع لائیں میں بھی لاؤنگا۔ نیز دو دو گھنٹے ہر فریق تقریر کرے۔

شاہ صاحب نے لکھا کہ ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اشتہار دیا کہ آیت مباہلہ میں انفسنا جمع کا صیغہ ہے اس لئے بہت سی جماعت ہونی چاہیے۔

شاہ صاحب نے لکھا کہ میاں مباہلہ میں سارا معاملہ خدا کے سپرد کیا جاتا ہے پس آیئے ہم بھی اپنا اختلاف خدا کے سپرد کریں

اس کا جواب آج (۲۶ جولائی ۱۹۳۱ء) تک قادیان سے نہیں نکلا۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی

جلد۳ نمبر۶

بابت ستمبر ۱۹۳۱ء

قاتل پھانسی کی موت سے بچایا گیا

مرزائی سفاک جس نے دو بے گناہوں پر حملہ کر کے ایک کو شہید اور دوسرے کو سخت زخمی کیا، جس کی گرفتاری پر قادیان کے مقدسین نے اس مال سے جو بزعم خود دین اسلام کی خدمت کے لئے جمع کرتے ہیں، قاتل مذکور کی بریت کرانے میں پریوی کونسل لندن تک ہزارہا روپیہ خرچ کیا، جس کے انجام پر ارشاد الٰہی صادق ہوا فسینفقو نہا ثم تکو ن علیھم حسرۃ ثم یغلبو ن یعنی سفاک قاتل کی سزائے پھانسی بحال رہی اور وہ پھانسی دیا گیا۔

خیر یہ تو ہوا جو ہوا، مگر قادیان کی مشین نے ایک بڑی بھاری غرض کو مدنظر رکھ کر اس سفاک کو بڑی عزت اور اس کی پھانسی کو بڑی اہمیت دے کر اس کی ولایت و کرامات کو مشہور کرنا شروع کیا۔ ایک طرف ظالم قاتل کی تصویر شائع کی، دوسری طرف اس کے الہام اور کشف بنائے جو بظاہر جھوٹے ہیں۔ مگر قادیانی مقدسین کے نزدیک جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی مشکل کام نہیں کیونکہ ان کا گویا مقولہ ہے :

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

قبل اس سے کہ ظالم مذکور کے مصنوعی الہام اور قادیانی تاویل ہم ناظرین کو بتائیں پہلے ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استاد ازل کا طریق تاویل بتاتے ہیں تا کہ ملوم ہو سکے کہ یہ لوگ کس اصول پر کاربند ہیں۔

ڈپٹی آتھم عیسائی کے حق میں مرزا صاحب قادیانی نے جون ۱۸۹۳ء میں پیش گوئی کی تھی کہ ۱۵ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا (کتاب جنگ مقدس) جس کی معیاد ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی اور آتھم نہ مرا، بلکہ وہ فیروز پور سے امرت سر میں زندہ لایا گیا۔ اس وقت عیسائیوں نے اس کا جلوس نکالا جس میں مختلف قسم کی نظمیں پڑھتے تھے ایک دوشعر بطور نمونہ درج ہیں

ایسی مرزا کی گت بنائینگے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

باوجود اس صریح غلطی کے مرزا غلام احمد نے کمال کر دیا کہ اپنی پیش گوئی کو بچالیا جس کی ہم کیا سب لوگ داد دیں گے۔ فرمایا آتھم ہماری پیش گوئی سے ایسا ڈرا کہ مرتسر سے فیروز پور بھاگا گیا (واضح رہے کہ آتھم کی نرینہ اولاد نہ تھی، لڑکی تھی، جسکا خاوند فیروز پور رہتا تھا۔ وہ لڑکی اپنے بوڑھے باپ کو اپنے ساتھ لے گئی) وہاں بھی اس کو موت کا نظارہ سامنے دکھائی دیا: یہی وہ ہاویہ ہے جو پیش گوئی میں مذکور ہے جو آتھم نے پالیا (دیکھو تفصیل در الہامات مرزا)

اسی استاد کے شاگردوں نے محمد علی قاتل کے الہام بتائے۔ بتا کر ان کو سنایا جس کے آج یہ مضمون لکھنا تجویز ہوا ہے۔ قادیانی مضمون ایسا دل چسپ ہے کہ ہم اس کو پڑھ کر دیر تک محظوظ رہے اس لئے ہم اپنے ناظرین کو بھی اپنے ساتھ محظوظ کرتے ہیں۔ مولوی شیر علی نائب خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

ان (محمد علی قاتل) کو اپنے رؤیا اور کشوف کے ماتحت یقین تھا کہ پھانسی کی موت سے بچایا جاؤں گا۔ ان کی موت جس طرح ہوئی اس کی بظاہر شکل اگر چہ پھانسی کی ہے لیکن جب ہم قرائن کو دیکھتے ہیں اور علامات پر غور کرتے ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ ان کی یہ بات بھی پوری ہوئی۔ جب قادیان میں ان کی لاش لائی گئی تو قاضی صاحب گو زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے لیکن ان کا چہرہ زبان حال سے بتا رہا تھا کہ انہیں پھانسی سے بچالیا گیا ہے ہمیں جو علم دیا گیا تھا وہ یہی تھا کہ قاضی صاحب کو پھانسی دی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لئے یہ بات کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ وہ پھانسی کی موت کے سوا کسی اور موت سے فوت ہوئے ہیں لیکن ان کے چہرے اور عام حالت میں ایک ایسی بات تھی جس نے مجبوراً دیکھنے والوں کے خیالات میں ایک غیر مترقبہ تبدیلی پیدا کر دی

ڈاکٹروں نے کتابیں دیکھ کر بتایا کہ ایسی موت کی کوئی علامت بھی ان میں نظر نہیں آئی خدا تعالی نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ ظاہری پھانسی کے معاً بعد لاش ہمارے آدمیوں کے حوالے کر دی گئی اور لاش دینے والوں نے بھی بتایا کہ کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی۔ پھر اور آدمی جب حال دریافت کرنے کیلئے گئے تو جو حالات معلوم ہوئے وہ بھی یہی ظاہر کرتے ہیں ایک زندہ آدمی کو جب پھانسی دی جاتی ہے تو ایک بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ پھانسی کے بعد انسان کا جسم تڑپتا ہے مگر انہوں نے ذرہ حرکت نہ کی اس کے مقابلہ میں داروغہ جیل نے ایک بات بیان کی اور وہ یہ کہ پھانسی کے تختہ پر جب ان کو کھڑا کیا گیا تو کسی قدر کانپے ممکن ہے وہی وقت جان کنی کا ہو کیونکہ ان کی حالت ایسی تھی گویا مردہ کو لٹکایا گیا جس طرح مردہ کو اگر پھانسی دی جائے تو اس میں کوئی حرکت نہیں پیدا ہوتی اسی طرح ان کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی

غرض بہت سے ایسے قرائن ہیں جن سے یقین ہوتا ہے کہ ان کی موت پھانسی سے نہیں ہوئی ممکن ہے غیر لوگ یہ نہ مانیں مگر ہمارے لئے کافی قرائن ہیں۔ (الفضل قادیان ۶ جون ۱۹۳۱ء)

ناظرین غور کریں کہ مداری لوگ آگ سے پھول نکال دیتے ہیں ان قادیانی مقدسین سے اپنے فن میں زیادہ ماہر ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کس مزے سے پھانسی پر مرنے والے کو پھانسی کی موت سے بچاتے ہیں۔ پھر لطف یہ کہ ہے کہ فقرہ: ممکن ہے غیر لوگ نہ مانیں، میں ہم غیروں منکر بتاتے ہیں حالانکہ ہم ان سے پہلے اس بات کے قائل ہیں یا ہو سکتے ہیں جس کی وجہ ہم یہ بتاتے ہیں کہ محمد علی سفاک اتنا بزدل تھا کہ جب وہ پھانسی پر لے جایا گیا تو بحکم: قیامت دیدہ ام پیش از قیامت، پھانسی سے ڈرتے ہوئے پہلے ہی خون خشک ہونے سے مر گیا۔ وہ خبیب صحابی کی طرح نور نبوت سے منور ہوتا تو ایسا بزدل نہ ہوتا بلکہ بڑی خوشی سے سولی چڑھتا اور مندرجہ ذیل شعر پڑھتا ہوا جان بحق سپار ہوتا جو حضرت خبیبؓ نے کفار مکہ کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہوئے پڑھے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لست ابالی حین اقتل مسلماً

علی ای شق کان فی اللہ مصرعی

و ذالك فی ذات الالہ و ان یشاء

یبارك علی اوصال شلو ممزع

(میں جب کہ اللہ کی راہ میں قتل ہوتا ہوں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں یہ تکلیف اللہ کی راہ میں ہے اگر وہ چاہے گا تو کٹے ہوئے جوڑوں میں برکت کردے گا)

یہ تو ایک روحانی بزرگوں کی مثال ہے محمد علی جن کی گرد کو بھی نہیں پہنچا ہوگا افسوس تو یہ ہے کہ وہ آج کل کے پولٹکل شیدائیوں کی طرح بھی نہ ہوا جو پھانسی پر چڑھ کر بھی انقلاب زندہ باد کے نعرے پر جان دیتے ہوئے کہہ جاتے ہیں

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز

کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیابد

....

شاہ شریف اور مرزا محمود کے مباہلے کا محاکمہ

سید محمد شریف امیر جماعت (گھریالہ) اور میاں محمود قادیانی میں محاکمہ

مباہلہ ضرور ہو (نقل مطبوعہ اشتہار)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جب مسیحیت اور مہدویت کا دعوی کیا تو اس کے ثبوت میں انہوں نے اپنی روحانیت کو یوں پیش کیا کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں چنانچہ اسی زعم میں انہوں نے مولوی عبدالحق غزنوی ساکن امرتسر سے ۱۵ جون ۱۸۹۳ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۲۱ھ کو عیدگاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پہلے فوت ہوئے اور غزنوی صاحب کا نو سال بعد انتقال ہوا (حالانکہ مرزا صاحب کا صاف قول ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کے سامنے مرجاتا ہے۔الحکم قادیان ۔ ۱۰،اکتوبر ۱۹۰۷ء)

دوسرا واقعہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی روحانیت کا یہ ہے کہ انہوں نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جس کا نام تھا:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ،

اس اشتہار میں انہوں نے دعا کی کہ: یا اللہ! مولوی ثناء اللہ میری تکذیب اور تردید کرتا ہے۔اس لئے میں تیرے تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے،اس کو سچے کی زندگی میں فوت کر۔

اس دعا کو مرزا صاحب نے خدا تعالی کے حضور میں رجسٹری بھی کرا دیا کیونکہ اخبار بدر میں لکھا تھا کہ میں (مرزا) نے جب ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو مجھے الہام ہوا اجیب دعوة الداع یعنی میں نے تیری یہ دعا قبول کرلی۔۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

(ان باتوں کا) نتیجہ یہ ہوا کہ،مولوی عبدالحق غزنوی سے ۹ سال پہلے اور مجھ خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) سے آج تک ۲۳ سال پہلے مرزا صاحب کا فوت ہو جانا صاف صاف فیصلہ خداوندی ہے کیونکہ مرزا صاحب کا اپنا قول ہے:

مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے

(الحکم ۱۰۔اکتوبر ۱۹۰۷ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقطع دا بر القو م ۔ باوجودان فیصلوں کے قادیان سے مباہلہ کی آواز اٹھتی رہی جس کے جواب میں جلسہ اہل حدیث بٹالہ میں سید محمد شریف صاحب گھریالوی نے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو دعوت مباہلہ دی جس کے لئے وہی مقام (امرتسر) جہاں کے ان کے والد مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے مباہلہ کیا تھا متعین کیا اور تاریخ ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مقرر کی۔

اس کے جواب میں میاں محمود احمد قادیانی نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں مگر بشرائط ذیل:

۱۔ ہر فریق اپنے اتباع میں سے ہزار یا پانچ سو آدمی ساتھ لائے جو مباہلہ میں شریک ہوں۔

۲۔ ہر فریق دو گھنٹے پہلے تقریر کرے جس میں مسئلہ حیات و وفات مسیح پر اور صداقت یا بطالت مرزا پر بحث ہو۔

۳۔ یہ دو امر تو قطعی لاتبدیل ہیں۔ ان کے علاوہ اور امور کے تصفیہ کے لئے ایک کمیٹی بنے جس میں دو دو ممبر فریقین کے اور تین ممبران چاروں کے انتخاب سے، کل سات ممبروں کی کمیٹی مبادی مباہلہ کا فیصلہ کرے۔

ہماری رائے میں جو بالکل واقعات پر مبنی ہے میاں محمود احمد صاحب قادیانی بظاہر مباہلہ کا اقرار کیا لیکن درحقیقت فرار۔ اس کی تفصیل بتانے کے لئے ہم پہلے مباہلہ کے تاریخی واقعات سناتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ مباہلہ کا مسئلہ قرآن شریف میں آیا ہے جہاں عیسائیوں کو کہا گیا کہ

ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکا فر ین (آؤ ہم دونوں فریق اپنے اپنے عیال کو ساتھ لے کر بالمقابل دعا کریں جس میں جھوٹوں پر لعنت کریں)

اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے یوں عمل کیا کہ حضرات علی فاطمہ حسن حسینؓ کو ساتھ لیا اور فرمایا میں جب دعا کرونگا تو تم آمین کہنا (تفسیر معالم وغیرہ)

ہاں بطور خود شرکت کرنے والے اور اصحاب بھی تھے۔ میاں محمود احمد صاحب نے ابن عساکر سے حضرات ابوبکر، عمر، عثمان وغیرہ کا ساتھ نکلنا نقل کیا ہے وہ بطور شرکت تھا بطور شرط نہیں تھا۔ اسی طرح ابوحبان سے کسی جماعت کا منقولہ قول بھی بطور واقعہ کے نہیں ہے بلکہ محض اس قائل کا خیال ہے۔ واقعہ صرف یہی ہے جو تفسیر معالم وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ مع عیال خود میدان کی طرف تشریف لے گئے، مگر عیسائی نہ آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس میں اپنی ہلاکت سمجھی۔

یہ تو ہے سنت نبویہ۔ اب سنیئے مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیسے کیا۔

۱۔ مباہلہ سے پہلے کوئی تقریر نہیں کیونکہ مرزا صاحب سے اس بات کا فیصلہ ہو گیا تھا کہ تقریر کوئی نہ ہوگی چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں؛

مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کرونگا۔

(خط مرزا مندرجہ اشتہار غزنوی ۸ ذی قعدہ ۱۳۱۰۔ جون ۱۸۹۳ء)

صرف ان الفاظ میں فریقین کی دعا تھی جو مقرر ہو چکے تھے

۲۔ مولوی عبدالحق غزنوی اکیلے تھے کیونکہ مرزا صاحب نے اعلان کیا ہوا تھا کہ

مجھ کو اس شخص (غزنوی) اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے

(اشتہار مئی ۱۸۹۳ مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۴۹)

اسی لئے میاں محمود نے بھی حال میں تسلیم کیا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کے زمانہ میں ایک ایک آدمی کے ساتھ مباہلے ہوئے

(الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء ص ۷)

اس لئے ہزار پانچ سو کی تعداد بطور شرط کے مقرر کرنا خلف سنت نبویہ اور اعمال مرزا کے بھی مخالف ہے لہذا یہ اقرار نہیں بلکہ فرار ہے۔

ایک بات میاں محمود احمد نے یہ بھی کہی ہے کہ سید محمد شریف صاحب نے تاریخ از خود مقرر کر لی اور مقام مباہلہ بھی خود ہی مقرر کر دیا جو ہم کو منظور نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ میاں محمود احمد صاحب اس عذر میں بھی راستی پر نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے بھی مقام اور تاریخ خود ہی مقرر کی تھی۔ (ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۵۰)

مرزا صاحب متوفی نے اپنی مقرر کردہ تاریخ پر یہاں تک اصرار کیا تھا کہ غزنوی مرحوم نے جب کسی وجہ سے تاریخ میں تبدیلی چاہی تو مرزا صاحب نے جواب میں لکھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ہرگز تاریخ تبدیل نہیں ہوگی۔ لعنة الله علی من تخلف منا و ما حضر فی ذلك التا ریخ و الیو م و الوقت ۔ (جوفریق مقررہ تاریخ اور وقت پر نہ آئے اس پر اللہ کی لعنت ہو) خط مرزا قادیانی بنام عبدالحق غزنوی مرحوم مندرجہ اشتہار غزنوی مذکور)۔

واقعات نبویہ ﷺ اور افعال مرزائیہ سے مندرجہ ذیل نتائج صاف صاف نکلتے ہیں

۱۔مباہلہ اکیلے ہوسکتا ہے۔۲۔مباہلہ میں کوئی تقریر نہیں ہوتی۔۳۔تاریخ اور وقت مقرر کرنا داعی کا حق ہے۔

پس ان وجوہ سے ہم خدالگتی کہتے ہیں کہ میاں محمود احمد صاحب مباہلہ کو ٹالتے ہیں جس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کی موت دیکھی ہوئی ہے اس لئے وہ موت سے گھبراتے ہیں اور سید محمد شریف صاحب بزبان حال ان کو کہتے ہیں انّ المو ت الذی تفرو ن منه فا نه ملا قیکم

سید محمد شریف صاحب توجہ فرمائیں

کچھ شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب بذریعہ مباہلہ غزنوی اور بذریعہ آخری فیصلہ اپنے متعلق حق و باطل کا فیصلہ درگاہ خداوندی سے کرا چکے تھے جو بحمد اللہ مسلمانوں کے حق میں کافی سے زیادہ مفید ثابت ہو چکا تھا۔علاوہ آسمانی فیصلہ کے لودھیانہ میں انعامی مباحثہ میں بذریعہ مسلّمہ ثالث کے زمینی فیصلہ بھی ہو چکا تھا جس میں انہوں نے مبلغ تین سو روپیہ مجھ خاکسار کو بطور مال غنیمت دیا تھا۔بایں ہمہ آپ نے نئے سرے سے تحریک مباہلہ کی ہے،تو اب آپ اس کی تکمیل بھی کیجئے۔جس کی صورت یہ ہے کہ آپ صاف لفظوں میں بذریعہ اشتہار اعلان کر دیں کہ:

میں (محمد شریف) مع عیال خود فلاں روز اتنے بجے فلاں جگہ فلاں مقام میں میاں محمود قادیانی کیسا تھ مباہلہ کرنے کو پہنچ جاؤں گا مضمون مباہلہ یہ ہوگا:

اے خدائے علیم و بصیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے دعوی مسیحیت موعودہ وغیرہ میں جھوٹا جانتا ہوں اور میاں محمود ان کو سچا کہتے ہیں۔الہ العالمین جو ہم میں سے ترے نزدیک اس بیان میں جھوٹا ہے تو اس پر ایسی لعنت کر کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو۔آمین

اسی طرح میاں محمود کہیں کہ میں سچا ہوں وغیرہ۔ہم وجدانی پیش گوئی کرتے ہیں کہ نصاری نجران کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح میاں صاحب موصوف مقابلہ پر آنے میں پس و پیش کریں گے تو آپ ان کو اس وقت صاف صاف سنا دیجئے گا

بہا نہ کرتا ہے سا قیا کہ نہیں ہے شیشہ میں مے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لینا ترا سبو بھی نہیں رہے گا

راقم ابوالوفا ثناء اللہ

....

ختم نبوت ازروئے قرآن کریم

تحریر :مولوی نورالٰہی گھرجاکھی ضلع شیخوپورہ پنجاب

(مسئلہ ختم نبوت مسلمانوں میں متفق علیہ ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب بھی اس مسئلہ میں علماء اسلام سے متفق تھے چنانچہ مرزا محمود احمد پسر مرزا غلام احمد نے خود تسلیم کیا ہے کہ ۱۹۰۲ء تک حضرت مرزا صاحب، ختم نبوت بمعنی عام کے قائل تھے مگر چند دنوں بعد آپ کو نبوت کا شوق ہوا اور ختم نبوت بمعنی عام سے انکاری ہو گئے تو ان کے جواب بھی ضرورت ہوئی۔ چنانچہ ان کا جواب درج ذیل ہے۔ مدیر)

ا۔پہلی آیت۔ الحمد لله ربّ العالمین ۔سب تعریف ہے اس کے لئے جو تمام دنیا کا واحد رب ہے۔ یعنی پرورش کرنے والا۔ بلا استثناء تمام مخلوقات کا رب ہے کوئی فرد بھی باہر نہیں۔

۲۔دوسری آیت و ما ھو الّا ذکر للعالمین ۔یہ قرآن مجید تمام عالمین کے لئے ہے۔قرآن مجید تمام دنیا کے لئے ہدایت ہے، کسی قوم یا ملک کے ساتھ مخصوص نہیں۔سب دنیا کے لئے اس نے اپنے دروازہ کو کھول دیا۔

۳۔تیسری آیت۔ انّ اوّل بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکاً و ھدی للعالمین ۔مکہ شریف تمام دنیا کے لئے قیامت تک ہے۔ دنیا کا ایک فرد بھی اس سے باہر نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل سے مشیت نے تھا اس کو تا کا
کہ اس گھر سے ابلیگا چشمہ ہدی کا

چوتھی آیت: وما ارسلناك الّا رحمة للعالمين ۔جس طرح سب جہان کا خدا ایک ہے، رب العالمین۔ قرآن سب دنیا کیلئے ایک ہے تا قیامت ذکر للعالمین

قبلہ ایک ہے تمام دنیا کے لئے تا قیامت هدى للمتقين

نبی ایک ہے تمام دنیا کے لئے تا قیامت رحمة للعالمين

۵۔تشریح خود حضرت محمد ﷺ نے فرمادی :

یا ایها الناس ان ربکم واحد۔ و اباکم واحد، و دینکم واحد۔ و نبیکم واحد۔ لا نبی بعدی (کنز العمال)۔اے میری امت کے لوگوں یادرکھو تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے تمہارا دین ایک ہے تمہارا نبی بھی ایک ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا

۶۔حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا :

کیف تختلف هذه الامة وکتابها واحد و نبیها واحد و قبلتها واحد

کنز العمال۔ج ا ص ۳۹۸۔کہ یہ امت کس طرح مختلف ہوسکتی ہے جب کہ ان کی کتاب ایک ہے اور نبی بھی ایک ہی ہے اور قبلہ بھی ایک ہی ہے۔

معلوم ہوا کہ جب دوسرا نبی آجائے تو امت بھی اور ہو جاتی ہے پہلے نبی کی امت نہیں رہتی دوسرا نبی ماننا باعث اختلاف ہے۔

۷۔پانچویں آیت۔ قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً یعنی ان تمام لوگوں کو کہہ دو کہ میں نہ ایک دو نہیں نہ کسی خاص قوم کے لئے اور نہ کسی خاص ملک کے لئے بلکہ دنیا کے ہر گوشہ کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے مبعوث ہو کر آیا ہوں (آخری لیکچر میں مرزا صاحب قادیانی نے ایسا ہی لکھا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔رسول خدا ﷺ نے خود تشریح فرمادی انا رسول من ادرکت حیاً و من یولد بعدی (کنز العمال جلد؟ص ۲۲۹ طبقات ابن سعد جلد۶ ص ۱۰۱)۔کہ میں ان تمام لوگوں کے لئے رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اوران کے لئے بھی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہوں گے

۹۔ترجمہ جو مرزا صاحب قادیانی نے کیا ہے:

یعنی لوگوں کو کہہ دے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں نہ صرف ایک قوم کے لئے۔

(چشمہ معرفت ص ۶۸ وضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۶)

۱۰۔چھٹی آیت۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے تورات وانجیل کی طرح کسی دوسرے (نبی) کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کردیا اور فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم ۔(براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۴)

اس آیت میں اکمال دین بھی آ گیا اور اتمام نعمت بھی اوراس کے بعد رضیت بھی فرمادیا اس لئے آپ خاتم النبیین ہوئے اور آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس کو مقام نبوت پر کھڑا کیا جائے ورنہ ماننا پڑے گا کہ آپ کا دین ناقص تھا جس کے لئے دوسرا نبی مبعوث کیا جائے اور وہ دین کو پورا کرے

۱۱۔علامہ ابن کثیر اس آیت کے تحت میں فرماتے ہیں

ھذا اکبر نعم اللہ تعالی علی ھذہ الامۃ حیث اکمل اللہ تعالی دینھم و لا یحتاجون الی دین غیرہ و لا الی نبی غیر نبیھم صلوۃ اللہ و سلامہ علیہ و لھذا جعلہ اللہ خاتم الانبیاء .(ابن کثیر ج ۳ ص ۲۷۹) کہ یہ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہے اس امت پر کہ اس نے ان کے لئے ان کے دین کو کامل فرمایا اب نہ وہ کسی دین کے محتاج ہیں اور نہ کسی دوسرے نبی کے سوائے اپنے نبی کے۔یہ اس لئے کہ خدا تعالی نے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا

۱۲۔مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

فلا حاجۃ النا الی نبی بعد محمد ﷺ . حمامۃ البشری ص ۶۰۔

(کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم کو کسی نبی کی حاجت نہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ساتویں آیت ۔ و ما ارسلناک الّا رحمۃ للعالمین

ترجمہ جو مرزا صاحب قادیانی نے کیا ہے:

یعنی ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے۔ پس جیسا کہ خدا تعالی تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں۔ (چشمہ معرفت ص ۶۸، وضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۶)

۱۴۔آٹھویں آیت ۔ و ما ارسلناک الّا کافۃ للناس بشیراً و نذیراً و لکن اکثر الناس لا یعلمون ۔یعنی ہم نے تجھ کو نہیں مبعوث کیا مگر اس لئے کہ اب تمام دنیا کے لئے ایک ہی نبی کی ضرورت تھی اور دنیا اس بات کی محتاج تھی کہ بجائے علیحدہ علیحدہ نبی اور رسول آنے کے ایک ہی نبی آئے جو کامل اور مکمل ہو اور آئندہ کے لئے صرف اسی کے وجود پر تمام دنیا کی ہدایت ونجات کا مدار ہو جس کے توسط سے لوگ اس خالق حقیقی تک پہنچیں اس لئے ہم نے تجھ کو اس کام کے لئے چنا اور تمام لوگوں کے لئے قیامت تک بشیر ونذیر بنا کر مبعوث کیا۔

شاید امت مرزائیہ کے لئے آپ کی رسالت کافی نہ ہو اس لئے کسی دوسرے نبی کو پنجاب میں جنم لینا پڑا۔

۱۵۔رسول خدا ﷺ نے خود بھی اعلان فرمادیا: ارسلت الی الخلق کافۃً و ختم بی النبیون۔ صحیح مسلم۔ کہ لوگو سن لو میں تمام جہان کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں اور تمام نبیوں کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا اب کوئی نبی نہ ہوگا۔

۱۶۔نویں آیت۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔ کہ وہ ذات بابرکت جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے بھیجا تا کہ غالب کرے اس کو اوپر تمام ادیان کے۔

۱۷۔دسویں آیت تبارک الذی نزّل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً یعنی مبارک ہے وہ ذات جس نے قرآن مجید اپنے بندے پر نازل فرمایا تا کہ تمام جہان والوں کے لئے نذیر بنے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ کی بعثت تمام عالم والوں کے لئے عام ہے اور عموم بعثت سے ختم نبوت کا ثبوت لازم ہے

۱۸۔ترجمہ جو مرزا صاحب نے کہا ہے: یعنی ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام دنیا کو ڈراوے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(چشمہ معرفت ص ۶۸)

۱۹۔گیارھویں آیت۔ و اذا خذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول ۔ترجمہ جو مرزا صاحب نے کیا ہے:

اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دونگا اور تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا تمہیں اس پر ضرور ایمان لانا ہوگا۔اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہو چکے تھے یہ حکم ہر نبی کی امت کے لئے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ۔جو لوگ آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لائے خدا تعالی ان کو ضرور مواخذہ کرے گا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۳۰ او مجموعہ ص ۴۹۸)

اس آیت میں ثم جاء کم کے الفاظ قابل غور ہیں ان میں نبی کریم ﷺ کے تمام انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ ثم کے ساتھ ادا کیا گیا ہے اس لئے ثم جاء کم کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیاء کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آپ ﷺ تشریف لائیں گے۔

۲۰۔۱۰۔بارھویں آیت۔و اذا خذنا من النبیین میثاقهم و منك و من نوح و ابراهیم و موسی و عیسی ابن مریم و اخذنا منهم میثاقاً غلیظاً ۔لیسئل الصادقین عن صدقهم و اعدّ للکافرین عذاباً الیماً (احزاب:۷۔۸) اور یاد کرو جب ہم نے آپ سے اور سب انبیاء سے عہد لیا کہ ہر صادق کو اس کے صدق پر سوال ہوگا اور کافروں کو جہنم کی مار ہوگی۔

۲۱۔اس آیت کی تفسیر خود آنحضرت ﷺ نے فرمادی ہے :

عن ابی هریرة فی قوله تعالی و اذا خذنا من النبیین میثاقهم و منك قال النبی ﷺ کنت اول النبیین فی الخلق و آخرهم فی البعث فبدء بی قبلهم

(ابن کثیر ج ۸ ص ۴۲؟)

حضرت ابو ہریرہ اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلے تھا اور عالم بعثت میں سب سے آخر ہوں۔اسی لئے یعنی پیدائش کے لحاظ خدا نے اس آیت میں میرا نام پہلے لیا ہے۔

۲۲۔تیرھویں آیت۔و داعیاً الی اللہ باذنه و سراجاً منیراً ۔(پارہ ۲۲ رکوع ۳)۔ اس آیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خدا نے رسول خدا ﷺ کوسورج فرمایا کہ جس طرح آسمان میں ایک ہی سورج ہے اسی طرح زمین میں بھی ایک ہی سورج ہے جس کی روشنی قیامت تک رہے گی۔

۲۳۔مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں ۔

و اعلم انه خاتم الانبیا و لا یطلع شمسه الا نجم التابعین الذین یستفیضون من نوره۔ (حمامۃ البشری ۔ص۶۱) ۔اور جان لو کہ وہ خاتم الانبیاء ہے اور اس کے سورج کے سوا ستاروں کے جو اسی کے صحابی ہیں اور اس کے نور سے مستفیض ہوتے ہیں کوئی اور سورج طلوع نہیں کرسکتا

شمس الهدی طلعت لنا من مکه ۔ عین الندی نبعت لنا بحراء

۲۴۔آپ ﷺ نے فرمایا اصحابی کالنجوم کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔پس آپ کے بعد کوئی سورج طلوع نہیں ہوگا

قادیانی دوست کہتے ہیں کہ سورج کے لئے چاند بھی ہوتا ہے لہذا مرزا صاحب چاند ہیں اس کا جواب بھی سنیئے ۔اس سورج کا تو ایک چاند ہے لیکن نبی ﷺ کے تین چاند ہیں جیسا کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے فرمایا

۲۵۔ قالت رأیت ثلاثة اقمار ۔(موطا امام مالک ج ا ص ۲۳۱)

۲۶۔چودھویں آیت۔ ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین و کان الله بکل شیء علیماً۔

ترجمہ جو مرزا صاحب نے کیا ہے :یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے نبیوں کا۔

یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۳۳۔مجموعہ ص ۱۰۵)

۲۷۔رسول خدا ﷺ نے اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۸۔مرزا صاحب قادیانی اس تفسیر نبوی کی تائید فرماتے ہیں

و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء و فسّر نبینا ﷺ فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین (حمامۃ البشری۔ص ۳۴ مجموعہ ص ۱۶۸)

کیا تم نے جانتے (اے بے سمجھ مرزائیو!) کہ خدا رحیم و کریم نے ہمارے نبی ﷺ کو بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ نے خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور طالبین حق کے لئے یہ بات واضح ہے

۲۹ قد انقطع الوحی بعد وفاته و ختم الله به النبیین (حمامۃ البشری ص ۳۴)

بے شک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالی نے آپ ﷺ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا۔

۳۰۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے

قد انقطع الوحی و تمّ الدین ۔

وحی منقطع ہوگئی اور دین پورا ہو گیا۔ (مشکوۃ۔ج ۴ ص ۳۷۱)

۳۱۔حضرت ام ایمنؓ نے آپ کی وفات پر کہا،

ان الوحی قد انقطع من السماء۔

(بے شک اب آسمانی وحی منقطع ہوگئی)۔(مشکوۃ ج ۴ ص ۳۴۶)

۳۲ ۔خود رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا :

ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی (ترمذی)

(بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی)

۳۳۔علامہ ابن جریر فرماتے ہیں

و لکن رسول الله و خاتم النبیین الذی ختم الله النبوة فطبع علیها فلا تفتح لا حدٍ بعده الی قیام الساعة (ابن جریر۔ج ۲۲ ص ۱۲)

(کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین یعنی ایسا رسول کہ جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی پس وہ آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد قیامت تک کسی پر نہ کھولی جائے گی)

۳۴۔علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں :

فهذه الآ ية نص انه لا نبی بعدی ۔(ابن کثیر ۔ج۸ص۸۹)۔

(کہ یہ آیت نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا)۔

۳۵۔علامہ زمخشری فرماتے ہیں۔

لا ینبا ا حد بعده ۔(کشاف ۔ص ۳۱۵)۔

(کہ آپ کے بعد کوئی نبی بنایا نہ جائے گا)

۳۶۔امام راغب فرماتے ہیں۔

و خا تم النبیین لا نه ختم النبوة ای تممها بمجیئه ۔(مفردات۔ ص۱۴۲) کہ محمد ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمایا۔باقی

....

کسوف مرزا

تحریر: منشی محمد عبداللہ معمار

(مرزا صاحب اور مرزائی صاحبان آج تک بھی روایت کسوف کو پیش کیا کرتے ہیں ان کی سیری کے لئے بالاستیعاب بحث کی ضرورت تھی ۔قابل مضمون نگار منشی عبداللہ معمار امرت سری نے مفصل بحث کی ہے پہلے روایت کے حسن وقبح پر بحث کی دوم لغت حدیث کی رو سے اس کی تحقیق کی کہ ایسے الفاظ کے کیا معنی ہیں پھر اس روایت کا مرزا صاحب کے حق میں نہ ہونا بتایا ہے ۔
مرزا صاحب کو جب بتایا کہ ہر ۳۶ سال کے بعد یہی دور اسی ماہ رمضان میں آتا ہے چنانچہ اس قانون فلکی کے مطابق پہلے بھی ایسے گرہن ہوتے رہے، اس کے جواب میں مرزا صاحب نے کہنا شروع کیا کہ گو پہلے بھی ایسے گرہن ہوتے رہے لیکن اس وقت کوئی مدعی نہ تھا اس لئے یہ گرہن میرے ہی لئے ہے۔اس عذر کا جواب قابل نامہ نگار نے پہلے بھی دیا ہے اور آج بھی دیتے ہیں۔مدیر مرقع)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسرا جواب۔ لیکن اگر بفرض محال چند منٹ کے لئے یہ تسلیم کرلیا جائے کہ مہدی کے وقت ہونے والا خسوف کسوف خارق عادت نہیں ہوگا بلکہ اس کا نرالا پن صرف اتنا ہی ہے کہ اس وقت ایک مدعی رسالت و نبوت موجود ہوگا تو بھی انہی کی اس پیش کردہ قابل مضحکہ دلیل کی رو سے ان کا غیر صادق ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ جس کسوف خسوف کو انہوں نے حقیقۃ الوحی ص ۱۹۴ تا ۱۹۷ و ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶ تا ۵۲ پر پیش کیا ہے وہ ہندوستان میں نہیں بلکہ امریکہ میں ہوا تھا جب کہ وہاں ایک شخص مدعی مسیحیت مسمی ڈاکٹر ڈوئی الیگزنڈر موجود تھا ۔شائد کوئی مرزائی کہہ دے کہ ڈاکٹر مذکور کا دعوی رسالت نہیں تھا۔ سو ایسے جلد باز منکر واقعات حقہ کے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ مرزا جی کی تحریر سے ڈاکٹر ڈوئی کا دعوی رسالت ثابت کیا جائے۔ سو ملاحظہ ہو مرزا جی فرماتے ہیں:

حال میں ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز قادیان۔ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۳۴۱)

پس اگر مرزا جی کی یہ بات تسلیم کی جاوے کہ اس روایت کا مطلب صرف یہ ہے کہ مدعی رسالت یا نبوت کے وقت کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ صرف مہدی کے وقت ہی ہوں گے تو یہ گرہن ڈوئی کی صداقت پر دلیل ہوں گے جس کے دعوی کے بعد اسی کے ملک میں خسوف کسوف ہوا ، نہ کہ مرزا جی کی دلیل دلیل ہوں گے جو ہندوستانی رسول تھے اس کے علاوہ ابھی یہ مرحلہ باقی ہے کہ مرزا صاحب دارقطنی کی روایت کے جملہ ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان سے چاند گرہن ہونے کی تاریخوں سے بزعم خود پہلی تاریخ ۱۳ رمضان مراد لیتے ہیں حالانکہ ہندوستان کی جنتریوں میں اس امریکہ میں ہونے والے چاند گرہن کی تاریخ ۱۲ رمضان لکھی ہے پس مرزا صاحب کا اس گرہن کو اپنی دلیل بتانا ہی سراسر خلاف دیانت اور حد درجہ کی مغالطہ دہی ہے۔

تیسرا جواب۔ یہ ہے کہ اگر بطور تنزل و بطریق ارخاء عنان یہ مان بھی لیا جائے کہ مرزا صاحب قادیانی ہی امریکہ میں ہونے والے گرہن کے مصداق ہیں تو بھی اس پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ مرزا صاحب نے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت سے تمسک کیا ہے اس میں صرف ایک دفعہ چاند اور سورج گرہن مہدی کے وقت ہونا درج کیا ہے جو بقول مرزا ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ کو ہو گیا جس کے متعلق مرزا جی نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۷ پر شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدہ سے بھی ایک شعر نقل کر کے اس کی تشریح یہی کی ہے کہ ٹھیک ۱۳۱۱ھ میں وہ کسوف خسوف دو دفعہ ہو چکا ہے جس کا نتیجہ صاف ہے کہ اس قسم کا گرہن اس روایت کا مصداق نہیں ہوسکتا۔ (اس شعر کا یہ مطلب نہیں جو مرزا صاحب نے لکھا ہے بلکہ یہ بھی آپ کا ایک کذب ہے) اس کے جواب میں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس ملک میں دوسرے امریکہ میں انہی تاریخوں میں ہوا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۹۵)

(یہ بھی مرزا صاحب کا جھوٹ ہے اول گرہن ان کے دعوی کے بعد ہندوستان میں نہیں بلکہ امریکہ میں ہوا)

ناظرین! چونکہ دوسرے گرہن کے ظاہر ہونے سے مرزا صاحب کی پوری پوری تردید ہوتی تھی اس لئے آپ نے اس کو بھی حدیث کی پیش گوئی بتا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہا۔ میں بآواز بلند ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ہرگز ہرگز کسی حدیث نبوی میں یہ مذکور نہیں ہے کہ مہدی کے وقت میں دو دفعہ اس کے دعوی کے بعد ماہ رمضان میں گرہن ہوگا یہ مرزا جی کا رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہے

مرزائی دوستو! اگر تم مرزا صاحب قادیانی کو آیت انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ (جھوٹ وہی گھڑتے ہیں جو خدا کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے) اور حدیث من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ فی النار (جو کوئی نبی پر جھوٹ بناوے اس کا ٹھکانا جہنم) کا مصداق بننے سے بری کرنا چاہتے ہو تو اٹھو یہ حدیث دکھاؤ۔ اگر نہ دکھا سکو اور ہرگز نہ دکھا سکو گے تو جب بروز حشر یہ آیت اور حدیث نبوی نبوی تمہارے سامنے کر کے تم سے سوال کیا جائے گا کہ تم نے ایسے غیر صادق مفتری کو کیوں مانا؟ تو انصاف سے بتلاؤ اس وقت تمہارے پاس کیا جواب ہوگا۔

ناظرین کرام! اس روایت کسوف خسوف سے استدلال کرتے ہوئے مرزا صاحب نے جو جو کارستانیاں کی ہیں وہ سب کی ایک ایک کر کے آپ کے سامنے آچکی ہیں اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ انہوں نے جس کسوف خسوف کو اپنی صداقت کے لئے آسمانی شہادت بناتے ہوئے دارقطنی کی روایت کا مصداق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنانے کی کوشش کی ہے اس میں وہ حق بجانب ہیں یا نہیں ۔خاکسار نے ان کی تمام دلائل کا مغالطات سے پر، اغلاط سے مملو، سقم سے بھرا ہوا ہونا اور کذبات سے آلودہ ہونا ظاہر کر کے ان کی اس عظیم الشان دلیل کو بفضلہ تعالیٰ ہر طرح پائمال کر دیا ہے فله الحمد

۔اب میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم تمام مسلمانوں کو قادیانی شر سے محفوظ رکھے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ۔خاکسار محمد عبداللہ معمار

....

بائیبل میں لفظ باپ کے صحیح معنی

تحریر: جناب محمد اسماعیل پھرالوی

(مرزا صاحب قادیانی اپنے کو ابن اللہ اور ولد اللہ کہا کرتے تھے اور انجیل میں مسیح کو ابن اللہ کہا گیا ہے اس مناسبت سے یہ مضمون درج ہے ۔مدیر مرقع)

اس میں شک نہیں کہ موکودہ اناجیل میں حضرت یسوع کی زبان سے خدا کو باپ کے لفظ سے اکثر دفعہ پکارا گیا ہے جس سے عیسائیوں نے خدا کو باپ اور یسوع کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے ۔ بلکہ عیسائی اعتقاد کا یہ بنیادی پتھر ہے کہ حضرت یسوع کو خدا کا بیٹا سمجھا جائے ۔مگر حضرت یسوع کے مندرجہ ذیل فرمودہ کلام سے انجیلی لفظ باپ کی صحیح تفسیر صاف حل ہو جاتی ہے کہ باپ کے معنی پدر نہیں بلکہ خالق کے ہیں دیکھو فرمان یسوع:

زمین پر کسی آدمی کو باپ کہہ کر مت پکارو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے ۔(انجیل متی باب ۲۳۔آیت ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

And call no man your father upon the earth: for one is your father, which is in heaven. (St. Matthew, 23:9)

اس عبارت پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یسوع نے جو لفظ باپ کہا ہے اس کے معنی خالق کے ہیں، نہ کہ باپ کے۔ کیونکہ یہاں اس لفظ کو اگر باپ کے معنوں میں استعمال کیا جائے تو حضرت یسوع کا کلام بالکل فضول ہو جائے گا۔ جیسا کہ زمین پر تو ہر ایک شخص کا ایک باپ ضرور ہے جس کے نطفہ سے کہ وہ پیدا ہوتا ہے ایسے حقیقی باپ کو باپ کہہ کر پکارنے سے دنیا کا کوئی مذہب یا کوئی قوم منع نہیں کرتے بلکہ خود یسوع بھی منع نہیں کر سکتے۔ خدا کو مان کر ہر ایک کے دو باپ بن جاتے ہیں مگر حضرت یسوع کا فرمان ہے کہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے۔ پس خالق ضرور ایک ہی ہے اور وہ ہے بھی آسمان پر۔

اس طرح یسوع نے خدا کو جو باپ کہا تو باپ کے معنی خالق کے ہوئے، نہ کہ پدر کے۔ پھر حضرت یسوع کا یہ حکم تمام عیسائیوں کے لئے ہے جب کہ تمام عیسائی خدا کو باپ پکار کر خود خدا کے بیٹے نہیں بن سکتے، بلکہ مخلوق ہی رہتے ہیں، تو حضرت یسوع کے لئے کون سی تخصیص ہے کہ وہ خدا کو باپ پکار کر خدا کے بیٹے بن سکتے ہیں۔

نیز حضرت یسوع کی اس ممانعت کے باوجود کہ زمین پر کسی آدمی کو تم باپ کہہ کر مت پکارو، یورپ کے تمام پادری فادر (باپ) کے خطاب سے پکارے جاتے ہیں۔ یہ ہے حضرت یسوع کے احکام کی اس امت میں سمجھ اور تعمیل۔

....

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرقعِ قادیانی

جلد۳ نمبر۷

بابت اکتوبر ۱۹۳۱ء

قادیانی تفسیرات کا نمونہ

گرتو قرآن بدیں نمط خوانی   ببری رونقِ مسلمانی

مولوی محمد مہرالدین از میاں ونڈ لکھتے ہیں:

قرآن سب ماننے والوں کی مشترک جائداد ہے اس لئے ہر ماننے والے کا حق ہے کہ اس کی خدمت کرے مگر بعض ماننے والے اس شریک جائداد کی طرح ہیں جو اپنی آوارگی میں مشترک حصہ بیع یا ہن کر کے برائے نام شریک رہنا چاہتے ہیں۔

آج ہم ایک مثال قادیانی تفسیر قرآن کی پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ قادیانی گروہ حقیقتاً اس مثال کے مصداق ہیں جو ہم نے بتائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اس نمونہ تفسیر سے بہت لطف اٹھایا ہے اس لئے اپنے ناظرین کو بھی اس لطف میں شریک کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نمونہ کی مثال

مصنف تفسیر حقانی (مولانا عبدالحق) مرحوم نے لکھا ہے کہ کسی بازار میں ایک مداری تماشہ کرتے ہوئے آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ کا ترجمہ کررہا تھا جو بعینہ قادیانی تفسیر کے مطابق ہے۔ مداری کہتا تھا : بی امنت ایک بلّا تھا اس نے اس کی ملائی کھالی اس نے کتوں سے مروادیا اور رسیوں سے باندھا۔

یہ قصہ تو تفسیر حقانی سے منقول ہے مگر قادیانی تفسیر ہماری آنکھوں سے دید اور کانوں سے شنید ہے۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ساری درج ہے۔ ھو ہذا:

و اتل علیھم نبا ابنی آدم با لحق

حضرت آدم کے دو بیٹوں کا قصہ جو خدا تعالی نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے اس کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں قابیل اور ہابیل نام حضرت آدم کے دو بیٹے تھے سرزمین ہند میں ایک نکاح کے متعلق آپس میں جھگڑا پڑ گیا حضرت آدم نے اس مقدمہ کے فیصلہ کے لئے ان دونوں کو قربانی کا حکم دیا۔ قابیل کی قربانی اس کی نافرمانی کی وجہ سے مقبول نہ ہوئی اس لئے اس نے ہابیل کو کہا لا قتلنك میں تجھے قتل کردوں گا۔ ہابیل نے جواب میں کہا انما یتقبل اللہ من المتقین اللہ تعالی متقیوں سے قبول کرتا ہے اگر تو میرے مار ڈالنے کے لئے اپنا ہاتھ میری طرف دراز کرے گا ما انا بباسط یدی الیل لا قتلنك تیرے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ تیری طرف دراز نہ کرونگا لیکن یہ جواب سن کر بھی قابیل کو اس پر رحم نہ آیا اور ناحق اپنے بھائی کو مار ڈالا فبعث اللہ غرا با یبحث فی الا رض لیریہ کیف یواری سوأۃ ا خیہ پس اللہ تعالی نے ایک کوا کو بھیجا جو زمین میں کریدتا تھا تاکہ اس کو دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو ڈھانکے

جاننا چاہیے کہ قرآن شریف اساطیر الاولین نہیں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ترجمہ) ۔کتاب اللہ میں خبر ہے تمہارے پہلوں کی اور تمہارے پچھلوں کی (مشکوۃ)۔ایک اور روایت میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثیر والقرآن فان فیه علم الاولین والآخرین مجمع البحار

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا ہے قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیش گوئی ہے (براہین احمدیہ) ایسا ہی آپ چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں، قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے ہیں ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے قابیل اور ہابیل کے واقعہ کو جو کسی وقت سرزمین ہند میں وقوع پذیر ہوا اگر غور کے ساتھ پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ میں ہندوستان کے موجودہ حالات اور واقعات کی پیش گوئی پائی جاتی ہے (بے شک پائی جاتی ہے جیسی مرزا صاحب کے قادیان میں آنے کی خبر قرآن اور دیگر کتب الہامیہ میں پائی جاتی ہے۔ثناء اللہ) یعنی اس قصہ میں بتایا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں مسلمان تقوی وطہارت بالکل چھوڑ دیں گے نہ ان کی عبادت میں برکت رہے گی نہ دعاؤں میں اثر۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اس وقت حقیقی اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے دوبارہ آدم کو یعنی مرزا صاحب کو خدا تعالی سر زمین ہند میں مبعوث فرمائے گا

پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخل راستی اس میں لاوے ثمار

مسلمان بجائے اس کے کہ اس کی اطاعت اور فرمان برداری سے خدا کا قرب حاصل کریں الٹے اس کے خلاف کفر کے فتوے لکھ کر اسے اور اس کی جماعت کو قتل کرنا چاہیں گے۔ خدا کا وہ مرسل ان کے کفر وفساد اور بغض وعناد کو دیکھ کر اپنے متبعین کو ہدایت دے گا کہ ایسے مسلمانوں کو اپنے رشتے ناطے ہرگز نہ دیں جس سے وہ مسلمان قابیل کی طرح غیض وغضب میں آکر اس غریب جماعت کے ساتھ جو ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك کے مطابق فتنہ وفساد سے دور رہنے والی ہوگی (بٹالہ کے قریب مستری محمد حسین کو قتل اور مولوی عبدالکریم کو نیم قتل کرنے اور کرانے والے بھی فتنہ وفساد سے دور رہنے کا دعوی کر سکتے ہیں۔ثناء اللہ) نہایت برا سلوک کریں گے قابیل تو بھائی لاش ڈھانکنا چاہتا تھا لیکن وہ اپنے بھائی کی ڈھانگی ہوئی نعش کو زمین سے نکال کر باہر پھینک دیں گے تب ایسے مسلمانوں کو سمجھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے غراب ظاہر ہوگا۔ لکھا ہے جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اس وقت گرد و غبار اور زلزلوں سے زمین پر سخت تغیر اور انقلاب رونما ہوا سات دن تک زمین زلازل سے کانپتی رہی چنانچہ ایک تفسیر میں اس مضمون پر چند اشعار درج ہیں جن کا پہلا شعر یہ ہے

تغیرت البلاد و من علیها
فوجه الارض مغبر قبیح

سو ہمارے اس زمانہ میں ان لوگوں کو سبق دینے کے لئے جو ایک غریب احمدی کی نعش کو زمین میں دفن نہیں ہونے دیتے غراب کا دو رنگ میں ظہور ہو چکا ہے اول جس طرح ہابیل کی شہادت کے وقت زمین پر زلزلہ سے تغیر واقع ہوا اسی طرح ان مظالم کو دیکھ کر جو احمدیوں پر ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ نے غراب کو زلزلہ یعنی جنگ عظیم کی شکل میں ظاہر کیا جس کے بموجب حکم فیبحث فی الارض کے زمین میں بڑی بڑی خندقیں اور کھائیاں جن کی نظیر پہلے مسلمانوں میں نہیں ملتی کھود کر اپنی زبان حال سے ان قابیل صفت مسلمانوں کو پکارا کہ دیکھو آج میں تمہارے اس ظلم کے عوض ان مورچوں اور گڑھوں میں لاشوں کو کس طرح ڈھانپتا ہوں (لوگ کہتے ہیں کوا سیانا جانور ہے اس لئے دانا کو کوا اور بے وقوف کو گدھا کہا جاتا ہے مگر قادیانی کوا کو بھی گدھا کہا ہے کیونکہ احمدیہ جماعت کو تکلیف تو دی ہندوستانیوں خاص کر پنجابیوں بالخصوص امرتسریوں نے مگر قادیانی کوا قبریں کھودنے گیا یورپ میں۔ ناظرین کیا اس قادیانی کوے کے گدھا پن میں کوئی شک ہے۔ یہی وہ کوا ہے جس کے حق میں کہا گیا ہے

اذا کان الغراب دلیل قوم سیهدیهم طریق الهالکین

جب کوا کسی قوم کا راہنما ہو تو اس کو ہلاکت کی طرف پہنچائے گا)

کیا تم اس نظارہ کو کہ ایک ہندو سکھ ایک مسلمان کی اور ایک مسلمان ہندو سکھ کی لاش کو کیونکر زمین میں ڈھانک رہا ہے دیکھ کر عبرت حاصل نہیں کرتے کامل التعبیر میں لکھا ہے :

زاغ ہائے بسیار در خواب دیدن لشکر بود

دوم۔ آج کل غراب ایک اور رنگ میں ظاہر ہوا ہے ہندو لوگ جنکی نسبت پنجابی میں مشہور مثل ہے

کاں کراڑتے کتے دا وساہ نہ کریئے ستّے دا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور الارض یعنی ملک ہند کے بارے میں انہوں نے بحث مباحثے شروع کردیئے ہیں ان کی اس بحث فی الارض کو دیکھ کر کہ کس طرح یہ لوگ آپس میں مل کر ایک دوسرے کی خیر خواہی میں کوشاں ہیں اب مسلمانوں کو بھی ہوش آنے لگی ہے بلکہ بعض تو بموجب حکم قال یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب کہہ رہے ہیں کہ ہم تو ان کراڑوں سے بھی گئے گذرے غراب کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ان کووں کے شور وغوغا کے وقت ان کا فتنہ وفساد اپنی حد کو پہنچ جائے گا اور ان کا فتنہ وفساد حد کو پہونچ جائے گا اور ان زاغ دلوں کا ہر ہتھیار مسلمانوں کے مقابلہ میں نہایت تیز ہو جائے گا(قرآن مجید کے الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوا ابن آدم (قابیل) کو بھائی کا دفن کرنے سکھانے آیا تھا جس سے قابیل نے فائدہ اٹھایا لیکن قادیانی کوا، ہندو لوگ تو مسلمانوں کو کچھ نہیں سکھاتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں پھر یہ قادیانی گدھا ہوا یا نہ؟)

حجج الکرامہ میں لکھا ہے کہ کعبہ یعنی مسلمانوں کو ویران کرنے کے لئے ایں اسوداں... مثل مگساں شہد بیائندہ۔ چنانچہ اس وقت ان کالے کووں نے ہر طرف سے مسلمانوں کو ایک چھوٹے بچے کی طرح گھیر لیا ہے کیونکہ روٹی کا تھوڑا سا باسی ٹکڑا جو ان کے ہاتھ میں رہ گیا ہے وہ بھی چھین لیں مسلمانوں سے جن لوگوں کو ان کے عہدو پیمان پر بھروسہ ہے ان کو معلوم ہونا چاہیے امر النبی ﷺ بقتل الغراب و سماہ فاسقاً پس فاسق کے عہدو پیمان پر کیا اعتبار۔انگنائی سے اڑایا تو منڈیر جا پر بیٹھا

ہاں غراب کے لفظ میں ہمارے لئے ایک بشارت بھی ہے اور وہ یہ کہ کسی وقت اسلام کی نہر الحیوۃ میں داخل ہونے سے اس کی سیاہی دور ہو جائے گی ایک شخص کا نام غراب تھا غیرہ النبی ﷺ و جعل اسمہ مسلما۔ جس طرح غراب مسلم بن گیا اسی طرح بعض پیش گوئیاں بتاتی ہیں انشاءاللہ آخران لوگوں کی اولادیں اسلام کو قبول کریں گی

(کب قبول کریں گی؟ مسیح موعود آیا اور چلا گیا مگر یہ قادیانی کوا تو اسی طرح کاں کاں کرتا رہا کیا یہ کوا اس وقت سیدھا ہوگا جب دجال کے گدھے کے سینگ نکلیں گے جس کی بابت بافسوس کہا گیا ہے : مراد جال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم کے چار پرندے جن کی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے ثم ادعھن یا تینك سعیاً ان میں ایک کوا بھی ہے جیسا کہ موضح القرآن میں لکھا ہے: چار جانور جولائے ایک مور ایک مرغ ایک کوا اور ایک کبوتر

سو حضرت ابراہیم کے حروف کی تعداد کے مطابق دنیا کے ساتویں ہزار میں خدا تعالی نے جس ابراہیم کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا اس کی دعوت پر کیا ہوا، (ایشیا) کیا مرغ (عرب) کیا کوا، (افریقہ) کیا کبوتر (یورپ) انشاء اللہ سب دوڑے آئیں گے اور پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔ (الفضل یکم جنوری ۱۹۳۱ء)

قادیانی الف لیلہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بذریعہ اشتہار یہ الہام مشتہر کیا انہ آوی القریۃ جس سے اصلی مقصود یہ تھا کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا اس کے بعد رسالہ دافع البلاء میں تمام دنیا کے لوگوں کو للکارا کہ کوئی ہے کہ وہ بھی ہماری طرح اپنے شہر کی بابت کہے انہ آوی القریۃ یعنی یہ گاؤں طاعون سے محفوظ ہے اور لکھا کہ طاعون کا یہاں آنا کیا باہر سے طاعون زدہ کوئی آتا ہے تو اچھا ہو جاتا ہے۔ وغیرہ

اس کے بعد جب طاعون قادیان میں پہنچا تو اعلان جاری کیا کہ

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور سے ہے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے لیکن مریدوں کا اجتماع قرین مصلحت نہیں اس لئے دسمبر کی تعطیلوں میں جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان میں جمع ہو جایا کرتے تھے اب کی دفعہ اس اجتماع کو موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلاء سے انکو اور ان کے اہل و عیال کو بچائے

فقرہ، نسبتاً آرام ہے، میں یہ صنعت رکھی گئی کہ لفظ آرام سے نمایاں تو یہی ہے کہ وہاں طاعون نہیں جس سے اس الہام کا صادق ہونا معلوم ہو جائے مگر نسبتاً کے لفظ سے نکتہ شناس سمجھ جائیں کہ طاعون موجود ہے اس لئے وہاں جانے سے رک جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر قادیان کے قریب چوہڑوں میں طاعون کی کثرت ہوئی تو فرمایا کہ الہام انہ آوی القریہ میں قادیان کا نام ہی نہیں اور قریہ قرا سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے اور اکٹھے بیٹھ کر کھانے کے ہیں یعنی وہ لوگ جو آپس میں مواکلت رکھتے ہیں اس میں ہندو اور چوہڑے داخل نہیں ہیں۔ (اخبار بدر ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۲ء)

مطلب یہ ہوا کہ ہندو اور چوہڑے مل کر نہیں کھاتے حالانکہ لفظ قریۃ سے مل کر کھانا سمجھا جاتا ہے اس لئے ان میں طاعون ہونا الہام کے مخالف نہیں مگر اس کا کیا جواب جو دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند میں فرماتے ہیں کہ

خدا نے سبقت کر کے قادیان کا نام لے دیا۔

عجیب ملہم ہے کہ ابھی سبقت کر کے قادیان کا نام لے دیا تھا اور ابھی انکار کر دیا کہ الہام میں قادیان کا نام ہی نہیں

اللہ اللہ خدا کی شان! کل کا ذکر ہے کہ یوں کہا جاتا تھا اور شور مچایا جاتا تھا کہ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اسکے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے (دافع البلاء)۔ مگر آج یہ بات کھلی کہ قادیان کا نام ہی نہیں۔

اس کے بعد مرزا صاحب کے اخبار بدر قادیان میں لکھا گیا تھا کہ قادیان میں طاعون حضرت مسیح (مرزا) کے صدر کے ماتحت اپنا کام برابر کر رہا ہے جس سے ظاہر ہے کہ طاعون اپنا پورا کام کر رہا ہے۔

اور معتبر شہادتوں سے ثابت ہے کہ مارچ اپریل ۱۹۰۴ء کے دو مہینوں میں قادیان میں ۳۱۳، آدمی طاعون سے مرے حالانکہ کل آبادی ۲۸۰۰ تھی اور سب لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے اور تمام قصبہ ویران سنسان نظر آتا تھا

صاحبان دیکھتے ہو کہ اس خلاف بیانی کی کوئی حد بھی ہے۔ پہلے تو قادیان رسول کی تخت گاہ ہونے کی وجہ سے طاعون کی محل نہ تھی کہ اس میں قدم رکھے، بلکہ طاعون زدہ آکر اس میں اچھے ہوتے ہیں۔

پھر چوہڑوں کے مرنے سے وہی قادیان مسلمانوں کا نام ٹھہرا کہ وہ نہیں مریں گے مگر اس کی وجہ معلوم نہ ہوئی کہ مریدین وہاں آنے سے کیوں روکے گئے، مرزا صاحب کا فرض تھا کہ ان کو اس آرام میں شریک کرتے جو تمام مسلمانوں کو تھا بلکہ ایک اعلان کل مریدوں میں جاری کرتے کہ طاعون زدہ مقاموں کو چھوڑ کر مع اہل وعیال فوراً اس دارالامان میں چلے آئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر جب دو ہی مہینوں میں قریب آٹھویں حصہ کے باشندگان قادیان طاعون کا چکار ہو گئے تو وہی طاعون جو وہاں قدم نہیں رکھ سکتا تھا مرزا صاحب کے الہام کے ماتحت ہو کر برابر اپنا کام کرنے لگا جس پر مرزا صاحب کی یہ حالت ہوئی کہ جہاں باہر سے آنے والے مریض اچھے کئے جاتے تھے اپنے حوارین کو نذر طاعون فرما رہے ہیں چنانچہ اخبارات سے ظاہر ہے کہ خاص البدر کا اڈیٹر جس نے بڑے شدومد سے لکھا تھا کہ طاعون حضرت مسیح کے ماتحت ہو کر اپنا کام کر رہا ہے بھی طعمہ طاعون ہو گیا اور اس کا دورہ ختم نہیں ہوا تھا۔ اس الہام کی جولانی بھی طاعون سے کم نہیں۔ قدم قدم طاعون کے ہمراہ ہے۔ اگر کوئی دہریہ اس قسم کی بات کہتا تو یہ سمجھا جاتا کہ خدا تعالی کی توہین کی تدبیر اس نے نکالی ہے مگر کمال حیرت کا مقام یہ ہے کہ مرزا صاحب آخر خدا کو مانتے تھے اور جمیع عیوب سے اس کو منزہ جانتے تھے باوجود اس کے ایسے الزام اس پر لگایا کہیے کیا کوئی مسلمان اس الہام کی صحت کی رائے قائم کر سکتا ہے کہ خدا تعالی نے مرزا صاحب سے کہا تھا کہ پورا قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے بعد یہ کہا کہ نہیں صرف مسلمان محفوظ رہیں گے پھر ہوا یہ کہ مسلمان اور ہندو دونوں ہلاک اور گاؤں تباہ ہو گیا۔ فلاسفر اس پر کیسے ٹھٹھے کرتے ہوں گے کہ یہ لوگ جس کو خدا سمجھتے ہیں اس کی یہ حالت کہ اتنا بھی اس کو معلوم نہیں کہ طاعون وہاں آئے گا یا نہیں۔ اور اتنی بھی قدرت اس کو نہیں کہ اپنی بات سچ کرنے کو طاعون سے اس کی حفاظت کر سکے۔ اور اتنا عاجز کہ چھوٹے سے گاؤں کو بچانے کا وعدہ کر کے نہ بچا سکا اور ایسا متلون کہ کہا کچھ اور کیا کچھ اور جس کو رسول بنا کر آپ نے بھیجا اس کو جھوٹا ثابت کر کے ہم چشموں میں ذلیل و خوار کیا غرض فلاسفہ کو خدا اور رسولوں سے انکار کرنے کے لئے یہی ایک حیلہ بس ہے اور اس پر قیاس جما سکتے ہیں۔

حالانکہ مرزا صاحب کو فلاسفہ کا اتنا خوف تھا کہ فرماتے ہیں کہ اگر عیسی کا آسمان پر جانا تسلیم کیا جائے تو فلاسفہ ہنسیں گے یہاں یہ خیال نہیں فرمایا کہ فلاسفہ خدا پر ہنسیں گے اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نہ کسی کی ہنسی سے کام تھا نہ دین کی برہمی کی پرواہ صرف اپنی عیسویت سے کام تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے کسی بات کے سوجھ جانے کا نام الہام رکھ لیا تھا دیکھئے جب تک قادیان میں طاعون نہ تھا تو مضمون الہام یہ تھا کہ وہ تخت گاہ رسول ہے طاعون کی کیا مجال کہ وہاں قدم رکھے اور کس وثوق سے کہا گیا کہ کوئی ہے اپنے شہر کی بابت کہے انہ آوی القریۃ پھر جب چوہڑے مرنے لگے تو قریہ قرا سے ماخوذ ہونا مضمون الہام ٹھہرا۔ اور یہ بھی اسی کا مضمون تھا کہ کہیں باہر سے آنے والے مرنہ جائیں اور باعث اشتدادنہ ہوں اس لئے ان کو وہاں آنے سے روک دیا پھر جب عموماً ہندو مسلمان مرنے لگے اور اس قریب کی ویرانی کی صورت بندھی تو یہ ہوا کہ طاعون ماتحت الہام ہوکر اپنا کام کرنے لگا۔ للعجب

ادنی تامل سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ اس میں مرزا صاحب کا کوئی قصور نہ تھا کذب وافتراء و غیرہ قبائح اس زمانے میں ایسے عالم گیر ہورہے ہیں کہ خود مرزا صاحب کو اس کی شکایت تھی اگر ایسے زمانے میں کوئی فرضی نبی آئے تو بحسب اقتضائے زمانہ ضرور ہے کہ وہ انہیں اوصاف کے ساتھ متصف ہو۔

لطیفہ

خلیفہ معتصم باللہ کے زمانے میں کسی نے نبوت کا دعوی کیا۔ جب گرفتار کیا گیا تو خلیفہ نے اس سے پوچھا کیا تو نبی ہے۔ کہا ہاں۔ کہا کس کی طرف تو بھیجا گیا ہے۔ کہا آپ کی طرف۔ کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ تو سفیہ اوراحمق ہے۔ کہا درست ہے جیسی قوم ہوتی ہے ویساہی نبی بھیجا جاتا ہےء۔ خلیفہ اس لطیفہ پر پھڑک گیا اور کچھ انعام دے کر اس کو چھوڑ دیا۔ بس یہی معاملہ مرزا صاحب اور امت مرزا صاحب کا ہے

بسے بر نیا ئد کہ بنیاد خود
بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود عیسی بن مریم ملک شام میں نہ کہ ملک ہندوستان میں

مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

گرمی کا موسم ہے جون کا مہینہ ہے موسم گرما اپنے عالم شباب میں ہے گرمی کی بڑی شدت ہے۔شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب ایک کوچے میں صبح کے قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے۔ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ایک مرزائی اس کا مدمقابل ایک اہل سنت ہے۔چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں۔گفتگو میں سختی اور درشتی نہیں بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے۔زیر بحث مسئلہ ہے کہ آیا مسیح موعود ملک ہند میں ہوں گے یا ملک شام میں۔مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ملک ہندوستان میں ہوا ہے۔چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی موعود و مسیح موعود ہیں۔اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ مسیح موعود ملک شام میں ہوگا۔مرزائی نے جو دلائل دعوی کے اثبات میں پیش کئے اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین رسالہ کی دل چسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قادیانی دلائل:

ا۔اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم۔ عیسی کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا۔پس عیسی بھی ہند میں نازل ہوگا۔

۲۔کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ باب غزوۃ الہند میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا و عصابة مع عیسی ابن مریم اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔

۳۔تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیش گوئی لیظھرہ علی الدین کلہ کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔پس اس ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب کا نمونہ موجود ہو،اور سب کو آزادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو۔اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے اور ایک صاحب نے مہدی، پنجاب، ہند، کے اعداد یکساں بیان کئے تا کہ مناسبت ظاہر ہو۔

۴۔دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے۔پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہیے۔

۵۔پھرایک حدیث جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے اس میں صاف لکھا ہے یخرج المھدی من قریۃ یقال له قدعه یعنی قادیان اور یہ دمشق کی شرق میں بھی ہے

نوٹ۔یہ مضمون رسالہ تشحیذ الاذہان جلدے نمبر ۷ ص ۲۹۹۔۳۰۰ اور تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۲۴ پر ہے

جواب از اہل سنت

قادیانی صاحب کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں لکھتا ہوں، اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسی بن مریم ملک شام میں ہوں گے ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے:

دلیل نمبرا۔سنن ترمذی صفحہ ۲۳۷،اور جائزۃ الشعوذی شرح ترمذی جلد۲ صفحہ ۱۱۱ پر لکھا ہے: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم، دجال کو باب لد پر قتل کرے گا۔

ب۔صحیح مسلم، جلد۲ ص ۴۰۱ اور سن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۶ پر حضرت نواس سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے ۔مسیح دجال کو تلاش کریں اس کو پاویں گے باب لد پر پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔

نوٹ نمبرا۔نووی شرح مسلم جلد۲ صفحہ ۴۰۱، جائزۃ الشعوذی جلد۲ صفحہ ۱۱۰ رفع العجاجۃ جلد۳ صفحہ ۳۲۸۔مرعاۃ المفاتیح جلد۵ ص ۱۸۷،؟ اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۳۵۱، مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۳۵۷، مجمع البحار جلد۳ صفحہ ۲۵۱ قاموس جلدا صفحہ ۳۴۸ تاج العروس جلد۳ صفحہ ۴۹۳ منتہی الارب جلد۴ صفحہ ۱۶۸۳،لسان العرب جلد۴ صفحہ ۳۹۶ پر لکھا ہے کہ لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔

نوٹ نمبر۲۔مرزا صاحب قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۰ پر ہے۔حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے

دلیل نمبر۲۔ مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ ۱۱۳۔ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، مرعاۃ المفاتیح جلد۵ صفحہ ۲۰۴، اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۳۵۷ اور مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۳۶۲ پر ہے: حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول خدا ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا پھر فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ ہلاک ہوگا۔

دلیل نمبر۳۔ کنز العمال جلد۷ صفحہ ۲۶۷ پر حضرت علی مرتضیٰؓ سے ایک لمبی روایت آئی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے

فیقتلہ اللہ تعالی بالشا م علی عقبہ یقا ل لھا عقبۃ افیق لثلاث ساعا ر یمضین من النھا ر علی یدی عیسی بن مر یم

ترجمہ: اللہ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسی بن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ عسل مصفی۔ حصہ دوم ص ۲۷۹)

دلیل نمبر۴۔ کنز العمال جلد۷ صفحہ ۲۷۶ اور حجج الکرا مۃ صفحہ ۳۴۳ پر لکھا ہے:

عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ و ذکر الھند یغزو الھند بکم جیش یفتح اللہ علیھم حتی یا توا بملو کھم مغللین با لسلا سل یغفر اللہ ذنو بھم فینصر فو ن حین ینصر فو ن فیجدو ن ابن مر یم با لشا م ۔ نعیم بن حما د

دلیل نمبر۵۔ مسند احمد طبع مصر جلد۶ صفحہ ۷۵ پر ہے

حد ثنا عبد اللہ حد ثنی ابی ثنا سلیما ن بن دا ؤد ثنا حر ب بن شداد عن یحی بن ابی کثیر قا ل حد ثنی ا لحضر می بن لا حق ان ذکوان ابا صا لح اخبرہ ان عا ئشہ ا خبر تہ قا لت د خل علی رسو ل اللہ و انا ابکی فقا ل ما یبکیك قلت یا رسول اللہ ذکر ت الد جا ل فبکیت فقا ل رسو ل اللہ ﷺ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يخرج الدجال وانا حي كفيتكموه وان يخرج الدجال بعدي فان ربكم
عز وجل ليس باعور انه يخرج في يهودية اصبهان حتى ياتي المدينة
فينزل ناحيتها ولها يومئذ سبعة ابواب على كل نقب منها ملكان فيخرج
اليه شرار اهلها حتى الشام مدينه بفلسطين بباب لد قال ابو داؤد مرة
حتى ياتي بفلسطين باب لد فينزل عيسى فيقتله ثم يمكث عيسى في
الارض اربعين سنة اماماً عدلاً و حكماً مقسطاً

مختصر ترجمہ: دجال مدینے سے شام میں چلا جائے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے تو اس کو قتل کریں گے۔

دلیل نمبر۶۔ سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۷۔۳۰۸، رفع العجاجۃ عن سنن ابن ماجہ جلد۳ صفحہ ۳۲۸ پر ابوامامہ الباہلی سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے

عرب میں سے اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا اتنے میں حضرت عیسیٰ صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ آگے ہو کر نماز پڑھاویں لیکن حضرت عیسیٰ اپنے ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھاوے گا جب نماز سے فارغ ہوگا تو حضرت عیسیٰ فرماویں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جاوے گا وہاں پر دجال ہوگا۔ ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ فرماویں گے میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کرینگے پھر اللہ یہودیوں کو شکست دیگا۔ الحدیث

نوٹ۔ اس حدیث نبوی نے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت اور باطلہ تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ۷۔ حضرت قتادہ صحابی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسیٰ نازل ہوگا اور اس جگہ اللہ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔ (ابن جریر۔ ج ۷ اص ۳۱)

عرض حبیب

۱۔ عیسیٰ ابن مریم کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔

۲۔ پہلی دفعہ یہود نا مسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا دوبارہ تشریف لا کر یہود کو اور دجال کو قتل کریں گے۔

۳۔ پہلی دفعہ حضرت مسیح نے تلوار نہیں اٹھائی اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ۔ ص ۳۰۸)

۴۔ پہلی دفعہ مسیح نے شادی نہیں کی اب آ کر شادی کریں گے۔

۵۔ پہلی دفعہ مسیح کی اولاد نہ تھی اب اولاد ہوگی ۔

۶۔ پہلی بار حکومت وسلطنت نہ تھی اب حکومت کریں گے (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۶)۔

۷۔ پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت ﷺ کے دین پر ہوں گے۔

۸۔ دین اسلام پھیلائیں گے۔

۹۔ پولوس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹا دیں گے۔

۱۰۔ بیت اللہ شریف کا حج کریں گے (صحیح مسلم ومسند احمد)۔

۱۱۔ حضرت ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے (رسالہ انتباہ الاذکیا ص ۴۔۵۔ حجج الکرامہ ص ۴۲۹)۔

۱۲۔ آنحضرت ﷺ کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی (حجج الکرامہ ص ۴۲۹۔۴۳۰)

مرزائی دلائل کا جواب

الف۔ سورہ آل عمران کی آیت ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کن فیکون ، میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدم پیش کی گئی ہے یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ و بن ماں ۔اس آیت میں کسی مثیل مسیح کا کوئی ذکر نہیں

ب ۔سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند صفحہ ۳۹۶ اور کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے اس میں لفظاً یا اشارۃً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود ہند میں ہوگا ۔البتہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۷ ،اور حجج الکرامۃ کے صفحہ ۳۴۳ کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے اس کے الفاظ فیجدون ابن مریم بالشام صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن مریم شام میں ہونگے

ج۔ شہر لندن میں بھی ہر فرقے ہر ملک ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے

د ۔مشکوۃ شریف مترجم جلد ۴ ص ۱۱۸ پر حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا مگر نصاری یورپ (پادری وفلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشا کے مغرب میں ہے۔

ہ ۔کتاب جواہر الاسرار حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے البتہ محدث ابن عدی نے کامل میں یہ روایت لکھی ہے

یخرج المھدی من قریۃ بالیمن یقال لھا کرعۃ

مگر اس روایت میں ایک راوی عبد الوہاب بن ضحاک ہے جس کو ابو حاتم نے جھوٹا کہا نسائی نے متروک کہا دار قطنی نے منکر الحدیث کہا (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰۔۱۶۱)

کتاب فصل الخطاب قلمی ،غایت المقصود ج اص ۱۶۴۔۱۶۵۔ حجج الکرامہ ص ۳۵۸ پر بحوالہ دلائل النبوۃ لفظ کرعہ لکھا ہے۔ نیز قدہ ،کدہ ،کدیہ ،کدعہ صحیح نہیں بلکہ لفظ کرعہ ہے۔(نیز دیکھو احوال الآخرت حافظ محمد لکھوی ص ۲۳ ۔)

والسلام خیر ختام حبیب اللہ

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مضامین معماریہ نمبرا
دلائل مرزا

تحریر: منشی محمد عبداللہ معمار

دلیل نمبر۲

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی صداقت پر جو دلائل پیش کی ہیں اس کے متعلق ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ سب کی سب تاویلات بلکہ تحریفات پر مبنی ہیں جن میں بکثرت کذب بیانی اور مغالطہ دہی سے کام لیا گیا ہے۔ مرقع قادیانی کے گذشتہ نمبروں میں ان کی ایک دلیل متعلقہ کسوف خسوف کی پوری پوری قلعی کھولی گئی ہے۔ آج ان کی دوسری دلیل پیش نظر ہے ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا صاحب قرآن مجید سے اپنی نبوت ثابت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

(قرآن میں اللہ تعالی فرماتا ہے) اگر وہ (محمد ﷺ) ہم پر افترا کرتا تو اس کی سزا موت تھی کیونکہ وہ اس صورت میں اپنے جھوٹے دعوے سے افتراء اور کفر کی طرف بلا کر ضلالت کی موت سے ہلاک کرنا چاہتا تو اس کا مرنا اس حادثہ سے بہتر ہے کہ تمام دنیا اس کی مفتریانہ تعلیم سے ہلاک ہو۔ اس لئے قدیم سے ہماری یہی سنت ہے کہ ہم اسی کو ہلاک کر دیتے ہیں جو کسی کے لئے ہلاکت کی راہیں پیش کرتا ہے۔ (ص۲)

(لو تقول علینا بعض الاقاویل لا خذ ناہ بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین
اگر محمد ﷺ ہم پر افترا باندھتے تو ہم اسے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کی رگ کاٹ دیتے)

جب اپنے اس مسیح موعود (یعنی جب ہم اپنے دعوی مسیحیت) کو اس پیمانہ سے ناپتے ہیں تو براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعوی منجانب اللہ ہونے ...قریباً تیس برس سے ہے...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اگر اس مدت تک اس مسیح کا ہلاکت سے امن میں رہنا اس کے صادق ہونے پر دلیل نہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا تئیس برس تک موت سے بچنا آپ کے سچا ہونے پر بھی دلیل نہیں ... یہ قرآنی استدلال بدیہی الظہور جبھی ٹھہر سکتا ہے جب کہ یہ قاعدہ کلی مانا جائے کہ خدا مفتری کو ... کبھی مہلت نہیں دیتا ... آج تک علماء امت سے کسی نے یہ اعتقاد ظاہر نہیں کیا کہ کوئی مفتری علی اللہ .. تئیس برس تک زندہ رہ سکتا ہے ... میرے دعوی کی مدت تئیس برس

(اس سے پہلی سطر میں دعوی مسیحیت کو قریباً تیس برس لکھا ہے مگر اس جگہ تئیس برس سنایا ہے حالانکہ یہ بھی جھوٹ۔ آپ نے دعوی مسیحیت ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں بوقت تصنیف فتح الاسلام وازالہ اوہام کیا پس اس حساب سے تحریر ہذا کے وقت یعنی ۱۹۰۲ء تک قریباً بارہ سال ہوتے ہیں۔) .. ہو چکی ہے (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ موسومہ اشتہار انعامی پانچ سو ص ۴)

اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ: شرح عقاید نسفی میں بھی ... عقیدے کے رنگ میں اس دلیل کو لکھا ہے (۲) ہزار ہا نامی علماء اور اولیاء ہمیشہ اسی دلیل کو کفار کے سامنے پیش کرتے رہے۔

(ص ۵ حوالہ مذکور)

منقولہ بالا تحریر مرزا میں جن الفاظ پر ہم نے خط لگایا ہے یہ قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب کی سینہ زوری ہے۔ ماسوا اس کے قطع وتین کے معنی موت کرنا بھی مغالطہ ہے اہل عرب سخت تکلیف بدنیہ پر بھی قطع وتین کا لفظ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے ارحنی ارحنی قطعت و تینی ۔ مجھے چھوڑ مجھے چھوڑ تو نے مجھے بہت دکھ دیا۔

اس آیت کو قاعدہ کلی اور سنت مستمرہ قرار دے کر ہر ایک مدعی الہام کے متعلق لکھنا مرزا صاحب کا مغالطہ ہے۔ نہ تو قرآن شریف نے اس قاعدہ کو عام فرمایا ہے اور نہ آئمہ مفسرین و ہزار ہا نامی علماء امت اور اولیاء نے اس دلیل کو عام قاعدہ قرار دیا ہے۔ یہ مرزا صاحب کا صریح جھوٹ اور بدیہی فریب ہے۔ مرزائی دوست اگر ہزار ہا علماء واولیاء، تو بڑی بات ہے صرف ایک ہی ہزار نہ سہی پانچ سو، نہ سہی صرف ایک سو نامی علماء اولیا کی عبارات اس معاملہ پر پیش کر دیں تو ہم انہیں منہ مانگا انعام دینے کو تیار ہیں بصورت دیگر صرف کذب مرزا کا انہیں اقرار کرنا ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح شرح عقائد نسفی کے حوالہ میں بھی مرزا صاحب نے اپنی قدیمی روش مغالطہ بازی سے کام لیا ہے۔ شرح عقاید میں ہرگز ہرگز اس دلیل کو قاعدہ کلیہ قرار نہیں دیا گیا بلکہ مرزا صاحب کی مستدلہ آیت لو تقول علینا تو ان کے زیر استدلال ہی نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے شرح عقاید کا حوالہ نہیں دیا کہ اس کے کس صفحہ پر یہ مرقوم ہے مگر ہم مرزائی دروغ گوئی کو ظاہر کرنے کے لئے ناظرین کرام کے سامنے شرح عقاید کی عبارت پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو مصنف مغفور فرماتے ہیں:

قد يستدل ار باب البصائر على نبوة بو جهين احد هما بالتوا تر من احواله قبل النبوة و حال الدعوة و بعد تما مها و ا خلا قه العظيمة و احكامه الحكمية و اقدا مه حيث تحجم الا بطال و و ثو قه بعصمة الله تعا لى فى جميع ا لا حوا ل و ثبا ته على ما له لدى ا لا موا ل بحيث لم تجد اعدا ئه مع شدة عدا و تهم و حر صهم على الطعن فيه مطعنا و لا الى القد ح فيه سبيلا . فا ن العقل يجز م با متناع ا جتما ع هذه ا لا مور فى غير ا لا نبياء و ان يجمع الله تعا لى هذه الكما لا ت فى حق من يعلم ان يفترى عليه ثم يمهله ثلا ثا و عشرين سنة . شر ح عقا يد نسفى مطبوعه مطبع انوار محمدى ص ۱۰۲)

ترجمہ۔ اہل بصیرت نبوت محمد ﷺ پر بدو وجہ استدلال کرتے ہیں ۱۔ آنحضرت ﷺ کے متواتر حالات قبل از نبوت و اثناء نبوت و بعد نبوت کے یعنی آپ کی راست پسندی راست روی راست شعاری راست گوئی کمال رحمت عفو دیانت امانت تواضع مہمان نوازی خوش معاملگی۔ ۲۔ حضور کے اخلاق عظیمہ۔ ۳۔ آنحضرت ﷺ کے احکام حکمیہ۔ ۴۔ حضور کا ایسے کاموں کی طرف اقدام کرنا جن کی طرف متوجہ ہونے سے بڑے بڑے دلیر جھجکتے ہیں۔ ۵۔ آنحضرت ﷺ ہر حال میں خدا پر بھروسہ کرنا۔ ۶۔ حضور کی ثابت قدمی۔ یہ تمام امور ایسے کامل طور پر آنحضرت ﷺ کے اندر موجود تھے کہ حضور کے مخالفین کو باوجود شدت عداوت اور حرص علی الطعن کے انگشت نمائی کے لئے راستہ نہ ملا لہذا یہ امور آپ کی نبوت پر دلیل ہیں کیونکہ امور مندرجہ بالا کسی غیر نبی میں بتمام و کمال موجود ہونے عند العقل محال ہیں اور ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مفتری میں ایسے کمال پیدا کرے پھر اس کو آنحضرت ﷺ کی طرح تئیس سال مہلت دیوے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تحریر میں کمالات محمدیہ کو جس کا حامل بجز محمد ﷺ کے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ ہوگا جیسا کہ مرزا جی کو بھی اقرار ہے کہ

کل انسانوں کے کمالات بہیئت مجموعی ہمارے رسول اللہ ﷺ میں جمع ہیں اس لئے آپ کل دنیا کے لئے مبعوث اور رحمۃ للعالین کہلائے انك لعلی خلق عظیم میں بھی اس مجموعہ کمالات انسانی کی طرف اشارہ ہے اور یہی وجہ تھی کہ آپ پر نبوت کاملہ کے کمالات ختم ہوئے

(تقریر مرزا قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلی جنز نمبر ۳ج ۳ ص ۱۱۔۱۲)

حضور ﷺ کی نبوت پر بطور دلیل پیش کر کے غیر نبی کو ان کمالات کا محل و مصداق ہونا عند العقل محال لکھا ہے جس کے صاف معنی ہیں کہ اگر کوئی مفتری کمالات محمدیہ ہم پایہ نہ ہو تو اس کو لمبی مہلت ملنا اس کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ پس مرزا صاحب کا شرع عقائد نسفی کی عبارت سے استدلال کر کے اسے عام مدعیان الہام پر چسپاں کرنا ابلہ فریبی اور دھوکہ دہی ہے

شرع عقاید نسفی کے حوالہ میں مرزائی استدلال کی کمزوری ظاہر کر کے اب ہم آیت لو تقول علینا کا صحیح مطلب آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں۔

اس آیت میں آنخضرت ﷺ کی خاص ذات مخاطب ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر محمد ﷺ جیسی مقدس ہستی جو اپنے کمالات عالیہ کی وجہ سے تمام انبیاء پر فوقیت رکھتی ہے ہاں وہ شخص جو اللہ تعالی کا سب بہترین محبوب ہے جسے اللہ نے خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین رسول الی کافۃ الناس بنایا ہے وہ بھی اگر باوجود ان تمام فضائل کے کامل ہونے کے اپنے محسن اپنے منعم پر افترا پردازی کرے تو خدا فرماتا ہے ہم اس کی رگ کاٹ دیں۔

اس آیت میں ہرگز ہرگز کسی دوسرے شخص کے متعلق جو محمد ﷺ کی طرح منعم علیہ نہ ہو بلکہ مفتری علی اللہ ہو قطع وتین کی سزا مقرر نہیں ہے اس آیت کی نظیر وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے

و ان کادوا لیفتنونك عن الذی اوحینا الیك لتفتری علینا غیره و اذا لّاتخذوك خلیلاً ۔ و لو ان ثبتناك لقد کدت ترکن الیهم شیئاً قلیلاً اذاً لّاذقناك ضعف الحیاة و ضعف المماة ثم لا تجد لك علینا نصیراً ۔(بنی اسرائیل:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۳-۷۵) ۔یعنی کافر تجھے وحی الٰہی سے ہٹا کر اس کے خلاف تجھے افترا پردازی کی طرف مائل کرتے تھے اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو ان کی طرف جھک جاتا اندریں حالات ہم تجھے دنیا اور آخرت میں دگنا عذاب کرتے جس پر تجھے کوئی مددگار بھی نہ ملتا۔

اس آیت کا بھی وہی مطلب ہے کہ اگر تو باوجود سچا رسول صاحب وحی ہونے کے ہم پر افترا کرتا تو ہم تجھے دوگنا زندگی میں بھی اور بعد موت بھی چکھاتے ۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک مفتری کو دنیا و آخرت میں دوگنا عذاب کیا جاتا ہے۔آیت لو تقول علینا.. کے صرف محمد ﷺ صادق نبی کے حق میں ہونے اور دیگر مدعیان الہام مفتریان علی اللہ کے متعلق نہ ہونے پر اس کا فقرہ بعض الاقاویل یعنی اگر محمد ﷺ ہم پر بعض باتیں افترا کرتا، ہی ایک زبردست شہادت ہے کیونکہ کاذب نبی تو اخوان الشیاطین ہونے کے علاوہ عنداللہ محل نزول الہام ہوتے ہی نہیں بلکہ راندہ درگاہ ہوتے ہیں جنکے تمام الہامات افتراء ہوتے ہیں، بعض، کا کیا مطلب۔باقی دارد

....

مرقع قادیانی

جلد ۳ نمبر ۸

بابت نومبر ۱۹۳۱ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب، دجال اور یاجوج ماجوج

کیا مرزا صاحب دجال پر غالب آئے

مولوی محمد علی کو جواب

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

حدیثوں میں بکثرت آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو قتل کریں گے۔ یہ بھی آیا ہے کہ ان کے زمانہ میں یاجوج ماجوج پیدا ہوں گے خدا ان کو بھی نیست ونابود کرے گا

چونکہ ان تینوں اسماء کا باہمی تعلق ہے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کو اور مرزا صاحب کے بعد ان کے اتباع کو بھی یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہیں تو دجال کون اور یاجوج ماجوج کون؟ مرزا صاحب قادیانی نے جو جواب دیا، وہی ان کے اتباع دیتے ہیں۔

مولوی محمد علی لاہوری جماعت کے امیر ہیں جو اپنے خیال میں اپنے الفاظ میں بہت بڑے فلسفی اور بہت بڑے حق گو اور حق پسند ہیں۔ انہوں نے اخبار پیغام صلح لاہور میں دجال کے متعلق ایک لمبا سلسلہ لکھا ہے جو دراصل مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات کی ایک کاپی ہے آج ہم اس تحریر پر توجہ کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی نے باتباع مرزا قادیانی، دجال اور یاجوج ماجوج سے مراد یورپی اقوام لی ہیں اور مرزا صاحب کو مسیح موعود بنا کر ان پر فتح یاب ہونا بتایا ہے۔

وہ فتح کیسی تھی اور کیسی ہے، اس کا بیان انہی کے الفاظ میں ہم سناتے ہیں مسیح موعود (مرزا) کو دجال پر پورا پورا غلبہ حاصل ہوا اس غلبہ کی تفصیل سننے کے قابل ہے مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں:

کیا مسیح موعود (مرزا) کو ایسا غلبہ حاصل ہوا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ کیا اس کو عام مولویانہ بحثوں کی طرح ایک بحث سمجھنا واقعات کو نظر انداز کرنا ہے، جو کچھ آپ سے پیشتر علماء کرتے تھے اور جو کچھ آپ نے کیا، ان دونوں کا نام اگر کوئی چاہے تو بحث یا مناظرہ رکھ لے، مگر ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ علماء کی عامہ ذہنیت حضرت مرزا صاحب کے ظہور سے پیشتر اسی حد تک تھی کہ خفیف سے خفیف باتوں اور فروعی جھگڑوں پر ان کی ساری قوت صرف ہوتی تھی اور اعدائے اسلام کے مقابلہ کا وہ نام بھی نہ جانتے تھے۔ الاّ ماشاءاللہ کوئی دو چار مستثنیات ہوں تو الگ بات ہے۔ اور بات بھی موٹی ہے کہ جس قوم کی قوت باہمی جھگڑوں پر برباد ہوگی وہ دشمن کا مقابلہ کیا کرے گی۔ حضرت مرزا صاحب کی نظر ان جھگڑوں سے بہت بلند تھی۔ وہ فروعی اختلافات کی پرواہ بھی نہ کرتے تھے۔ بلکہ اپنے ہوش کے زمانہ سے آپ کو ایک ہی جنون تھا اور وہ جنون اعدائے اسلام کے مقابلہ کا تھا۔ اس لئے آپ نے اپنی ساری قوت اسی کام پر لگا دی کہ اعدائے اسلام کا مقابلہ کیا جائے خواہ وہ عیسائی پادری ہوں یا ان کے نقش قدم پر چلنے والے آریہ سماجی ہوں، خواہ کوئی اور ہوں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ سب سے بڑھ کر مقابلہ آپ کے مدنظر عیسائی مذہب سے تھا۔ اور اسی کام پر بالخصوص آپ نے اپنی جماعت کو لگایا۔ آج بھی لوگ اس حد تک دریافت کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت کا زیادہ رخ یورپ میں تبلیغ اسلام پر کیوں ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ دجال کا مقابلہ آپ کا سب سے بڑا کام تھا۔ اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں آپ کے اپنے دل کی یہ تڑپ تھی جسے بار بار آپ نے اپنی تحریروں میں بھی ظاہر کیا کہ یورپ میں تبلیغ اسلام ہو کیونکہ یہی دجال پر اصلی غلبہ ہے۔ اور دجال کی دجالیت کو قتل کرنے کا یہی سامان ہے۔ عیسائی مذہب پر اتمام حجت کیلئے آپ کو خاص ہتھیار دیئے گئے اور ان میں بالخصوص قابل ذکر وفات مسیح کا ہتھیار تھا جس سے عیسائیت کا بت پاش پاش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عیسائیت کا سارا دارومدار ہی اس بات پر ہے کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر ہیں آپ نے اس کی بجائے زمین پر ان کی قبر کا پتہ بتایا۔ (پیغام صلح لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع ۔ علماء کی ذہنیت کا جو بیان کیا ہے بالکل غلط اور علماء پر غیر ذمہ دارانہ حملہ ہے جو اس فرقہ جدیدہ کی مخصوصات سے ہے۔ ورنہ ہمیں بتایا جائے کہ ابتداء میں جب ہندوستان میں عیسویت کا ظہور ہوا ہے، علماء ان کے مقابلے میں نہیں آئے۔ آپ کو معلوم نہ ہو تو ہم بتاتے ہیں۔

ا۔ مولوی رحمت اللہ مرحوم کا مباحثہ پادری فنڈر کے ساتھ ان کی مستند اور مفید کتاب اعجاز عیسوی ان کی تکذیب پر بین دلیل ہے۔

۲۔ مولوی آل حسن مرحوم کی تصنیفات گواہ ہیں۔

۳۔ حافظ ولی اللہ مرحوم لاہوری کے کارنامے اہل پنجاب نہیں بھولے۔

ہاں بزرگوں کی تصنیفات میں کمی بے شک تھی کہ وہ محض اسلام کی خوبیاں بیان کرتے تھے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرح اپنی شخصیت پیش نہیں کرتے تھے۔ اسی لئے وہ اپنی خدمات اسلامیہ میں انجام کار شرمندہ نہ ہوتے تھے جیسے مرزا صاحب قادیانی کو ایسے واقعات پیش آئے۔

مولوی محمد علی لاہوری میں ایک خصوصیت ہے کہ وہ کسی امر کا دعوی کر کے دلیل نہیں دیا کرتے بلکہ ان کی دلیل ان کا بیان ہی ہوتا ہے۔ آپ کی استدلالی قوت کو ہم شاعرانہ تخیل کہیں تو بجا ہے مگر ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ واقعات اصلیہ سامنے رکھ دیتے ہیں۔

مرزا صاحب نے جنگ مقدس (مباحثہ عیسائیاں ۱۸۹۳ء) کے اخیر دن ایک تقریر لکھائی جو درج ذیل ہے :

> آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر کا فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے، تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ، اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بناتا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔
>
> اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے کو خدا مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گیا وراس وقت جب یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے ..میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کیا کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔مجھ کو ذلیل کیا جائے۔روسیاہ کیا جائے۔میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا۔ضرور کرے گا۔زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس مصنفہ مرزا غلام احمد۔صفحہ ۱۸۸۔۱۸۹)

ناظرین کرام! مرزا صاحب نے اس تحریر میں اپنے مباحثہ کو معمولی مباحثہ قرار دیا اور اپنا خاص کام اظہار غیب بالہام الٰہی ظاہر کیا یعنی ڈپٹی آدم سے مباحثہ تو معمولی مباحثات سے ہوا جو اور لوگ بھی کرتے رہتے ہیں ہاں اپنی خصوصیت اظہار غیب قرار دی جو بالکل قرین قیاس ہے کیونکہ مرزا صاحب محض مولوی عالم یا مناظر نہ تھے بلکہ (بقول خود) خدا کے شاگرد مسیح موعود تھے پھر کیا اس خصوصیت خاصہ میں مرزا صاحب پاس ہوئے؟ اس کا فیصلہ خود ان کی تحریرات سے ہوسکتا ہے۔

یہ تحریر ۵ جون ۱۸۹۳ء کی ہے اس کے مطابق ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کی زندگی کی آخری گھڑی ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء کی نصف شب تک تھی یعنی ۵ ستمبر کے بعد ایک منٹ بھی ڈپٹی آتھم زندہ نہیں رہ سکتے تھے مگر واقعہ کیا ہوا۔اس میعاد سے قریباً ۲۲ ماہ بعد ڈپٹی آتھم مرے۔ چنانچہ مرزا نے اس امر کا اعتراف کیا ہے آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہوگئے ہیں۔(انجام آتھم ص ا)

ناظرین! مسیح قادیانی کی خصوصیات ملاحظہ ہوں اس میں ان کا بے طرح فیل ہونا کیسا واضح ہے۔مرزا کے اس فیل ہونے پر عیسائیوں نے جو خوشیاں منائی تھیں ان کی اس زمانہ کی تحریرات سے اسکا ثبوت ملتا ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک دوشعر یہاں درج ہیں

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ ہے مرزا صاحب کی خصوصیات اور یہ ہے ان کی کامیابی۔

وفات مسیح:

لے دے کے مولوی محمد علی لاہوری کو وفات مسیح کا ہتھیار ہاتھ آیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے پہاڑ کھود کر چوہا نکال ہی لیا۔ یعنی وفات مسیح سے دجال (عیسائی قوم) کو قتل کر دیا۔ حالانکہ وفات مسیح سے عیسائی عقیدے کو قوت پہنچی کیونکہ عیسائی مذہب کی بنیاد کفارہ مسیح پر ہے اور کفارہ موت مسیح پر مبنی ہے۔ اہل اسلام بتعلیم قرآن وفات مسیح سے منکر تھے تو عیسائی اس سے سخت تنگ آ رہے تھے کہ اب ہم کفارہ کیسے منوائیں۔ مرزا غلام احمد صاحب نے وفات مسیح مان کر اور منوا کر عیسائیوں کے بنیادی پتھر کو قوت بخشی اس لئے کہ انجیل متی میں صاف لکھا ہے کہ، یسوع مسیح نے چلا کر جان دی۔، پھر موت سے ان کو کیا نقصان۔

علاوہ اس کے مسئلہ وفات مسیح کا سہرا سرسید احمد خان مرحوم کے سر ہے جنہوں نے اس کو ایجاد کیا مرزا غلام احمد صاحب نے انہی سے حاصل کیا (دیکھو تفسیر احمدی، اور سیرۃ المسیح مصنفہ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی،)

آگے چلئے۔ ہم کہہ چکے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور شاعر نہیں مگر کلام آپ کا شعری تخیلات پر مبنی ہوتا ہے اس کی دوسری مثال مندرجہ ذیل اقتباس ہے۔ آپ دجال (قوم نصاری) کی مغلوبیت کا ذکر کرتے ہیں:

اس موقع پر میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ خیال کہ بذریعہ دلائل بھی اگر مغلوب کرنا تھا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے تھا کہ دجال ایسا مغلوب ہو جاتا کہ وہ دنیا کے بہکانے کا کام ہی چھوڑ دیتا اور آپ کی زندگی میں آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ کام ہو جاتا۔ یہ خیال بھی ایک غلط فہمی پر مبنی ہے دنیا کی مذہبی اصلاح کے کام ایک دن میں نہیں ہوا کرتے۔ یوں تو یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی تھی ھو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔ لیکن کیا یہ غلبہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کمال کو پہنچ گیا؟ نہیں بلکہ اس کی بنیاد رکھ دی گئی اور تیرہ سو سال بعد اسی غلبہ کا نظارہ ہم کو نظر آ رہا ہے۔ (حوالہ مذکور)

ناظرین! زمانہ رسالت محمدیہ کا ادھار تیرہ سو سال بعد بذیعہ قادیانی مسیح ہم کو ملا تھا مگر ملا کیا؟ یہ کہ گذشتہ مردم شماری میں خاص ہندوستان کے اندر عیسائی قوم کی تعداد ۲۵ فی صدی بڑھ گئی اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔

اسے بھی چھوڑیئے! ہم اپنے اصول کلام کے موافق خاص مرزا صاحب قادیانی کے قول سے مولوی محمد علی کو بتاتے ہیں کہ آپ کے بیان کی تردید خود مرزا صاحب فرماتے ہیں اور ان کی تردید واقعات کرتے ہیں

مرزا صاحب پر اعتراض ہوا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا، حالانکہ آپ نے حج نہیں کیا؟ اس کا جواب مرزا صاحب نے دیا:

ہم کو اس وقت حج کرنا زیبا ہو گا کہ دجال (قوم نصاری) کفر اور دجل سے ہٹ کر ایمان اور اخلاص سے مسیح موعود کے ساتھ کعبہ کا طواف کرے گا۔

(ایام الصلح فارسی ص ۱۳۷)

احمدی دوستو! ایمان سے بتاؤ کیا ایسا ہوا؟ کیا مسیح موعود اور دجال نے (بعد توبہ) بھراہی مسیح موعود حج کعبہ شریف کیا؟ کیا ہے، تو ہم بھی مان لیں گے کہ آپ کا مسیح موعود (مرزا غلام احمد) دجال پر غالب آیا۔ اور اگر دجال نے کیا، خود مسیح موعود نے بھی حج نہیں کیا، تو ان کے اس کلام منقولہ از ایام الصلح کے کیا معنی ہیں؟ آگے چلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرضِ نسیان

مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں تو ہمارا پرانا خیال ہے کہ نسیان ان پر غالب تھا مگر مولوی محمد علی لاہوری کی نسبت ہمیں یہ خیال نہ تھا کہ یہ سنت مرزا آپ میں بھی ہوگی۔لیکن اس مضمون کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہمارا خیال غلط ہے۔دراصل مرض نسیان آپ میں بھی ہے، اور بہت زیادہ ہے۔ناظرین ہماری بات کو کسی ضد یا عناد پر مبنی نہ جانیں بلکہ واقعات کی بنا پر سمجھیں۔مولوی محمد علی لکھتے ہیں:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ڈالا ہوا بیج:

اس کام کو (جو مرزا نے کیا ہے) حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھنا چاہیے یہ ایک بیج ہے جو مسیح موعود (مرزا) نے ڈالا ہے اور ایسے مصلحین کا کام بیج ڈالنا ہی ہوتا ہے جو ان کے پیچھے بشو ونما پاتا رہتا ہے

(پیغام صلح لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۶)

ناظرین کرام! ابھی پچھلے اقتباس میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ نے جو بنیاد رکھی تھی تیرہ سو سال بعد (بزمانہ مسیح موعود مرزا) اس کا غلبہ دیکھ رہے ہیں

(پیغام صلح لاہور۔مذکور۔ص ۵)

غور کیجئے صفحہ ۵ پر تو تیرہ سو سال قبل کی بنیاد کی تکمیل یعنی غلبہ دیکھ رہے ہیں مگر تھوڑی سطور لکھ کر صفحہ ۶ پر پھر ادھار کا وعدہ کرتے ہیں کہ مصلحین کا کام بیج ڈالنا ہی ہوتا ہے۔کیا ہمارے دعوی کی صداقت میں کہ مولوی محمد علی صاحب مرض نسیان کا غلبہ ہے، کسی کو شک ہے؟ یہ بھی ہمارا حسن ظن ہے ورنہ اور کوئی ہوتا تو مقولہ مشہورہ پڑھ دیتا: دروغ گوئی را حافظہ نہ باشد

مختصر یہ ہے کہ قادیانی مسیح نے اپنے مزعومہ دجال پر غلبہ نہیں پایا، جو پانا چاہیے تھا۔اسلئے ثابت ہوا کہ وہ مسیح موعود نہیں نہ ان کا مزعومہ دجال، دجال ہے بلکہ اصل یہ ہے:

رسول قادیانی کی رسالت

بطالت ہے بطالت ہے بطالت

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ معماریہ

دلائل مرزا

تحریر: منشی محمد عبداللہ معمار

تیسری دلیل:

تیسری دلیل اس پر یہ ہے کہ گو یہ آیت محمد ﷺ کے متعلق ہے جو خدا کے سچے نبی تھے تاہم اس کے الفاظ میں مخصوص طور پر دعوی نبوت مذکور نہیں بلکہ مطلق دعوی وحی والہام مراد ہے (تفہیمات مصنفہ اللہ دتا مرزائی ص ۴۳

اور ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہزاروں مفتری الہام کا جھوٹا دعوی کرنے والے پیر موجود ہیں جو تیئس سال سے بھی زائد عرصہ سے اپنا اپنا گروہ بنائے بیٹھے ہیں اور بتمام عیش و عشرت مزے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پس اگر اس آیت میں ہر مفتری کی قطع وتین کا ذکر ہوتا تو وہ سب کے سب کبھی کے فنا کر دیئے جاتے۔

چوتھی دلیل

قرآن مجید میں جا بجا مفتریوں کا ذکر ہے کہ

ا۔ وہ خود ہی کئی ایک جانوروں کو حلال گردان کر کہتے ہیں خدا نے یہ حکم کیا ہے۔ وہ خدا پر افترا کرتے ہیں سورہ نحل۔

۲۔ و اذا فعلوا فا حشة قا لوا و جد نا علیھا آ با ء نا و اللہ امر نا بھا جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں اسی پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اور خدا نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے (الاعراف: ۲۸)

باوجود ان افتراؤں کے جن غلط اقوال کو خدا کی طرف منسوب کیا گیا ہے قرآن حدیث میں کہیں مذکور نہیں کہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ہلاک کیا گیا تھا۔ یا دنیا میں دوگنا عذاب دیا گیا تھا بلکہ برعکس اس کے قرآن میں موجود ہے کہ متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعھم (یونس:۷۰) یعنی مفتریان علی اللہ کے لئے دنیا میں نفع ہے۔

پانچویں دلیل

قرآن شریف کے اندر عامہ کفار کو بھی مفتریان علی اللہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ آیت یفترون علی الکذب میں موجود ہے حالانکہ مشاہدہ ہے کہ کفار خوب مزے میں زندگی گزار رہے ہیں بلکہ ایک حدیث میں تو دنیا کو جنت الکافر قرار دیا گیا ہے (ص ۱۳ انمبرا۔ انوار الاسلام مصنفہ مرزا صاحب) پس آیت زیر بحث سے مفتریان علی اللہ کی ہلاکت فی الدنیا پر استدلال کرنا صریح مغالطہ ہے۔

چھٹی دلیل

آیت زیر بحث کے عام مدعیان نبوت کو شامل نہ ہونے پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس میں بزعم مرزا ہر ایک صادق نبی کے لئے کم از کم تیئس سال زندہ رہنا ضروری اور لازمی ٹھہرتا ہے جیسا کہ تحریر ذیل میں ہے:

> میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لئے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہر گز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر... تیئس برس مہلت پا سکے۔ (ص ۶۔ اربعین نمبر۴)

اس تحریر کا نتیجہ صاف ہے کہ مدعی نبوت کا زمانہ مذکورہ سے پہلے فوت ہو جانا اس کے کذب کی دلیل ہے کیونکہ وہ صادقوں کے پیمانہ پر صحیح نہ اترا (اس کی مزید تائید مرزا صاحب کے اس قول سے ہوتی ہے کہ: صادقوں کا پیمانہ عمر، تیئس سال، کاذب کو نہیں ملتا۔ ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ ص ۲) حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایک سچے رسول تھوڑی سی عمر بعد از دعویٰ کے پا کر فوت ہوئے اور کئی ایک کفار نابکار کے ہاتھوں مقتول ہو کر شہید ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں دلیل

ایک تحریر میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

افتراء کی سزا خدا کے نزدیک قتل ہے (ص ۹۔ اربعین نمبر ۴)

حالانکہ بعض صادق انبیاء کو بنی اسرائیل نے قتل کر ڈالا (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۳۴)

بخلاف اس کے ڈاکٹر عبدالحکیم خان جو مرزا صاحب کے نزدیک مفتری، مدعی الہام تھا، ایک تو عرصہ تک زندہ رہا دوسرے قتل سے نہیں بلکہ طبعی موت سے مرا۔ اگر کہا جائے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مذکور نے دعوی رسالت نہیں کیا تو جواباً گذارش ہے کہ ہم اس پہلے تفہیمات ربانیہ مصنفہ مولوی اللہ دتا سے جس کی میاں محمود احمد نے بہت تعریف کی ہے نقل کر چکے ہیں کہ اس آیت زیر بحث میں مخصوص طور پر دعوی نبوت مذکور نہیں ہے۔ بلکہ مطلق دعوے الہام مراد ہے۔ (اور منشی الٰہی بخش کا عرصہ زندگی بعد از الہام بھی ۲۳ برس سے زائد ہے۔ دیکھو عصائے موسیٰ۔ پھر یا تو وہ سچے ملہم تھے جیسا کہ خود مرزا کو بھی اقرار ہے؟ بہاء)

اسی طرح خود مرزا قادیانی نے اس زمانہ میں جب کہ ان کا دعوی غیر نبی ملہم ہونے کا تھا اور دعوی نبوت سے انکاری تھے بلکہ مدعی نبوت کو مسیلمہ کذاب کا بھائی، (انجام آتھم ص ۲۸) قرار دیتے تھے، اسی دلیل سے اپنی صداقت پر تمسک کیا ہے (ملاحظہ ہو انجام آتھم۔ ص ۴۴، ۴۹، ۵۰، ۶۳) جس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کا مصداق بننے کیلئے باصول مرزا مجرد دعوی الہام کافی ہے دعوی نبوت ضروری نہیں

علاوہ ازیں خود مرزا غلام احمد صاحب نے ڈاکٹر عبدالحکیم کو مدعی رسالت لکھا ہے جیسا کہ تحریر ذیل میں ہے:

ڈاکٹر عبدالحکیم ... اپنے تئیں مرسلین میں سے شمار کرتا ہے۔ (ص ۲۳ حقیقۃ الوحی)

بنابریں اقوال بالا ڈاکٹر صاحب موصوف کا قتل سے محفوظ رہنا اور خدا کے صادق انبیاء کا مقتول ہو کر شہید ہونا صاف دلیل اس امر کی ہے کہ آیت زیر بحث میں مفتری کی سزا ضروری اور قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ لہذا مرزائی استدلال غلط۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں دلیل

گوجرانوالہ میں ایک صاحب مدعی نبوت عرصہ قریباً ۲۵ سال سے موجود ہیں حالانکہ مرزا صاحب کے اصول کی رو سے انہیں آج تک فنا کے گھاٹ اتر جانا چاہیے تھا۔

قطع بحث

معزز قارئین! جب مرزا صاحب کے سامنے یہ امر پیش کیا جاتا ہے کہ آیت زیر بحث خاص نبی ﷺ کے متعلق ہے تو مرزا صاحب کہتے ہیں کہ نہیں، یہ عام قاعدہ ہے کہ جو شخص افترا کرے جلد ہلاک کیا جائے (ص ۳۔اربعین نمبر ۴)۔ پھر جب ثابت کیا جاتا ہے کہ ہزاروں اشخاص کاذب مدعیان الہام دنیا میں موجود ہیں جو جلد ہلاک نہیں ہوئے تو اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے (ص ۱۱۔ضمیمہ اربعین نمبر ۳۔۴) پھر جب مدعیان نبوت پیش کئے جاتے ہیں تو فقرہ خود، جلد ہلاک، کو چھوڑ کر فرماتے ہیں، مہلت تئیس برس ہیں، (ص ۵۔اربعین نمبر ۴) حالانکہ تئیس سالہ مہلت کا ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔قرآن مجید کی آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل (۲۳ برس قمری ہیں یا شمسی ؟ آنخضرت کی عمر مبارک قمری حساب سے ۶۳ سال، اور عرصہ نبوت ۲۳ سال ہے۔شمسی حساب سے عرصہ نبوت تقریباً سوا بائیس سال ہوتا ہے۔بہا ؟) جس سے مرزا صاحب تئیس سالہ مہلت پر استدلال کرتے ہیں مکہ میں نازل ہوئی تھی اور اگر یہ ثابت بھی کیا جائے کہ مکہ میں رہنے کے آخری سال یہ اتری تھی تو بھی اس وقت آنخضرت ﷺ کے دعوی نبوت پر صرف ۱۲ سال گذرے تھے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب بھی اقراری ہیں کہ: آنخضرت ﷺ مکہ میں تیرہ برس رہے۔(ایام الصلح ص ۵۱)۔پس اگر سینہ زوری سے اس آیت سے مدت نکالی بھی جائے تو تیرہ سال نکلتی ہے جو مرزائی صاحبان کو مفید نہیں کیونکہ اس طرح ڈاکٹر عبدالحکیم (مدعی الہام انك لمن المرسلين) صادق ثابت ہوتا ہے جسے مرزائی مرزائی تسلیم نہیں کرتے اور اگر ۲۳ سال ہی لئے جائیں تو محبوب عالم گوجرانوالیہ صادق رسول ثابت ہوتا ہے جس کو مرزائی بھی ماننے کو تیار نہیں۔ان تمام الجھنوں سے مرزائی صاحبان کی جان چھڑانے کیلئے اور اس تمام بحث کو قطع کرنے کیلئے ہم چند منٹ کے لئے بطور فرض محال تسلیم کئے لیتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔یہ آیت مخصوص بہ نبی ﷺ نہیں ہے بلکہ عام قانون ہے جو ہر ایک مفتری کو شامل۔

۲۔اور مفتری سے مراد بھی مدعی نبوت ہی ہے ہر ایک مدعی الہام نہیں۔

۳۔ہر ایک مدعی نبوت کے لئے ۲۳ سال مہلت ملنی ضروری ہے۔

۴۔آدم سے لے کر اس وقت تک کسی مدعی نبوت کاذبہ کو یہ مہلت نہیں ملی اور نہ ہی ملے گی، یہ صرف صادقوں کا پیمانہ ہے۔

۵۔محبوب عالم گوجرانوالیہ بھی فرضی ہستی ہے جس کا وجود موجود نہیں۔

باوجود ان سب باتوں کے تسلیم کر لینے کے بھی مرزا غلام احمد صاحب کاذب کے کاذب ہی رہتے ہیں۔ثبوت سنئیے! مرزا صاحب کا دعوی نبوت جیسا کہ میاں محمود احمد جانشین مرزا بزعم مرزائیاں الہام، کانّ اللہ نزل من السماء کا مصداق (القول الفصل کے ص ۲۴ پر) لکھتا ہے:

> تریاق القلوب کی اشاعت تک جو اگست ۱۸۹۹ء سے شروع ہوگئی اور ۲۵۔اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ختم ہوئی آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کا یہی عقیدہ تھا کہ ...آپ کو جو نبی کہا جاتا ہے یہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے۔(۱۹۰۲ء کے) بعد میں...آپ (مرزا غلام احمد) کو خدا کی طرف سے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں۔

تحریر ہذا گواہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت کا دعوی لوگوں کے سامنے ۱۹۰۲ء کے بعد کیا ہے (بہت خوب)۔اس کے بعد آپ ۲۶ مئی کو بروز منگل وار بوقت قریباً ساڑھے دس بجے، مرض ہیضہ سے مرگئے جب کہ آپ کے دعوی نبوت پر صرف چھ سال کے قریب گذرے تھے لہذا وہ اپنے اس قول کی رو سے کہ:

> ہر گز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر خدا پر افتراء کر کے ..۲۳ برس تک مہلت پا سکے ..ضرور ہلاک ہو گا۔(ص ۶۔اربعین نمبر ۴)

کاذب ثابت ہوگئے۔ فلہ الحمد

اس کے جواب میں مرزائی اصحاب کہتے ہیں کہ اس آیت میں دعوی نبوت کا مخصوص طور پر ذکر نہیں ہے بلکہ مطلق دعوی الہام مذکور ہے اور مرزا صاحب نے اپنے دعوی الہام پر ۲۳ سال سے زائد مہلت پائی ہے۔

جواب۔مرزا نے خود اس آیت کو نبوت کے متعلق لکھا ہے ملاحظہ ہوں انکے اقوال:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔خدا تعالٰی کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعوی کیا، یا روشن دین جالندھری نے دعوی کیا...اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے... پہلے ان کا دعوی ثابت کرنا چاہیے...کہ میں خدا کا رسول ہوں..کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔

(ص ۱۱۔ضمیمہ اربعین نمبر ۳۔۴)

۲۔یہی قانون خدا تعالٰی کی قدیم سنت میں داخل ہے کہ وہ نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا۔(تحفہ قیصریہ۔ص ۵)

اقوال بالا سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب اس جگہ مدعیان نبوت کی ہلاکت کے قائل تھے نہ کہ ہر ایک مفتری کی ہلاکت کے

مرزائی صاحبان یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قتل نہیں ہوئے حالانکہ کاذب مدعی کو قتل ہونا چاہیے

جواب۔قرآن شریف میں قتل کی تخصیص نہیں ہے۔بقول مرزا، مفتری کی سزا موت ہے۔ (تحفہ گولڑویہ)

دوسرا جواب۔مرزا صاحب لکھتے ہیں:

(کیا) نعوذ اللہ آنحضرت ﷺ کا ۲۳ برس تک موت سے بچے رہنا آپ کے سچا ہونے کی دلیل نہیں۔ (ص ۲۔تحفہ گولڑویہ)

اس تحریر میں جو آنحضرت ﷺ کا ۲۳ برس تک موت سے بچے رہنا مذکور ہے کیا اس سے مراد عند المرزا تئیس برس تک موت بالقتل سے محفوظ رہنا مراد ہے؟ یقینی بات ہے کہ نہیں، کیونکہ حضور ﷺ تئیس سال کے بعد بھی طبعی موت سے فوت ہوئے تھے قتل سے نہیں۔بخلاف اس کے اگر مرزا صاحب کی مراد موت بالقتل ہوتی تو اس لفظ ،تک، کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ آپ تئیس سال تک تو قتل سے محفوظ رہے مگر اسکے بعد آپ قتل ہوئے۔ نعوذ باللہ من ھذہ الاعتقاد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس مرزا کے الفاظ (تیئس برس تک موت سے بچے رہے) کے یہی معنی ہیں کہ طبعی موت سے بچے رہے ۔نتیجہ صاف ہے کہ اگر آیت زیر بحث کی رو سے ہر مفتری کی ہلاکت ضروری ہے تو اسکے لئے قتل ہونا لازمی نہیں بلکہ طبعی موت سے مرنا بھی اس سزا کے تحت داخل ہے۔

جواب سوم: خود مرزا صاحب نے یرمیاہ ۲۸: ۱۵ کی عبارت سے خنیاہ کاذب نبی کی موت سے اس دلیل پر تمسک کیا ہے (ضمیمہ اربعین ۳، ۴ ص ۱۰، ۱۱) حالانکہ اس کی موت بطریق قتل ثابت نہیں ۔معلوم ہوا کہ کاذب نبی کی موت میں باصول مرزا قتل ہونا لازمی نہیں۔

جواب چہارم ۔اسی طرح مرزا صاحب نے صفحہ ۹ ضمیمہ اربعین نمبر ۳۔۴ پر، استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸۔۲۰ سے استدلال کیا ہے کہ جھوٹا نبی، میت، مرجائے گا۔

ہم تو عبرانی جانتے نہیں اسلئے مرزا صاحب کی تحریر سے ہی ثبوت دیتے ہیں کہ عبرانی لفظ ،میت، کے معانی موت بالقتل نہیں۔ملاحظہ ہو مرزا صاحب سلاطین ۳: ۲۱ کی عبارت لکھتے ہیں اپنی تائید میں

جب وہ صبح کو اٹھی کہ بچے کو دودھ دوں تو...میت دیکھو وہ مرا پڑا تھا (ضمیمہ اربعین ص ۹)

اسکی مزید تشریح اس قول میں ہے کہ

میت جس کا ترجمہ پادریوں نے ،قتل کیا جائے، کیا ہے بالکل غلط ہے۔عبرانی لفظ ،میت کے، معنی ہیں: مرگیا یا مرا ہوا۔

ص ۹ ضمیمہ اربعین نمبر ۳۔۴ مصنفہ مرزا صاحب کی عبارات بالا سے صاف عیاں ہے کہ کاذب مدعی کی موت کے لئے قتل ہونا ضروری نہیں پس مرزا صاحب کا قتل نہ ہونا انہیں اپنی مسلّمہ سزا (ہلاکت مفتری قبل از تیئس سال) سے بری نہیں کرتا ۔باقی دارد۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نبی کا بے اصل استدلال

ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۲ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں

منجملہ ان علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں ہیں یہ ہے کہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھا لیا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد تھا جو مسیح یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا کہ جب قرآن کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا ہے اور وہ اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے زمانہ سے اس زمانہ کے قریب قریب گذر چکا ہے جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیانی زمانہ تھا۔ انتہی

ناظرین! اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی غرض ظاہر ہے کہ جیسے موسیٰ سے چودہ سو برس کے بعد عیسیٰ کو بھیجنے کی ضرورت ہوئی تھی، اسی طرح مثیل موسیٰ (یعنی نبی کریم ﷺ) سے اب تک اتنی مدت گذر گئی ہے اس لئے مثیل عیسیٰ (یعنی مرزا صاحب خود بدولت) بھیجا گیا۔

مرزائی دوستو! مرزا صاحب نے مسلم شریف کی روایت کو تو اس واسطے قابل اعتبار نہیں سمجھا تھا کہ وہ بخاری شریف میں نہیں مگر یہ روایت جو اپنی عیسویت کے استدلال میں پیش کی ہے اس کا پتہ تو کسی موضوعات کی کتاب میں بھی نہیں ملتا اگر کہیں اس کا نشان ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب بالضرور حوالہ درج فرماتے جس سے اتنا تو معلوم ہو جاتا کہ یہ مرزا صاحب کی بناوٹ نہیں۔

محققین نے تصریح کر چھوڑی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی وفات سے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت تک سترہ سو سولہ برس گذرے تھے جیسا کہ تنبیہ الاذکیا فی قصص الانبیاء میں علامہ طاہر بن صالحہ جزائری نے لکھا ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں شبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں اعلی درجہ کی جرأت تھی۔ کبھی کسی قسم کا خیال ان کو مانع نہیں ہوتا تھا کہ میں نے مخالفوں کے مقابلہ میں کیا کہا تھا۔ اور اب کیا کہہ رہا ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں اعلی درجہ کی جرأت تھی۔ کبھی کسی قسم کا خیال ان کو مانع نہیں ہوتا تھا کہ میں نے مخالفوں کے مقابلہ میں کیا کہا تھا۔ اور اب کیا کہہ رہا ہوں (مسیح کو اگر مصلوب مانا جائے تو ان کی نبوت کی زندگی کم وبیش ۳ سال بنتی ہے۔ اور مرزا قادیانی کے اصول کے مطابق وہ نعوذ باللہ کاذب ٹھہرتے ہیں۔ اور جب اصل مسیح کاذب ہوا تو مثیل مسیح یا مسیح موعود کیسے سچا ہوسکتا ہے۔ بہاء) اور لوگ مجھے کیا کہیں گے۔ یہ بھی آنجہانی کا ایک عقلی معجزہ تھا جو کسی دوسرے کا حصہ نہیں ہوسکتا مگر جب تک اس سٹوری کو کسی کتاب سے مدلل نہ کیا جائے مرزا صاحب قادیانی کی من گھڑت بات ہی تصور ہوگی۔ ہے کوئی مرید! جو اپنے پیر کو اس الزام سے پاک کرے۔

ماحصل اس کلام کا یہ ہوا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں مستقل نبی ہیں اور (نعوذ باللہ) ہمارے نبی ﷺ و مرزا غلام احمد دونوں مثیل ہیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ موسی کے مثیل ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب عیسی کے مثیل ہیں۔

اور چونکہ مرزا غلام احمد صاحب مثیل ہونے کی وجہ سے اپنے کو ظلی اور تبعاً نبی کہتے تھے، اس قیاس پر آنحضرت ﷺ بھی ان کے نزدیک ظلی نبی ہوئے (مسلمانوں کو خدا اس سوء اعتقادی سے محفوظ رکھے)۔

مسلمان تو بحسب احادیث صحیحہ نبی کریم ﷺ کو سید المرسلین سمجھتے ہیں جس میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ وغیرھما سب داخل ہیں۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ آرزو اور دعائیں کرتے تھے کہ ہمارے نبی ﷺ کی امت میں داخل ہوں۔ کما قال: یا رب فاجعلنی من امة احمد

پس امت مرزا قادیانی غور فرمائے کہ جب کہ خود حضرت موسیٰ ہمارے نبی ﷺ کے امتی ہونے کی آرزو کریں، تو کسی یہودی کا قول اس کے خلاف میں کیونکر قابل توجہ ہوگا

اور آیت شریفہ و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما لما اٰتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ ۔ (آل عمران:۸۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء گویا آنحضرت ﷺ کے نائب تھے۔ پھر حضرت ﷺ کو کسی نبی کا مثیل اور ظلی نبی قرار دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیسی بے ادبی ہے۔

مسلمانو! مرزا غلام احمد صاحب نے تمہارے نبی افضل الانبیاء ﷺ کو حضرت موسیٰ ؑ کا مثیل قرار دیا۔ ابھی اور کسی کے مثیل سننے کا انتظار ہے۔ کیا تمہارے اور تمہارے اسلاف کے کان ایسے نا ملائم الفاظ سننے کے آشنا تھے۔ کب تک مرزائیوں کی ایسی بھول بلیاں سنے جاؤ گے۔ اگر نجات چاہتے ہو تو توبہ کرو۔ ان کی ایک نہ سنو۔ اپنے اسلا ف کا اتباع کرو۔ اور ہرگز ان کو اپنی مسند پر جگہ نہ دو۔

اپنے اسلا ف کا اتباع کرو۔ اور ہرگز ان کو اپنی مسند پر جگہ نہ دو۔

آپ لوگوں کو گیانی شیر سنگھ وغیرہ کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ بفضل خدا تمہاری مبارک جماعت کے اندر شیر پنجاب کی سی بزرگ ترین ہستیاں موجود ہیں جن کی سیف ہائے براں مخالفین کے اعتراضات و توہمات کا دنداں شکن جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردیء ہمسایہ در بہشت

افضل الانبیاء کی طرف احکم الحاکمین کے ارشاد والذین معه اشداء علی الکفار سے نگاہیں او جھل نہ کرو۔

مرزا غلام احمد صاحب مسلمانوں کی وجہ شبہ میں جو فرماتے ہیں کہ ان کے دلوں سے یہودیوں کی طرح کلام الٰہی کا مغز و بطن اٹھالیا گیا ہے، کہنے کو تو کہہ دیا مگر معلوم نہ کرایا کہ کیسے اٹھالیا گیا۔

یہودیوں نے تو توریت کو چھوڑ دیا تھا۔ بیت المقدس کو ڈھا دیا تھا۔ قربانی کے مقام میں خنزیر ذبح کئے جاتے تھے۔ اور بت خانے وغیرہ آباد کئے تھے۔

مگر مسلمانوں کی مسجدیں تو بفضلہٖ تعالیٰ ویسی کی ویسی آباد ہیں بلکہ ہمیشہ نئ پر نبی بنائی جاتی ہیں۔ جن مقامات میں کبھی اللہ اکبر کی آواز تک نہیں سنائی دی تھی، آج وہاں صلوۃ خمسہ کی اذانیں گونج رہی ہیں۔ حج کی دھوم دھام ہے کہ ہر سال لاکھوں مسلمانوں کا مجمع ہوتا ہے۔ رمضان میں عبادت کی وہی سرگرمیاں اور گرم جوشیاں ہوا کرتی ہیں۔ غرض کہ شعار اسلام بفضلہٖ تعالیٰ خاص ہندوؤں کے ملک ہندوستان میں بھی قائم ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے جارہے ہیں۔تلاوت قرآن مجید کے ان ہی تیس پاروں کی جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئے تھے اور مرزا غلام احمد صاحب کے وجود سے پیشتر موجود تھے، ہوا کرتی ہے۔ کہیں زیروزبر کا فرق نظر نہیں آیا۔موحدین جماعت کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہورہی ہے۔مسلمانوں میں تو اب تک کوئی ایسی بات نظر نہیں پڑتی جس سے قرآن کریم کا مغز و بطن اٹھالیا گیا، متصور ہو۔

ہاں البتہ مرزا غلام احمد صاحب کی تعلیم سے اب اس کی بنیاد پڑگئی ہے جیسا کہ صدہا آیات قیامت اور احیا اموات وغیرہ ابواب میں جو وارد ہیں ان کا ایمان اس تعلیم سے بعض لوگوں کے دلوں سے اٹھالیا گیا ہے۔ مثلاً جب یہ مسلّم ہو جائے کہ مرتے ہی آدمی ایک سوراخ کی راہ سے جنت یا دوزخ میں چلا جاتا ہے اور پھر وہاں سے نہیں نکلتا، جیسا کہ مرزا صاحب نے فرمایا، جس سے قیامت اور حشر اجساد کا خود ہی ابطال ہوگیا۔

قرآن کریم کے مغز و بطن سے اگر وہی مراد ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا سو وہ بفضلہٖ تعالیٰ کتب تفسیر وحدیث میں بتمامہ محفوظ اور موجود ہے۔مغز اور بطن جو کچھ پوشیدہ اور ادراک سے غائب ہے سب کچھ حضرت ﷺ نے فرمایا کیونکہ حضرت ﷺ کو ان امور میں بخل نہ تھا۔چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

و ما هو على الغيب بضنين

یعنی رسول اللہ ﷺ غیب کی باتیں بیان کرنے میں بخل نہیں کیا کرتے

اور ارشادات قرآنیہ کو بزرگان دین نے مجاہدات اور مکاشفات کے بعد معلوم کیا ہے وہ بھی تفاسیر اور کتب تصوف میں موجود ہے۔غرض کہ مسلمانوں کو ان کے نبی اور پیشوایان دین نے سب سے مستغنی کردیا ہے۔کسی کی من گھڑت باتوں سے ان کو کچھ کام نہیں۔اور اگر مغز و بطن سے کچھ اور مراد ہے جو مرزا صاحب پیش کرتے ہیں تو اس کو قرآن سے کچھ تعلق نہیں۔امت مرزا ہی کو مبارک رہے۔

غرض کہ کوئی وجہ تخصیص کی معلوم نہیں ہوتی۔سوائے اس کے کہ چودہ سو برس کا جوڑ ملانا مقصود تھا۔مگر افسوس کہ اپنی غرض ذاتی کے واسطے مرزا غلام احمد صاحب نے سید المرسلین ﷺ کی کسر شان کی بھی کچھ پرواہ نہ کی ۔مرزائی ممبرو! ایسوں کے حق میں سعدی شیرازی کیا خوب کہہ گئے ہیں آپ کی نذر کرتا ہوں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس
حلاوت نیابی ز گفتار کس
تامل کناں در خطا و صواب
بہ از ژاژ خایان حاضر جواب
صد انداختی تیر و ہر صد خطا ست
اگر ہوش مندی یک انداز و راست

(محمد مہرالدین از میاں ونڈ ضلع امرتسر)

احمدی یا مرزائی

نہ معلوم قادیانی مذہب کے مرید کیوں اپنے تئیں احمدی کہلاتے ہیں حالانکہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ صحیح معنوں میں احمدی وہ ہیں جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یا احمد کے امور ہیں قرآن میں احمد یا محمد ایک ہی شخص کے دو نام ہیں ان کے پیرو محمدی یا احمدی کہلانے کے مستحق ہیں مرزا صاحب کا نام نہ احمد ہے نہ محمد بلکہ غلام احمد ہے اور مرزا یا میرزا ان کا خاندانی نام ہے جو ترکستانی امیروں کی اولاد ہیں۔ مرزا صاحب کے مریدوں کا صحیح نام مرزائی یا غلامی ہے کیونکہ وہ کسی غلام کے پیرو ہیں جو احمد کا غلام ہے اور مرزا صاحب اپنی ہر ایک تصنیف اور تحریر میں اپنے تئیں مرزا غلام احمد ہی لکھتے رہے مگر آپ کے مرید مرزائی کہلانے سے ایک شرم سمجھتے ہیں حالانکہ وہ مرزا کے غلام ہیں اگر مرزائی نام ان کو ناگوار معلوم ہوتا ہے تو وہ پھر وہ صحیح معنوں میں غلامی کہلانے کے حق دار ہیں کیونکہ وہ کسی غلام کے غلام ہیں اگر یہ دونوں نام بھی ان کو ناپسند ہیں تو پھر وہ قادیانی نام ہی ان کو زیب دیتا ہے۔ احمدی کہلانا سچے مسلمانوں اور محمدیوں کا حق ہے اور انہی کے لئے یہ نام فخر کا باعث بھی ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید یا مرزائی ہیں یا غلامی ہیں یا قادیانی ہیں کیونکہ بہشتی مقبرہ بھی قادیان میں ہی موجود ہے۔ہم بھی بھولے رہے آج تک مرزائی اور قادیانی ناموں سے مرزا کے مریدوں کو خطاب کرتے رہے۔اور یہ تیسرا نام غلامی جو صحیح اور درست طور پر فٹ آتا ہے استعمال کرنے سے گریز کرتے رہے۔اب آئندہ کو ہم بھول کر بھی احمدی نام کا اطلاق ان پر نہیں کریں گےاور امید ہے کہ مرزا کے مریدوں کو مرزائی یا قادیانی یا غلامی کے نام پسند اور منظور ہوں گے ان تینوں ناموں میں سے وہ جس کو چاہیں چن لیں اور ہم بھی مسیحی یا نصرانی کہلانے سے شرماتے نہیں بلکہ ان ناموں کو بڑا فخر جانتے ہیں،اور جیسا مسلمانوں کو محمدی اور احمدی کہلانے کا بڑا ناز ہے ویسے ہی مرزا کے مریدوں کو مرزائی یا قادیانی یا غلامی ناموں پر ناز ہونا چاہیے۔یہ نام نسبت وتناسب اور قاعدہ مماثلت کے لحاظ سے درست بھی ہے شاید مرزا صاحب کے مرید اپنے پیر کی تقلید ہی کرتے ہوں گے کیونکہ مرزا صاحب قاعدہ مماثلت سے عمر بھر نا آشنا رہے،جب وہ مثیل مسیح بننے لگے ان کو اس بات کا خیال تک نہ آیا کہ مسیحیت اسرائیلی میراث ہے نہ کہ اسماعیلی۔کیونکہ کسی اسرائیلی میراث کا وارث ہونا اسرائیلی نسل کی شرط تھی۔یعنی داؤد اور سلیمان کے خاندان کا صحیح نسب نامہ کسی مسیحی کے لئے بالکلیہ شرط درکار تھی اور کسی غیر اسرائیلی کا دعوی مسیحیت محض حماقت اور مضحکہ خیز بات تھی اور جیسے مرزا صاحب اپنی ساری عمر میں تقریر اور تحریر میں ٹھوکریں کھاتے اور غلط بیانیاں کرتے رہے ویسے ہی ان کے مرید بھی اندھی تقلید میں سر پھوڑ رہے ہیں اب ان کی عادات ایسی پکی ہوگئی ہیں کہ مرض لاعلاج میں مبتلا ہیں اے کاش کہ وہ اب بھی ہوش میں آئیں اور اس چاہ ضلالت میں سے نکلنے کی راہ پائیں۔(نور افشان)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی اصلیت

مکی مکتوب

تا بسینہ گردنیں گردنیں جھکنے لگیں تسلیم کو
درد دل اٹھا خیال یار کی تعظیم کو

جناب مبارک علی سیالکوٹی مہاجر مکہ معظّمہ سے لکھتے ہیں:

مرزائی اپنے نبی کی تعلیم کے جراثیم مکہ معظّمہ میں پھیلانے کی گھات میں لگے رہتے ہیں اور جب کبھی انہیں یہاں کے کسی لکھے پڑھے آدمی کا پتہ مل جاتا ہے وہ مرزا کے خیالات بذریعہ پوسٹ اس کے نام بھیج دیتے ہیں۔ پچھلے سال دو مرزائی حاجیوں کے لباس میں پکڑے گئے جنہیں حکومت نے حدود حجاز سے باہر نکال دیا۔ چند یوم گذرے کہ ایک اور مرزائی مکہ معظّمہ میں آنکلا مگر حکومت کو خبر ہونے سے پہلے ہی وہ یہاں سے بھاگ گیا۔ ان نادانوں کو علم نہیں کہ یہ اللہ کا گھر ہے یہاں پر ان کا دجل ہرگز نہیں چل سکتا۔

متذکرہ بالا واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ کی روک تھام کے لئے ایک مختصر سادہ وسہل رسالہ مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے آج تک جتنی کتابیں مرزا کے رد میں لکھی گئی انشاءاللہ دام القری (مکہ) کا یہ پمفلٹ ان سب پر سبقت لے جائے گا اور چونکہ مرزا کو چاروں طرف سے گھیر کر جھوٹا کیا جائے گا اس لئے تاویلات کی گنجائش نہ رہے گی۔ مرزائی اپنی برادری کے علاوہ روئے زمین کے کلمہ گووں کو جاہل سمجھتے ہیں اسی طرح مرزا کو نہ ماننے والے انہیں بے عقل کہتے ہیں پس دونوں مخالف گروہوں میں سے ایک ضرور جاہلیت کی موت مر رہا ہے

صاحبان! انسان گدھے کی طرح پیٹ بھر کر اولاد پیدا کرنے کیلئے نہیں بنایا گیا بلکہ اس کی زندگانی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلی معیار جہالت سے بچنا ہے اور نیز سچی بات کو تسلیم کرنا مسلمان کا اہم فرض ہے لہذا مرزائی صاحبان کی خدمت میں مودبانہ عرض ہے کہ آپ بھی اس کتاب کو ضرور پڑھیں اگر اس سے مرزا باطل ہو جائے تو اس کا خیال ترک کریں ورنہ کتاب مذکور کے دلائل ردّ کیجئے۔ ہر دلیل کے توڑنے کا آپ کو مبلغ تین صدروپیہ انعام دیا جائے گا۔

مبارک علی سیالکوٹی مہاجر۔ پوسٹ بکس ۵۷۔ مکہ معظّمہ۔ عرب

....

مرقع قادیانی

جلد ۳ نمبر ۹

بابت دسمبر ۱۹۳۱ء

قادیانی دعا
اور مولوی ثناء اللہ کی موت

مرقع قادیانی جلد ۳ نمبر ۹ میں: مرزا صاحب قادیانی کی دعا کے مطابق مولوی ثناء اللہ کیوں نہ مرے، کے سوال پر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے جواب، پر پیغام صلح لاہور کے دخل در معقولات، پر مولانا ثناء اللہ امرتسری کی جوابی گزارشات بتفصیل ذیل پیش خدمت ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مضمون اس قابل ہے کہ فریقین جی کھول کر اس پر بحث کریں اور کرتے ہیں۔ جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات محقق ہو جائے اس پر یقین کریں۔ ایسا کرنے سے یہ فتنہ چند یوم میں ختم ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر بحث کو ٹالا جائے، یا محض جواب دینے کی حیثیت سے بحث کی جائے، یہ طریق شان محققین سے بعید ہے۔ پس اس نیت سے ہم اس موضوع پر ہر قسم کے سوال اور اعتراض سننے کو تیار ہیں کہ یہ مبحث صاف ہو جائے کیونکہ اس کے صاف ہو جانیکے بعد قادیانی مباحث میں کسی بحث کی ضرورت نہیں۔

اخبار اہل حدیث (۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء) میں ایک مضمون درج ہوا تھا جسے بصورت اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح نے اس مضمون پر جی کھول کر اعتراض کئے ہیں۔ ہم بہ نیت تحقیق ان سب کو نقل کر کے جواب دیتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جو آخری فیصلہ کی دعا کی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ:

مرزا اور ثناء اللہ میں جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔،

مولوی ثناء اللہ کیوں پہلے نہ مرے ؟

ناظرین پہلے وہ اشتہار پڑھیں جو یہ ہے (اصل مضمون اہلحدیث امرتسر سے نقل کیا جاتا ہے بہاء)

مرزا کی دعا کے مطابق ثناء اللہ کیوں نہ مرا؟

میاں محمود پر سوال اور انکے قلم سے اسکا جواب

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اللہ جزادے مرزا صاحب قادیانی کو جنہوں نے اپنی زندگی میں اپنے دعوی کی نسبت صاف فیصلہ کر دیا۔ مگر ان کی امت نے ان کے فیصلے کی قدر نہ کر کے اپنے آپ کو دریا کے نہیں، سمندر کے بھنور میں ڈال رکھا ہے۔

سیدھی بات تھی کہ مرزا صاحب قادیانی کی کھینچی ہوئی لکیر پر چلتے تو آج ان کے بتائے ہوئے اور خدا کے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق مولوی ثناء اللہ کو صادق و مصدوق مان کر ان سے بیعت جہاد کرتے۔ مگر انہوں نے کسی خاص وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ چونکہ بحکم آیت بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔ (انسان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنا حال خوب جانتا ہے)

یہ لوگ اصل حقیقت دل سے جانتے ہیں۔اس لئے جب کبھی یہ سوال ان پر وارد ہوتا ہے کہ مولوی ثناءاللہ (مرزا قادیانی سے پہلے) کیوں نہ مرے؟ تو اس کے جواب میں پریشان ہوکر کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں۔

آج ہم کسی معمولی مرزائی کی پریشانی نہیں بتاتے، بلکہ امت مرزائیہ کے اعلی فرد خلیفہ قادیانی کی پریشانی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) پر سوال ہوا کہ مولوی ثناءاللہ کیوں نہ مرے؟

تو خلیفہ (مرزا محمود احمد قادیانی) نے کیا جواب دیا؟ سوال وجواب انہی کے الفاظ میں پیش کریں گے، مگر پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعائیہ الفاظ سناتے ہیں ۔مرزا صاحب نے ایک دعائیہ اشتہار شائع کیا تھا:

اے خدا مولوی ثناءاللہ نے مجھے بہت ستایا ہے میرے قلعہ کو جو تو نے بنایا ہے گرانا چاہتا ہے اس لئے میں تیرے تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناءاللہ میں سچا فیصلہ فرما کہ ہم میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے سچے کی زندگی میں اس پر موت وارد کر. ربنا افتح بيننا و بين قومنا با لحق ۔(ملخص)۔ غلام احمد۔۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

اس دعا کا نتیجہ دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب قادیانی اس دنیا سے عرصہ ہوا کوچ کر گئے اور (۱۹۳۱ء میں) سنا جاتا ہے کہ مولوی ثناءاللہ ابھی زندہ ہیں۔

چونکہ یہ دعا ہر ایک منصف مزاج کے دل کو پکڑ کرتی ہے، اس لئے مریدان باصفا بھی گاہے ماہے سوال کر بیٹھتے ہیں۔خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) پر سوال ہوا کہ مولوی ثناءاللہ کی زندگی میں مرزا صاحب قادیانی کو کامیاب کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے جب کہ مولوی ثناءاللہ صاحب ابھی زندہ ہیں۔اسکا جواب مع سوال خلیفہ قادیان کے الفاظ میں ہم سناتے ہیں ناظرین غور سے پڑھیں اور خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی پریشانی پر ترس کریں۔

حضرت مسیح موعود کے متعلق کئی لوگ کہتے ہیں کہ ثناءاللہ زندہ ہے اور مرزا صاحب فوت ہوگئے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ حالانکہ انہیں دیکھنا یہ چاہیے کہ حضرت مرزا صاحب جس مقصد اور مدعا کو لے کر آئے تھے، اس میں انہیں کامیابی ہوئی یا نہیں؟

آپ اسلام کی ایک تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اسکے پھیلانے کو آیا ہوں ۔

اس کے لئے پہلا قدم وفات مسیح کے عقیدے کی اشاعت تھا، مگر آپ کے مقابلہ میں جو لوگ کھڑے ہوئے خواہ مولوی ثناء اللہ یا کوئی اور ہوں، وہ کہتے تھے کہ جو خیالات ہمارے ہیں وہی درست ہیں۔ جو اسلام ہم پیش کرتے ہیں وہی سچا اسلام ہے۔ اور ان کا مدعا یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب جو اسلام پیش کرتے ہیں وہ نہ پھیلے۔

اب دیکھو کہ کون کامیاب ہوا اور کون ناکام۔ جسکا مقصد اور مدعا پورا ہو گیا وہ کامیاب ہوا اور جس کا پورا نہ ہوا وہ ناکام۔ کیا حضرت مرزا صاحب کے آنے کا یہی مقصد تھا کی مولوی ثناء اللہ کی شہرت نہ ہو۔ اگر یہی مقصد تھا اور مولوی ثناء اللہ کو شہرت ہو گئی تو کہا جا سکتا ہے کہ آپ ناکام رہے۔ لیکن جب آپ کے آنے کا مقصد اور مدعا اور ہی تھا، تو آپ کے مخالفین کی شہرت ہو جانے یا ان کو مال و دولت مل جانے سے آپ کی صداقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ہاں اگر حضرت مرزا صاحب کے ہم خیالوں کی تعداد کم ہونی شروع ہو جاتی تو آپ کے دشمنوں کو کامیاب اور آپ کو ناکام کہا جا سکتا ہے ۔

لیکن اگر باوجود اس کے آپ کے مقابلہ میں کھڑے ہونے اور شور مچانے کے، یہی ہو رہا ہے کہ وہ جماعت جسے حضرت مرزا صاحب نے قائم کیا، دن بدن بڑھ رہی ہے تو بتاؤ کون کامیاب ہوا۔ حضرت مرزا یا آپکے مخالف؟ حضرت مرزا ہی کامیاب ہوئے۔

پس اگر مولوی ثناء اللہ کی کتابیں زیادہ بکتی ہیں، تو بکیں۔ اگر کچھ لوگوں میں اس کی شہرت ہوتی ہے تو ہو ۔ اگر وہ مال کماتا ہے، تو کمائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ جو کچھ کرتا رہا ہے یا کر رہا ہے، اس کا اثر حضرت مرزا صاحب کی جماعت پر کیا پڑ رہا ہے۔

کیا اس کی کتابوں، اس کے لیکچروں، اس کے اخبار کی وجہ سے لوگ حضرت مرزا کی جماعت میں شامل ہونے سے رک گئے ہیں؟ اگر نہیں رک گئے تو ہم کہتے ہیں یہ تو حضرت مرزا کی کامیابی کا اور زیادہ ثبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ باوجود آپ کے مخالفین کے اتنی کتابیں بیچنے اور تقسیم کرنے کے، اور باوجود اتنے شور مچانے اور اپنا سارا زور مخالفت میں خرچ کرنے کے وہ حضرت مرزا کی جماعت کی ترقی میں کوئی روک نہیں ڈال سکے بلکہ وہ دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہر سال جو لوگ داخل ہوتے ہیں ان تمام کو اگر گنا جائے اور ان کی بیوی بچوں کو بھی شامل کیا جائے تو دس ہزار کے قریب قریب بیعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مخالفین کو دیکھو کہ وہ ہم میں سے کتنے لے جا رہے ہیں۔ پس کامیابی اس کا نام ہے نہ کہ عوام میں شہرت اور مال حاصل کرنے کو کامیابی کہا جا سکتا ہے کسی کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کرنے کے لئے پہلے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ وہ کس مقصد اور مدعا کے حاصل کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ جب اسکا پتہ لگ جائے تو پھر بآسانی اس کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ۶ مئی ۱۹۱۹ء)۔

ناظرین کرام! ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اصل سوال موت و حیات پر ہے، کتب فروشی یا کسی دوسری بات پر نہیں۔ مگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب چالاکی سے بات کا پہلو بدلتے ہیں۔ کیا خوب! مرزا غلام احمد اسلئے پہلے مر گئے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے۔ ،سوال تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا مولوی ثناء اللہ سے پہلے مرنا ان کی ناکامی بلکہ کذب اور بطالت کی دلیل ہے پھر ان کو کامیاب تو کیا، سچا کہنا چہ معنی؟ اس کا کیا جواب دیا۔ ناظرین خلیفہ کا جواب دوبارہ پڑھیں۔

اب ہم اس امر پر بھی غور کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو مقصد کو لے کر آئے تھے اس بارے میں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔

۱۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔

۲۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اسکو بھول جائے۔ میرے ان دو مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! کیا یہ دونوں مقصد مرزا صاحب کو حاصل ہو گئے؟ واللہ اگر حاصل ہو گئے، تو ہمیں ان کو کامیاب کہنے میں باک نہیں ہو چاہیے۔ لیکن واقعات یہ بتاتے ہیں کہ ان مقاصد میں کامیاب ہونا بری طرح فیل ہیں۔ مسلمانوں کا تقوی طہارت عیاں راچہ بیان۔ ہر طرح کی خرابیاں ان میں موجود، یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدین بھی (بقول مرزا صاحب) پاکیزہ صفات سے محروم۔ مرزا غلام احمد قادیانی نہایت دل سوزی سے لکھتے ہیں:

ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دل اور پرہیز گاری اور للہی محبت باہمی پیدا نہیں کی، میں (مرزا قادیانی) دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔ اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

(اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی)

احمدی دوستو! ایمان سے کہنا کیا یہی تقوی ہے جو تمام مسلمانوں کو مرزا صاحب قادیانی، ہاں آپکے مسیح موعود، سکھانے، نہیں بلکہ حاصل کرانے کو آئے تھے۔ اگر یہی تقوی ہے تو واللہ مرزا کی تشریف آوری سے پہلے بھی یہ وصف مسلمانوں کو حاصل تھا اور تشریف بری کے بعد بھی حاصل ہے ہر شک آرد کافر گردد

ہاں عیسائیوں کے مصنوعی خدا (یسوع مسیح) تو واقعی دنیا بھول چکی ہے جس کا ثبوت تازہ مردم شماری سے ملتا ہے کہ: ہندوستان کی کل قوموں سے زیادہ عیسائیوں نے ترقی کی یعنی فیصدی پچیس عیسائی بڑھے ہیں۔

اس مضمون پر تو کچھ لکھتے ہوئے ہمیں خود بھی شرم آتی ہے۔ کیا کوئی ایسا شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہے کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) دنیا میں متروک ہو گیا۔ واللہ اگر متروک ہو گیا ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کامیاب ماننے میں ہمیں تامل نہ ہوتا۔

پس ناظرین کرام! للہ غور کریں کہ مرزا غلام احمد اپنی دعا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اور الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء کے مطابق بامراد اور کامیاب دنیا سے گئے یا نامراد؟

ہم سے پوچھیں تو ہم واقعات کی بنا پر بلاخوف کہہ تردید کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۳۔۵)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ ہماری گزارشات کے جواب میں:

قادیانی اخبارات کو جرأت نہ ہوئی یا حیا مانع ہوئی اس لئے وہ تو خاموش رہے۔ہاں لاہوری اخبار پیغام صلح نے قلم ہلایا مگر نہ ہلانے سے بدتر۔بغرض تحقیق حق، پیغام صلح لاہور کا سارا مضمون ہم نقل کرتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ کیوں نہ مرے؟

مولوی ثناء اللہ کا ایک سوال اوران ہی کے قلم سے اس کا جواب

۹۔اکتوبر ۱۹۳۱ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ کیوں نہ مرے؟ کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کو پوسٹروں کی شکل میں چھپوا کر لاہور کے گلی کوچوں میں چسپاں کیا گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس سوال کا جواب مولوی ثناء اللہ کے اپنے قلم سے ذیل میں پیش کریں تا کہ حضرت مسیح موعود کے اشتہار ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کے ایک پہلو کو پیش کر کے جو دھوکا وہ لوگوں کو یہ کہہ کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت مرزا کا مولوی صاحب کی زندگی میں فوت ہو جانا آپ کے کذب کی دلیل ہے اس کی حقیقت پبلک پر آشکارا ہو جائے۔بہتر ہو کہ اپنا یہ جواب بھی وہ پبلک کے سامنے خود ہی پیش کر دیا کریں تا کہ لوگوں کو کوئی صحیح رائے قائم کرنے میں مدد مل جایا کرے یک طرفہ بیان سن کر کوئی منصف کسی صحیح نتیجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔حضرت مسیح موعود نے اپنے اشتہار ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ کو جب مباہلہ کا چیلنج دیا اور اس کی منظوری کے متعلق انہیں لکھا تو اس کے جواب میں مولوی صاحب نے ذیل کی تحریر اپنے اخبار اہل حدیث میں شائع کی

۱۔یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔آپ اس دعوی میں (کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی) قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔سنو!

من کا ن فی الضلا لۃ فلیمدد له الر حمن مدا ۔

اور انما نملی لھم لیزدا دوا ا ثماً۔ ،

اور و یمد ھم فی طغیا نھم یعمھو ن۔

وغیرہ آیات تمہاری اس دلیل کی تکذیب کرتی ہیں

۳۔اورسنو! بل متعنا ھئو لا ء و آ با ئھم حتی طا ل علیھم العمر ، جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالی جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی (اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء)

اب سوال یہ ہے کہ:

۱۔جس بات کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں نامنظور کیا اور لکھا تھا کہ کوئی دانا اسے منظور نہیں کرسکتا، اب آپ کے وصال کے بعد آپ کی اسی تحریر کو منظور کر کے مولوی صاحب داناؤں میں شمار ہوں گے یا نادانوں میں؟ وہ خود ہی اپنی تحریر کو سامنے رکھ کر جواب دیں۔

۲۔ جب مسیح موعود کا یہ لکھنا کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی مولوی صاحب کے نزدیک قرآن شریف کے صریح خلاف تھا اور بقول ان کے آیات قرآنی اس دلیل کی یکذیب کرتی ہیں، تو انہی آیات کی رو سے جو مولوی صاحب نے پیش کیں خدا کے نزدیک بدکار کون ٹھہرا؟ آیا جسے مہلت ملی اور زندہ رہا یا جو پہلے فوت ہوگیا جواب قرآن ہی سے مطلوب ہے

۳۔ جب حسب آیات قرآنی خدا جھوٹے دغاباز مفسد و نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں تو اس آیت کا کون مصداق ہوا؟ اور کون جھوٹا دغا باز مفسد اور نافرمان ٹھہرا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ آپ نے اسے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا من گھڑت اصول قرار دیا ہے اس لئے بہر حال آپ کا قائم کردہ معیار آپ پر حجت ہوسکتا ہے دوسرے کا من گھڑت اصول آپ پر حجت نہیں۔

ان تصریحات اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب کے اپنے جواب سے اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کیوں نہ مرے؟ امید ہے اپنے اس جواب کو سننے کے بعد وہ پبلک کو خواہ مخواہ دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں گے۔ اور جب کبھی اپنی درازی عمر پر انہیں استعجاب لاحق ہو، یا پبلک کو اپنے نہ مرنے کی وجوہ بتانا چاہیں تو اپنے اس فقرہ کی تلاوت کرلیا کریں گے کہ، قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۳۱ء ص ۳)

جماعت مرزائیہ لاہور کے امیر مولوی محمد علی نے اس بحث میں ایک اور پہلو اختیار کیا تھا جس کا جواب ہم اپنے اشتہار، مباہلہ مرزا، میں دے چکے ہیں یہاں بھی بالاختصار ذکر کر کے پیغام کو جواب سناتے ہیں:

مولوی محمد علی نے اپنے رسالہ آیت اللہ میں یہ پہلو اختیار کیا ہے کہ ۱۹۸۶ء میں جو مرزا صاحب نے علماء کو عموماً اور مولوی ثناء اللہ کو خصوصاً مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اسی کی انتہا میں آخری فیصلہ والا اشتہار تھا۔ یعنی یہ بھی دراصل دعوت مباہلہ ہے دعا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مباہلہ کا انعقاد مرزا صاحب نے کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت ہوجانے پر موقوف رکھا تھا اخبار بدر میں مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت اقدس (مرزا) نے از راہ ترحم فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہوجائے گی یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔ (بدر قادیان۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ مرزا صاحب مباہلہ کا انعقاد حقیقۃ الوحی شائع ہونے، میرے پاس بھیجنے، اور میرے اس کے مطالعہ کرنے کے بعد رکھتے ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ حقیقۃ الوحی کب شائع ہوئی۔ اس امر کی تحقیق کچھ مشکل نہیں حقیقۃ الوحی کے سرورق پر تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء لکھی ہے اور مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا ہے۔ پھر ۱۵۔ اپریل والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشتہار کو جو ایک مہینہ پہلے شائع ہوا اپنے مباہلہ کا اشتہار کس طرح کہہ سکتے ہیں ۔ ایسا کہنا مولوی محمد علی لاہوری جیسے منصف مزاج یا مولوی اللہ دتا جیسے نوجوان شوریدہ سر دماغ ہی کا کام ہوسکتا ہے دوسرے کسی کا نہیں ۔

شاید اسی لئے پیغام صلح نے یہ پہلو اختیار نہیں کیا بلکہ دوسرا پہلو لیا ہے

ہاں صاحب! جو کچھ آپ نے نقل کیا، ہم نے ایسا لکھا مگر یہ تو بتاؤ کہ آپ لوگ مسیح موعود کس کو مانتے ہیں مجھے یا مرزا صاحب کو؟ بات کس کی سند جانتے ہیں ۔ میری یا مرزا صاحب کی؟ اس کا جواب یقیناً یہ ہے مسیح موعود اور مہدی معہود آپ لوگ مرزا صاحب کو مانتے ہیں پس سند اور حجت بھی انہی کی بات ہوگی میری نہیں ۔ لیجئے میرے ان فقرات مندرجہ اہل حدیث ۲۶ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد مرزا صاحب کا قول بدر ۹ مئی ۱۹۰۷ء سے سنئیے :

مولوی ثناء اللہ کے لئے بھی ہم نے توبہ کی شرط لگا دی ہے ۔

معلوم ہوا کہ میرے ان فقرات کا اس دعا پر کوئی اثر نہیں ۔ دعا مرزا بہر حال بحال ہے سوائے میری توبہ کے کسی طرح موت کا ذب ٹل نہیں سکتی ۔

اب سوال یہ ہے کہ میں نے مرزا صاحب کی مخالفت سے توبہ کی؟ اس کا جواب مرقع قادیانی کا دور اول ہی دے دے گا کہ مرزا صاحب کے اشتہار آخری فیصلہ پر میں نے مرقع کاری کیا تھا جو ان کے انتقال تک بلکہ بعد بھی جاری رہا ۔ پھر میری توبہ کا ثبوت ہے ۔ پس مختصر یہ ہے کہ چونکہ میرے ان فقرات منقولہ سے مرزا صاحب نے اپنی دعا کو واپس نہیں لیا، نہ مسترد سمجھا، لہذا یہ دعا بحال ہے ۔ اسی بحالی کی بڑی وجہ ہے کہ میرے انکار سے پہلے ہی خدا نے اس دعا کو قبول کر لیا ہوا ہے چنانچہ اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۵ ۔ اپریل میں مرزا صاحب کا قول نقل کیا ہے ۔ آج رات ہم نے مولوی ثناء اللہ کے لئے دعا کی تو الہام ہوا

اجیب دعوۃ الداع

معلوم ہوا کہ جس روز دعا کی اسی روز قبول ہوگئی اس کی قبولیت کے بعد نہ میرا انکار خلل انداز ہے نہ قادیان اور پیغام صلح کا اقرار اثر انداز ہوسکتا ہے ۔ پس نتیجہ صاف ہے :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

....

سلسلہ معماری

دلائل مرزا۔نمبر۳

(گذشتہ مرقع بابت نومبر میں یہ سلسلہ شروع ہوا۔منشی عبداللہ معمار نے تہیہ کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے جملہ دلائل کو اباطیل ثابت کیا جائے۔چنانچہ مرزا صاحب کی پہلی دلیل لو تقول ... پر بحث اٹھائی ہے جسے مرزا صاحب نے بکثرت پیش کیا ہے۔ گذشتہ پرچہ میں قادیانیوں کی طرف روئے سخن تھا، آج کے نمبر میں لاہوریوں کی طرف رخ ہے۔پس ناظرین بغور پڑھیں۔مدیر مرقع)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کو ان کے پیش کردہ معیاروں ہی سے کاذب ثابت کرنے کے بعد اور قادیانی مرزائیوں کے عذرات کا رد کرنے کے بعد ہم لاہوری مرزائیوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔لاہوری مرزائی مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے مگر ملہم اور موعود ضرور مانتے ہیں لہذا وہ مجاز تو نہیں کہ اس آیت کو جسے مرزا صاحب نے وحی نبوت کے متعلق بتایا ہے ہمارے سامنے پیش کریں بلکہ جس شخص کا دعوی نبوت نہ ہو اس کی صداقت پر اس آیت کو پیش کرنا بقول مرزا صاحب:

> بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا ہے اور آیت لو تقول پر ہنسی ٹھٹھا کرنا شریروں کا کام ہے ۔(ضمیمہ اربعین۔ص ۱۱)

پس جب تک لاہوری حضرات، مرزا غلام احمد کو نبی نہ مان لیں، وہ اس آیت کو مرزائی صداقت پر پیش نہیں کرسکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! کیا مزیدار بات ہے کہ مرزا صاحب تو آیت لو تقول علینا کو متعلقہ نبوت ٹھہرا کر اس سے اپنی سچائی ظاہر کرتے ہیں جس کا صاف مطلب ہے کہ ان کا دعوی نبوت تھا مگر ان کے مرید بآواز بلند کہتے ہیں،

کہ جو شخص اس امت میں سے دعوی نبوت کرے وہ کذاب ہے

(ص ۱۱۵ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ محمد علی لاہوری)

لاہوری پارٹی کے ممبرو! کیا کہتے ہو؟

آیت لو تقول علینا .. سے استدلال کرتے ہوئے مرزا صاحب نے بہت سے مغالطے دیئے۔قارئین کرام نمبروار سنتے جائیں:

۱۔ پہلا مغالطہ آپ نے یہ دیا کہ آیت زیر بحث جو خاص نبی ﷺ کے حق میں ہے، اسے تمام مدعیان نبوت و الہام کے متعلق ظاہر کرکے اپنی صداقت پر تمسک کیا۔اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے۔

۲۔ دوسرا مغالطہ یہ دیا کہ کہیں تو لکھا کہ ہر ایک مفتری مدعی الہام عام اس سے کہ مدعی نبوت ہو یا صرف مدعی الہام، ہلاک ہو جاتا ہے جیسا کہ تحریر ذیل میں ہے:

دیکھو خدا فرماتا ہے کہ جو میرے پر افتراء کرے میں جلدی مفتری کو پکڑتا ہوں۔

(شہادت الملہمین مطبوعہ جون ۱۸۹۲ء ص ۲۵؟)

اسی طرح ضیاء الحق صفحہ ۴۴، انجام آتھم صفحہ ۴۹، ۵۰، ۶۳ پر بلا تخصیص دعوی نبوت مدعیان الہام کی ہلاکت لازمی قرار دی (ان تحریرات کے وقت بقول میاں محمود، مرزا صاحب کا دعوی نبوت نہیں تھا دیکھو القول الفصل ص ۲۴ ؟)۔ ان تحریرات کے وقت سے ان پر سخت اعتراضات کی بوچھاڑ ہوتی تھی کیونکہ دنیا میں ہزاروں کاذب مدعیان الہام موجود تھے اور ہیں جو صحیح سلامت بعیش و راحت زندگی گذارتے ہیں۔اس لئے ان اعتراضوں سے بچنے کو اربعین وغیرہ کے اندر لکھ دیا کہ اس آیت کا حکم خاص مدعی نبوت کے لئے ہے جیسا کہ ان کی تحریرات نقل ہو چکی ہیں۔

۳۔ تیسرا مغالطہ ایسا ہی کئی ایک تحریرات میں مفتری کی فوری ہلاکت لکھی ہے یعنی مفتری علی اللہ کو فوراً دست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدست سزا مل جاتی ہے اور اسے مہلت نہیں دی جاتی جیسا کہ انجام آتھم میں ہے کہ:

قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدا غیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا۔ اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے (ص ۴۹)۔

وہ پاک ذات جسکے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہموں کو بہت جلد کھاتی رہی ہے ، بے شک مفتری خدا کی لعنت کے نیچے ہے۔ اور جلد مارا جاتا ہے۔ (ص ۵۰) تورات اور قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ افتراء کرنے والا جلد تباہ ہوتا ہے (انجام آتھم ص ۶۳)

اسی طرح اس کے حاشیہ میں اور ایسا ہی صفحہ ۳۵ شہادۃ الملہمین صفحہ ۴۴ ضیاء الحق وغیرہ پر مرقوم ہے کہ مفتری جلد مر جاتا ہے۔ مگر اربعین وغیرہ میں صادقوں اور کاذبوں میں امتیاز کے لئے ۲۳ سال مہلت قرار دی ہے جیسا کہ ان کی تحریرات نقل ہو چکی ہیں جس کا مطلب یہی ہے کہ کاذب بیس بائیس برس تک زندہ رہ سکتا ہے، پورے ۲۳ سال نہیں کیونکہ ۲۳ سال مہلت صادقوں کیلئے مقرر ہے۔ حالانکہ اوپر کی تحریروں میں کاذب کی فوری ہلاکت بتائی گئی ہے جو ۲۳ سالہ پیمانہ کے صریح مخالف ہے۔

خیر یہاں تک تو مرزا غلام احمد کی ایک چالاکی اور مغالطہ دہی کا اظہار تھا، اب ہم بتاتے ہیں کہ مفتری مدعی اور صادق نبی کے جانچنے کو کسی خاص زمانہ کا مقرر کرنا صریح خلاف عقل ہے۔ وہ یوں کہ اگر خدا تعالی دس بیس یا ۲۳ سال کا زمانہ مدعی نبوت کی جانچ کے لئے مقرر کرتا تو دنیا میں کبھی کسی نبی کی امت ترقی نہ کرتی۔ کیونکہ ہرگز ہرگز کسی نبی کو جب تک کہ وہ زمانہ جو صادقوں کے پرکھنے کا الٰہی پیمانہ ہوتا، گذر نہ جاتا، قبول نہ کرتا۔ اور اس زمانہ پرکھ یا مدت امتحان کے اندر جتنے لوگ صداقت کے پیاسے حق کے طالب فوت ہو جاتے ان پر کوئی گناہ کسی قسم کی گرفت ہرگز ہرگز جائز نہ ہوتی۔ اور کوئی شخص اس بات کا مجاز نہ ہوتا کہ وہ قبل گذرنے زمانہ مقررہ کے کسی نبی پر ایمان لاتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے خدائی قانون کی نافرمانی اور خلاف ورزی ہوتی کہ خدا نے صادق کاذب کی جانچ کے لئے اتنی مدت مقرر کی اور وہ قبل اس کے گذارنے کے ایمان لے آیا۔

ناظرین کرام! اس ۲۳ سالہ میعاد والے معاملہ کے من گھڑت ایجاد بندہ ہونے پر اس سے بڑھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کیا دلیل ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے (جن میں بڑے بڑے تورات وانجیل کے عالم تھے) ہرگز کسی مدت کا انتظار نہیں کیا بلکہ جس وقت انہیں نبی ﷺ کی سچائی معلوم ہوئی فوراً ایمان لے آئے۔ اہل علم سے مخفی نہیں کہ چند ہی سالوں کے میں ایک جم غفیر توحید کے علم برداروں کا ہوگیا۔ کوئی نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی ایمان لانے والے نے یا مخالف نے یہ سوال کیا ہو، یا اعتراض اٹھایا ہو، کہ چونکہ خدا تعالی کی کتابوں میں، یا انبیاء کی تعلیم میں، ۲۳ سال صادقوں کو پرکھنے کے لئے مقرر ہیں، لہذا ہم پر انتظار واجب ہے ۔

دوستو! غور کرو، کیا نبی ﷺ کے سب صحابی اس قانون الہی سے جسے آج مرزا صاحب قادیانی پیش کرتے ہیں واقف نہیں تھے کہ زمانہ صادقوں کے جانچنے کا ۲۳ سال مقرر ہے۔ صحابہ کرام کا اس کے متعلق سوال نہ کرنا ہی بتلا رہا ہے کہ یہ بات یاروں کی من گھڑت ہے جس کا قرآن پاک اور صحف انبیاء میں نام تک نہیں۔ مرزائی دوستو! جب کہ بقول تمہارے نبی کے خدا نے صادقوں اور کاذبوں کے جانچنے کے لئے ۲۳ سال کی مدت مقرر کی ہے تو تمہارے اسلاف حکیم نورالدین وغیرہ نے دعوی نبوت مرزا یا الہام مرزا پر ۲۳ سال گذرنے سے پہلے آمنا کہہ کر خدائی پیمانہ کی خلاف ورزی کیوں کی ۔ کیوں نہ ۲۳ سال تک انتظار کیا۔ ایسے لوگ مومن مستحق نجات کس طرح ہوئے۔ غور کرو مکرر سہ کرر غور کرو کہ تمہارا مطاع اور امام تو کہتا کہ :

... ہاں اس بات کا واقعی طور پر ثبوت موجود ہے کہ اس شخص نے ...۲۳ برس کی مدت حاصل کر لی ہے۔ (قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۲۶۔۲۷)

بھائیو! تحریر بالا سے صاف عیاں ہے کہ ۲۳ برس تک انتظار کرنا ضروری ہے پس تمام صحابہ کرام جو آنخضرت ﷺ پر ایمان لائے وہ سب کے سب حسب تحریر مرزا قادیانی، خدا تعالی کے نافرمان تھے (نعوذ باللہ) اسی طرح وہ سب مرزائی جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کے ابتدائی دنوں سے ۲۳ برس تک ان کو مانا وہ حسب اصول مرزا قرآن وتورات وانجیل کے متفقہ حکم کی خلاف ورزی کرنے کے سبب قطعی نافرمان مستوجب سزا ومصداق آیت و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الکافرون، فاسقون، ظالمون تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا چوتھا مغالطہ

مرزا صاحب نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے بہت سے مغالطے دیئے ہیں اور عجیب وغریب دورنگی سے کام لیا ہے منجملہ ان کے کئی ایک ظاہر کئے گئے ہیں۔اب ان ایک اور چالا کی ملاحظہ ہو

مفتری کیلئے مرزا قادیانی ہلاکت کا زمانہ بتاتے ہیں۔آپ نے کئی ایک میعادیں بتلائی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جوں جوں آپ کے دعوی الہام کے بعد عمر گذرتی گئی میعاد کو بڑھاتے گئے۔قارئین کرام سنتے جائیں ۔مرزا شہادۃ الملہمین کے صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں:

دیکھو خدا تعالی قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افتراء کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔اور میں جلد کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔لیکن اس عاجز کے دعوی مجدد اور مثیل مسیح ہونے پر اب بفضلہٖ تعالی گیارھواں برس جاتا ہے۔کیا یہ نشان نہیں۔اگر خدا تعالی کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا رو کیونکر عشرہ کاملہ تک..ٹھہر سکتا۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ایک تو مفتری جلد ہلاک ہو جاتا ہے،اور اس کو مہلت نہیں ملتی

(لہذا ۲۳ سال میعاد والا ڈھکوسلہ مرزائی ایجاد ثابت ہوا)۔

دوم یہ کہ زمانہ امتحان صادقین ۱۱ سال ہے، چنانچہ مرزا صاحب کو اتنی مہلت ملنی ان کے صادق ہونے کی دلیل ہے بہت خوب۔ یہ کتاب شہادۃ الملہمین جون ۱۸۹۲ء کی تالیف ہے اس کے قریباً آٹھ ماہ آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ فروری ۱۸۹۳ء میں لکھا ہے کہ:

یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو...اس عمر تک ہرگز نہ پہنچتا جو بارہ برس کی مدت ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ۔ص ۵۴)۔

معلوم ہوا کہ مدعی الہام کو بارہ برس کی مہلت ملنا اس کے صادق ہونے کی دلیل ہے اگرچہ اس جگہ مرزا صاحب کا اپنے دعوی الہام پر بارہ لکھنا بدیں وجہ غلط ہے کہ جون ۱۸۹۲ء میں آپ نے ۱۱ برس لکھے ہیں اور جون ۱۸۹۲ء سے فروری ۱۸۹۳ء تک آٹھ ماہ ہوتے ہیں بایں حساب آئینہ کمالات کی تحریر کے وقت باقوال مرزا گیارہ سال آٹھ ماہ ہوتے ہیں جن کو مرزا نے بارہ برس لکھا ہے تاہم اس کذب کو معمولی حسابی غلطی کہہ کر نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انداز کرتے ہیں آگے چلیئے

تحریر منقولہ بالا میں مرزا صاحب کا کاذب ہونا اس طرح بھی ثابت ہوتا ہے کہ آئینہ کمالات اسلام میں جو فروری ۱۸۹۳ء کی تالیف ہے مرزا صاحب نے اپنے دعوی الہام پر، بارہ برس، لکھے ہیں مگر اس کے ایک سال نو ماہ بعد بھی یہی بارہ برس بتائے ہیں۔ ملاحظہ ہو مرزا صاحب انوار الاسلام مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۹۴ء پر رقم طراز ہیں :

کیا کبھی خدا نے کسی جھوٹے کو ایسی لمبی مہلت دی ہے کہ وہ بارہ برس سے برابر الہام اور مکالمہ الہیہ کا دعوی کر کے دن رات خدا تعالی پر افتراء کرتا ہو اور خدا تعالی اس کو نہ پکڑے بھلا کوئی نظیر ہے تو بیان کریں۔ (ص ۵۰)۔

ناظرین باتمکین! دیکھئے اس جگہ بھی وہی بارہ برس بتائے ہیں جو اس سے پونے دو سال پہلے بتائے تھے اس کے متعلق سوائے اس کے کہ حافظہ نہ باشد کہا جائے اور کیا کہا جائے گا۔ آگے چلیئے

انوار الاسلام مطبوعہ دسمبر ۱۸۹۴ء (دیکھو اس کا ص ۱۱) میں بارہ برس کی مہلت کو اپنے لئے صداقت کی دلیل لکھا ہے مگر اس کے صرف پانچ ماہ بعد رسالہ ضیاء الحق مرقومہ مئی ۱۸۹۵ء (دیکھو اس کا حاشیہ ص ۴۴) پر لکھا ہے کہ:

خدا تعالی نے آج سے سولہ برس پہلے الہام مندرجہ براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام عیسی رکھا کیا انسان اتنا لمبا منصوبہ کر سکتا ہے کہ جو افترا سولہ برس کے بعد کرنا تھا اس کی تمہید اتنی مدت پہلے جمادی اور خدا نے بھی (اس کو) اس قدر لمبی مہلت دے دی کہ جسکی دنیا میں ...نظیر نہیں پائی جاتی۔ (حاشیہ ص ۴۴)

برادران! غور فرمایئے دسمبر ۱۸۹۵ء میں تو اپنے ملہم ہونے کی مدت بارہ برس لکھی اور اس جگہ اس کے پانچ ہی ماہ بعد سولہ برس لکھ ماری۔ بتلایئے ایسے متخالف الاقوال شخص کو کون دانا ملہم یا مسیح موعود سمجھے گا۔ آہ! دور نگی سہ رنگی ملاحظہ ہو کہ کس آن بان سے لکھا ہے:

کیا کوئی انسان اتنا لمبا منصوبہ کر سکتا ہے کہ جو افتراء سولہ برس کے بعد کرنا تھا اس کی تمہید اتنی مدت پہلے جمادی۔

اے جناب! اس میں کون سا استبعاد ہے؟ کیا انسان سے ایسا ہونا ناممکن ہے؟ بتلایئے ایسا ہو سکنے میں کون سی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات انسانی طاقت سے باہر ہے؟

یہ فقرہ، جو افتراء سولہ برس کے بعد کرنا تھا، بھی جھوٹ ہے۔ براہین احمدیہ جس کا حوالہ مرزا جی نے دیا ہے ۱۸۸۰ء و ۱۸۸۲ء کی تالیف ہے۔ (دیکھو نزول المسیح ص ۱۲۰)۔ اور ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب نے فتح الاسلام وازالہ اوہام میں دعوی مسیحیت کیا۔ یعنی براہین احمدیہ سے قریباً دس یا بارہ سال بعد۔ لہذا مرزا جی کا سولہ برس لکھنا صریح دھوکہ بدیہی مغالطہ ہے۔ بہرحال تحریر منقولہ بالا مندرجہ ضیاء الحق صفحہ ۴۴ سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے ۱۶ سالہ مہلت کو اپنے لئے بطور صداقت پیش کیا ہے۔ آگے ملاحظہ ہو۔ ضیاء الحق کے قریباً ڈیڑھ سال بعد انجام آتھم طبع ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۴۹، ۵۰، ۶۳ پر لکھا ہے:

میرے دعوی الہام پر قریباً بیس برس گذر گئے (۴۹)۔

کیا یہی خدا کی عادت ہے کہ ایسے کذاب مفتری کو جلد نہ پکڑے (ہاں) یہاں تک کہ... بیس برس سے زیادہ عرصہ گذر جائے۔ (۵۰)

کیا یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ ایسا کذاب (مرزا اپنی طرف اشارہ کرتے ہیں) اور دجال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصہ سے خدا پر جھوٹ باندھ رہا ہے، اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا

(ص ۶۳۔ انجام آتھم) (محبوب عالم گوجرانوالیہ ۲۵ سال سے مدعی رسالت موجود ہے)

منقولا بالا حوالہ جات میں پہلی عبارت کے اندر قریباً بیس برس، دوسری میں اس سے زیادہ۔ تیسری میں صرف بیس برس۔ کیا یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ جو شخص اپنے کلام کو وحی الٰہی کہتا ہو و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (ص ۲۴۔ اشہار انعامی ۵۰۰۔) اس کے کلام میں ایسا تضاد ہو۔ اور اس کے استدلال کی یہ حالت ہو کہ مئی ۱۸۹۵ء میں تو اپنے دعوے پر سولہ سال لکھے مگر ڈیڑھ ہی سال بعد بیس لکھ دے۔ کیا سولہ جمع ڈیڑھ بیس ہوتے ہیں۔ ہاں ہاں وہ شخص جو دسمبر ۱۸۹۴ء کو اپنی تالیف انوار الاسلام میں اپنے دعوی الہام پر بارہ سال بتائے اور اس کے قریباً تین سال بعد، بیس برس سے زیادہ، ظاہر کرے اس کی عیاری چالاکی دھوکہ بازی پر کیا تعجب نہیں ہونا چاہیے؟ البتہ اگر یہ جواب دیا جائے کہ، چونکہ مرزا صاحب روحانی مسیح تھے اس لئے ان کا حساب بھی روحانی تھا، تو البتہ ہمارا تعجب بے جا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاصل تحریرات مندرجہ انجام آتھم میں مسیح قادیانی نے قریباً بیس، بیس برس سے زیادہ، برابر بیس برس، مہلت پانا اپنی سچائی کی دلیل بتایا ہے۔ اب مرزا صاحب کی بے نظیر چالاکی ملاحظہ ہو کہ اسی ۱۸۹۷ء میں (جس میں بیس برس لکھے ہیں) آپ نے دوسری کتاب سراج منیر مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں اپنے دعوی الہام پر ۲۵ برس لکھے ہیں ملاحظہ ہو ان کی تحریر ذیل:

کیا کسی کو یاد ہے کہ کاذب اور مفتری کو افتراؤں کے دن سے ۲۵ برس تک کی مہلت دی گئی ہو جیسا کہ اس بندہ کو (ص۲)

مرزائی دوستو! اور مرزا صاحب کی مسیحائی کے بھروسہ پر ایمان کو ہلاک کرنے والو! کیا کہتے ہو؟ واللہ مجھے تمہاری قابل رحم حالت پر افسوس ہوتا ہے کہ تم باوجود لکھے پڑھے ہونے کے مرزا جی کی بھول بھلیاں میں پھنسے ہوئے ہو۔ تثلیث کے مسئلہ کو تو گلا پھاڑ پھاڑ کر نتھنے پھلا پھلا کر اعتراض کیا کرتے ہو کہ:

یہ کیا بات ہوئی کہ ایک میں تین اور تین میں ایک۔

مگر خدارا اپنی بھی تو کہو کہ:

یہ کیا الجھن ہے کہ اسی ۱۸۹۷ء میں بیس برس اور اسی میں پچیس برس۔

اسے بھی نظر انداز کیجئے کیونکہ جہاں ایک طرف مرزا صاحب اپنے دعاوی میں دن بدن ترقی کر رہے تھے۔ وہاں اگر زمانہ ابتداء الہام کی تاریخ بھی بڑھادی تو کوئی بڑی بات نہیں۔ زیادہ تعجب خیز تو یہ امر ہے کہ اس کے قریباً تین سال بعد بجائے ۲۵ جمع ۳؛ کل ۲۸ کے صرف چوبیس سال ہی لکھتے ہیں ملاحظہ ہو:

کیا کسی ایسے مفتری کا نام بطور نظیر پیش کر سکتے ہو جس کو افترا اور دعوی وحی اللہ کے بعد میری طرح ایک زمانہ دراز تک مہلت دی گئی ہو (ہاں اس زمانہ میں محبوب عالم گجرانوالیہ موجود ہے) یعنی قریباً ۲۴ برس گذر گئے (اشتہار مطبوعہ مئی ۱۹۰۰ء معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج۹ ص۲۰)

مرزائی دوستو! کیا پڑھتے ہو۔ سنو تمہارے نبی کی یہ کتنی بڑی کرامت (دجالیت) ہے کہ ۱۸۹۷ء میں تو ان کے دعوے پر بقول ان کے ۲۵ سال گذرے تھے مگر اس کے تین سال بعد ۱۹۰۰ء میں قریباً چوبیس سال رہ گئے تھے کیا عجیب چیستان ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھی بڑھ کر گورکھ دھندا ملاحظہ ہو کہ اسی ۱۹۰۰ء میں دوسری جگہ مرزا صاحب قریباً تیس برس بھی کہہ گئے ہیں ملاحظہ ہوان کی عبارت ذیل:

یہ دعوی من جانب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً تیس برس سے ہے

(قادیانی اربعین نمبر۳ص ۷۔۹۔مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

دھوکے پر دھوکہ۔اور ملاحظہ ہو کہ ۱۹۰۰ء میں منقولہ بالا تحریر میں اپنے دعوی پر تیس برس بتائے ہیں مگر اس کے تین سال بعد تینتیس ہونے کے تئیس برس کے لگ بھگ رہ جاتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے:

خدا تعالی کی تمام کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مفتری کو خدا جلد پکڑتا ہے اور نہایت ذلت سے ہلاک کرتا ہے مگر تم دیکھتے ہو کہ میرا دعوی منجانب اللہ ہونے کا ۲۳ برس سے بھی زیادہ ہے

(تذکرۃ الشہادتین۔ص ۶۳۔تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے ضمیمہ صفحہ ۲ پر بھی ۲۳ سال لکھے ہیں)

حاصل ان سب تحریرات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے آیت لو تقول علینا . ..سے استدلال کرتے ہوئے کہیں تو مفتری کی سزا طبعی موت قرار دی ہے اور کہیں موت بالقتل۔اسی طرح اگر ایک طرف اس آیت کا ہر مفتری کے متعلق ہونا لکھا ہے تو دوسری طرف خاص مدعی نبوت کے لئے کہا ہے۔پھر کہیں مفتری کی سزا دست بدست اور جلدی بلا مہلت بتائی ہے اور دوسری طرف اس کے خلاف ۲۳ سال انتظار برائے امتحان ضروری کہا ہے۔ایسا ہی اگر ایک جگہ ۱۱ سال مہلت ملنی معیار صداقت بتائی ہے تو دوسری طرف ۱۲ سال ۔تیسری طرف ۱۶ سال لکھی تو چوتھی جگہ بیس سال۔پھر کہیں ۲۳ سال کہیں ۲۴ سال کہیں ۲۵ سال اور کہیں ۳۰ سال۔اس کی وجہ ہم بتا آئے ہیں کہ ابتداء افتراء سے جیسے جیسے ان کی عمر بڑھتی گئی مدت معیار صداقت بڑھاتے گئے جس میں اکثر جگہ کذب گوئی بھی کی۔

اس دلیل میں مرزا صاحب نے جو عیارانہ چالیں اور مغالطہ آمیز پیرائے اختیار کر کے لوگوں کو دھوکے دیئے ہیں ان سب کے اظہار اور ہر طور پر اس دلیل کے مرزا صاحب کے حق میں نہ ہونے کا ثبوت دینے کے بعد ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور مرزا صاحب کی بقایا دلائل کی تردید کے لئے حق تعالی سے توفیق مانگتے ہیں۔

و به نستعین علیه توکلت و الیه انیب و هو حسبی و نعم النصیر ۔ محمد عبداللہ معمار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی

خاص نمبر۔ جلد۳ نمبر۱۰

بابت جنوری ۱۹۳۲ء

خلیفہ قادیان کی طرف سے تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار

معارف نمائی کا ولولہ

مرزا غلام احمد نے اپنی صداقت کے دلائل تین طرح سے پیش کئے تھے

۱۔ قرآن وحدیث سے۔

۲۔ اپنی پیش گوئیوں سے

۳۔ اپنی تفسیر نویسی سے۔

چنانچہ ۱۹۰۰ء میں انہوں نے علمائے اسلام کو عموماً اور پیر مہر علی صاحب گولڑہ کو خصوصاً بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی جس پر پیر صاحب موصوف لاہور پہنچ گئے مگر مرزا غلام احمد صاحب نہ آئے۔ عذر کیا پیر مہر علی صاحب کے ساتھ سرحدی مرید بہت سے آئے ہیں اور میرے مرید تو لاہور میں کل ۱۵ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مرزا غلام احمد صاحب کے بعد لازم تھا کہ ان کے جانشین خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی وہی طریق اختیار کریں جو بانی مذہب نے کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مقابلہ کے لئے ہندوستان کی بڑی مذہبی درس گاہ کے اساتذہ کو مخاطب کیا۔ یعنی علمائے دیو بند کو چیلنج دیا کہ میرے مقابل قرآنی معارف بتاؤ۔

علماء موصوفین نے تو اس طرف توجہ نہ فرمائی خاکسار (ثناء اللہ) نے غیرت کی، کہ میرے ہوتے ہوئے قادیان سے کسی دوسرے کو کیوں للکارا جائے۔ کیوں؟

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو رہے یا شب فرقت میری

قرآنی معارف نمائی کے متعلق خلیفہ قادیان کی طرف سے علمائے دیو بند کا چیلنج منظور

قابل غور علمائے اسلام

گذشتہ جلسہ اسلامیہ قادیان میں کسی دیو بندی عالم نے مرزا صاحب قادیانی کے ذکر میں کہا تھا کہ ہم کو معلوم نہیں کہ وہ معارف قرآنیہ کیا ہیں جو مرزا صاحب نے قرآن مجید سے استنباط کئے ہیں۔

اس کے جواب میں خلیفہ قادیان کا ایک مضمون اخبار الفضل مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں نکلا ہے جس کی سرخی ہے: **علماء دیو بند کا چیلنج منظور**

جس میں بجائے چیلنج منظور کرنے کے علماء دیو بند کو دو طرح سے چیلنج دیا ہے۔ پہلے ہم دیو بندی چیلنج کے الفاظ خود قادیانی اخبار سے نقل کرتے ہیں۔ پھر اس کی منظوری دکھاویں گے تا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ منظوری ہے یا جدید چیلنج۔ اخبار الفضل مورخہ مذکور خلیفہ قادیانی کی تقریر یوں لکھتا ہے:

مرزا صاحب کے معارف قرآنیہ نئے علم کلام جدید لاثانی دلائل نئے انوکھے دلائل اچھوتے مسائل

www.KitaboSunnat.com

کی دھوم تھی ،غل تھا مگر جب پوچھا گیا کہ وہ معارف کیا ہیں تو جواب ندارد۔ کم سے کم کس قدر معارف قرآنیہ ہونے چاہییں کتنے دلائل اور علوم مختصہ ہوں جن سے انسان مسیح موعود مہدی مسعود ہو سکے۔ تم (احمدی) ان کی صرف فہرست بنا دو تو پھر خدا چاہے ہم (دیو بندی) بتا دیں گے کہ یہ معارف بالکل مسروقہ ہیں (الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

الجواب۔ ناظرین ! اس دیو بندی چیلنج کا مطلب صاف ہے کہ چیلنج دہندہ مرزا صاحب کے معارف قرآنیہ سننا چاہتا ہے۔ سننے کے بعد وہ مسروقہ ہونا دکھانے کا وعدہ کرتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اس مضمون کے چیلنج کا جواب یہ ہونا چاہیے تھا کہ، ہاں ہم بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں نکتہ سنجی مرزا صاحب نے کی ہے جو پہلے کسی نے نہیں کی۔ اگر قادیانی جماعت کو یہ معارف مرزا نہ ملتے اور ہم سے اس بارے میں مدد مانگتے تو ہم ان کو بتاتے کہ فلاں فلاں نکتہ مرزا صاحب نے ایجاد کیا ہے جو پہلے کسی نے نہیں کیا (باوجود نہ پوچھنے کے آگے چل کر چند نکتے جو در اصل نقطے ہوں گے ہم بتا دیں گے)
بہر حال خلیفہ قادیان نے اس چیلنج کو جن لفظوں میں منظور کیا وہ یہ ہیں:

دیو بندیوں کا چیلنج منظور:

اگر وہ (دیو بندی) لوگ اپنی اس بات پر مضبوط اور قائم ہیں اور اس کو صداقت کا معیار قرار دینے کے لئے تیار ہیں تو اس بات کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں سے وہ حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ پہلی کتابوں میں قرآن کریم سے اخذ کر کے بیان کئے گئے ہیں۔ کہدینے کو تو انہوں نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب نے کوئی معارف بیان نہیں کئے اور جو کئے ہیں وہ سرقہ ہیں پچھلی کتابوں میں موجود ہیں۔ لیکن اگر اس بات پر ثابت قدم رہیں اور اس کو سچائی کا معیار سمجھیں تو اس کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے ایسے قرآنی حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ حضرت مسیح موعود سے پہلے کسی نے لکھے ہیں۔

(الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجواب۔ یہاں تک تو ٹھیک کہا مگر اس سے آگے دیوبندیوں کا روئے سخن پھیرنے کو جھٹ سے لکھ مارا کہ:

دیوبندیوں کو چیلنج:

مگر مولوی صاحبان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن کریم میں وہ معارف ہیں جو پہلی کتب میں نہیں ہیں پس مرزا صاحب کے دعوی کے پرکھنے سے پہلے ہمیں جدت و کثرت کا معیار قائم کر لینا چاہیے اور اسکا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی پھر میں انکے مقابلہ پر کم سے کم دوگنے معارف قرآنیہ بیان کرونگا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں اوران مولویوں کو تو کیا سوجھتے پہلے مفسرین مصنفین نے بھی نہیں لکھے اگر میں کم سے کم دوگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بیشک مولوی صاحبان اعتراض کریں

طریق فیصلہ یہ ہوگا کہ مولوی صاحبان معارف قرآنیہ کی ایک کتاب ایک سال تک لکھ کر شائع کریں اوراس کے بعد میں اس پر جرح کرونگا جس کے لئے مجھے چھ ماہ کی مدت ملے گی۔اس مدت میں جس قدر باتیں ان کی میرے نزدیک پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں ان کو میں پیش کرونگا۔اگر ثالث فیصلہ دیں کہ وہ باتیں واقع میں پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں تو اس حصہ کو کاٹ کر صرف وہ حصہ ان کی کتاب کا تسلیم کیا جائے گا جس میں ایسے معارف قرآنیہ ہوں جو پہلی کتب میں نہیں پائے جاتے۔ اس کے بعد میں چھ ماہ کے عرصہ میں ایسے معارف معارف قرآنیہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی کتب سے یا آپ کے مقرر کردہ اصول کی بنا پر لکھوں گا جو پہلے کسی مصنف اسلامی نے نہیں لکھے اور مولوی صاحبان کو چھ ماہ کی مدت دی جائے گی کہ وہ اس پر جرح کرلیں اور جس قدر حصہ ان کی جرح کا منصف تسلیم کریں اس کو کاٹ کر باقی کتاب کا مقابلہ ان کی کتاب سے کیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ آیا میرے بیان کردہ معارف قرآنیہ جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی تحریرات سے کئے گئے ہوں گے اور جو پہلی کسی کتاب میں نہ ہوں گے ان علماء کے ان معارف قرآنیہ سے کم از کم دوگنے ہیں یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں، جوانہوں نے قرآن کریم سے ماخوذ کیئے ہوں اور وہ پہلی کسی کتاب کی روشنی میں اس کی تشریح بیان کرونگا اور کم سے کم چند ایسے معارف بیان کروں گا جواس سے پہلے کسی مفسر یا مصنف نے نہ لکھے ہوں گے۔ اور پھر دنیا خود دیکھ لے گی کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے قرآن کریم کی کیا خدمت کی ہے اور مولوی صاحبان کو قرآن کریم اور اس کے نازل کرنے والے سے کیا تعلق اور کیا رشتہ ہے

۔ خاکسار مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان

الجواب۔ عرصہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی نے پیر مہر علی صاحب گولڑوی کے ذیل میں خاکسار کو بھی بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی جو اس زمانہ میں منظور کر کے پیر صاحب مع جماعت علماء تاریخ مقررہ پر لاہور پہنچ گئے مگر مرزا غلام احمد صاحب تشریف نہ لائے جس پر پیر صاحب کے مرید (سلطان محمود) نے ایک منظوم اشتہار لکھا جس میں مرزا صاحب کو مخاطب کر کے ایک شعر یہ بھی لکھا

بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ۔ نکل دیکھیں تری تفسیر دانی

اس زمانہ میں بھی خاکسار نے مرزا صاحب کی دعوت قبول کی تھی۔ اب تو مطلع بالکل ہی صاف ہے۔ گو ہماری ہتک ہے کہ ہم ایسے شخص کے سامنے بیٹھیں جو نہ علوم ظاہریہ کے عالم ہیں، نہ کسی باطنی درجہ کے مدعی ہیں، تاہم چونکہ مثل سابقہ فیصلوں کے اس مرتبہ بھی ہم کو فیصلہ کرنا منظور ہے لہذا ہم اس چیلنج کی منظوری دیتے ہیں کہ بلاتکلف ہم کو یہ صورت منظور ہے۔ پس آپ اسی میدان میں تشریف لے آیئے جس میں مرزا غلام احمد صاحب نے امرت سر میں مباہلہ کیا تھا۔ میں آپ کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ پس سنیئے

ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوی کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

میں ہوں مرزا صاحب قادیانی کا پرانا باوفا: ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اس کا جواب الفضل قادیان ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء میں نکلا اس کا جواب الجواب اہل حدیث سے درج ذیل ہے)

قادیان سے تفسیر نویسی کی دعوت
اور ہماری قبولیت پر راہ فرار

اہل حدیث (امرتسر) مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء میں ناظرین نے ایک مضمون دیکھا ہوگا کہ خلیفہ قادیان نے علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی پھر یہ دعوت تمام غیر احمدی علماء کو شامل کر دی تھی جس پر میں نے اس دعوت کی قبولیت کا اظہار کیا تھا اور بلا شرط لکھ دیا تھا کہ امرت سر میں جہاں مرزا غلام احمد صاحب نے مباہلہ کیا، تفسیر نویسی اور معارف نمائی کا مقابلہ کرلو۔

اس کے جواب میں خلیفہ صاحب تو جیسا گمان تھا اپنے باپ کی سنت کے ماتحت خاموش ہو گئے، اڈیٹر الفضل قادیان نے چند فقرے لکھے ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بادل نخواستہ لکھے گئے ہیں۔ پہلے تو علماء دیوبند کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کو اپنا وکیل بنائیں۔ مولوی ثناء اللہ کو بھی چاہیے کہ علماء دیوبند کی طرف سے، جو ہمارے اصل مخاطب ہیں وکالت نامہ حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اس لئے میں اس کے جواب میں بآواز بلند کہتا ہوں کہ چونکہ تعلیمی حیثیت سے میں بھی دیوبندی ہوں، اس لئے مجھے کسی کے وکیل بنانے کی ضرورت ہے، نہ وکیل بننے کی حاجت۔ بلکہ یہ شعر میرے حق میں ہے

میانجی نی ءشاہ اازادہء   فریسندیء نے فرستادہء

دوسری بات الفضل نے میرے حق میں لکھی ہے (لکھا ہے؟): مولوی ثناء اللہ صاحب.... پیش ہونا چاہیں تو دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کریں۔ وغیرہ۔ الفضل ۱۲۷کتوبر ۱۹۲۵ء

ناظرین کیا اب بھی کسی کو شک ہے کہ:

خودسوئے ما ندیدو حیارا بہانہ ساخت

پھر کس آن بان سے کہتے ہیں کہ:

آپ کو قادیان میں آکر تفسیر نویسی کا مقابلہ کرنا ہوگا کیونکہ اگر ہم (خلیفہ) کسی دوسری جگہ جائیں گے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت احمدیہ کے لوگ شرف ملاقات حاصل کرنے کو آجاتے ہیں اس میں جماعت کا بہت خرچ ہوتا ہے یہ ٹھیک نہیں،

الجواب۔ ناظرین ان حجتوں کو دیکھئے۔ انگلستان فرانس کی سیر کو جی چاہے تو فنڈ کا ۸۰ ہزار روپیہ خرچ دیں۔ تفسیر نویسی اور کمالات مرزا دکھانے کی دعوت دیں جس کو ہم قبول کریں تو جماعت زائرین کے خرچ کی فکر ہو۔ ماشاء اللہ نکتہ فرار خوب سوجھا۔ دراصل آپ ایسا کہنے میں اپنے بڑے حضرت کے پورے متبع ہیں۔ انہوں نے بھی پیر مہر علی صاحب گولڑہ کو دعوت مقابلہ دی تھی جب وہ لاہور آگئے تو بڑے حضرت (مرزا غلام احمد) نے اعلان کر دیا کہ میں لاہور میں کیسے جاؤں میرے مرید تو لاہور میں کل ۱۵ ہیں۔ اور پیر صاحب کے ساتھ سرحدی لوگ بکثرت آئے ہیں وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ سچ ہے: خوئے بدرا بہانہ بسیار

آخری فیصلہ۔ سنو جی! ہم زیادہ باتیں نہیں چاہتے، اس لئے آخری اعلان کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ناظرین پبلک کو حقیقت معلوم ہوگئی ہے۔ اب اصل بات سنو

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں (بٹالہ امرتسر ۲۴ میل بجانب شمال مشرق ہے اور قادیان سے ۱۱ میل بجانب غرب) جہاں آٹھ بجے صبح سے بارہ بجے تک مجلس ہوگی جس میں میں اور آپ (خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد) تفسیر القرآن لکھیں گے اس طرح کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔ آپ کو اختیار ہوگا ایک رکوع لیجئے، دو لیجئے، تین لیجئے۔ مریدوں کے خرچ کا اندیشہ ہے تو ان کو منع کر دیجئے کہ وہ ہرگز آپ کو ایسے امتحان میں دیکھنے نہ آئیں۔ ہاں میں ہمدردانہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ اس مقابلہ کے لئے آنے سے پہلے اپنے رکن اعظم مولوی سرور شاہ سے ضرور مشورہ کر لیں کیونکہ :

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اس کے بعد عرصہ تک خاموشی رہی۔ مدت مدید کے بعد ۷ مارچ ۱۹۳۰ء کے الفضل میں ایک بے حقیقت سا نوٹ نکلا۔ پھر ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء میں نکلا۔ پھر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء کے الفضل میں کسی غیر ذمہ دار کا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ نکلا۔ اب سب کے جواب میں اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء اور ۷۔۱۴ جون ۱۹۳۰ء میں جواب الجواب نکلا۔ پھر ادھر سے خاموشی رہی۔ یہاں تک کہ ۱۳ فروری ۱۹۳۱ء کے اہل حدیث امرتسر میں یہ سارا ماجرا درج کیا گیا جو درج ذیل ہے

قادیانی تفسیر نویسی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

...قادیانی اخبار الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر نویسی کا (مرزا محمود احمد نے) نوٹس دیا۔ ..اس کے جواب میں ہم نے لکھا :

ہم بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے تیار ہیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء)

الفضل قادیان اس کے جواب میں بولا کہ: ہمارا خطاب دیوبندیوں کو ہے مولوی ثناء اللہ کیوں دخل دیتا ہے۔ پہلے دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کرے اگر وہ مخاطب بنتا ہے تو قادیان میں آکر تفسیر لکھے۔

(الفضل قادیان۔ ۱۰ستمبر ۱۹۲۵ء)

اس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر میں لکھا :

تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں۔ ہمیں وکالت نامہ کی حاجت نہیں

اس کے بعد اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء میں فیصلہ کن جواب دیا جو یہ ہے:

سنو جی! ہم زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتے اس لئے آخری اعلان کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ناظرین پبلک کو حقیقت معلوم ہوگئی ہے۔ اب اصل بات سنو۔

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی مسجد میں آجائیں (بٹالہ امرتسر سے بجانب شمال مشرق ۲۴ میل ہے اور قادیان سے ۱۱ میل بجانب غرب) جہاں آٹھ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک مجلس ہوگی جس میں میں اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھیں گے اس طرح کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اختیار ہوگا ایک رکوع لیجئے، دو لیجئے، تین لیجئے۔

مریدوں کے خرچ کا اندیشہ ہے تو ان کو منع کر دیجئے کہ وہ ہرگز آپ کو ایسے امتحان میں دیکھنے نہ آئیں۔ ہاں میں ہمدردانہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ اس مقابلہ کے لئے آنے سے پہلے اپنے رکن اعظم مولوی سرور شاہ صاحب سے ضرور مشورہ کر لیں۔

اس کے جواب میں الفضل نے لکھا: مولوی ثناء اللہ جو ہمارے چیلنج کے مخاطب نہ تھے اس بحث میں آن کودے۔ ہم سے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ دیو بندیوں سے قائم مقامی کی سند لیں جو ہمارے اصل مخاطب ہیں مگر افسوس کہ اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

اصل بات کا جواب یوں دیا: ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم ہوگا۔

بے شک یہ طریق مقابلہ اس وقت درست ہو سکتا تھا جب یہ دیکھنا ہوتا کہ زید عربی زیادہ پڑھا ہوا ہے یا بکر۔ لیکن ہر عقل مند انسان جو ہمارے پہلے مضامین پڑھ چکا ہے اور دیو بندیوں کے اشتہار دیکھ چکا ہے، وہ سمجھ سکتا ہے کہ مقابلہ اس امر میں نہیں ہے کہ حضرت خلیفہ عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ یا غیر احمدی مولوی عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ فیصلہ اس امر کا کرنا ہے کہ اللہ تعالی غیر احمدی مولویوں پر ایسے علوم ظاہر کرتا ہے جو پہلی کتب میں نہیں، یا حضرت مسیح موعود کے اوپر اس نے ایسے علوم ظاہر کئے ہیں اور جن کے ذریعہ آپ کی جماعت میں بھی رہ طاقت ہے کہ قرآن کریم کے نئے علوم اور معارف ظاہر کر سکے، اس فیصلہ کے لئے بے ترجمہ قرآن کے کیا معنی؟ اور دوسری کتاب کے نہ ہونے کا کیا مطلب؟ (الفضل قادیان۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء)

یعنی مرزا غلام احمد نے پیر گولڑہ کے سامنے عربی کی شرط لگائی اور بے یار و مددگار تلاشی دے کر بے کتاب عربی تفسیر لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر ان کے جانشین عربی دانی کو شرط نہیں مانتے، اور قادیان چھوڑ کر کسی دوسرے مقام پر نہیں آتے یوں یہ باب بند ہوا۔

پھر ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء کو ایک آواز آئی: حضرت امام جماعت احمدیہ (مرزا محمود احمد)...کو اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں اور حال ہی میں ایک تقریر میں موجودہ زمانہ کے علماء کے ذکر میں فرمایا کہ میں نے کئی بار چیلنج دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ قرعہ ڈال کر قرآن مجید کا کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو، بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کرلو، اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابلے میں آ کر تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء ص ۷)

پھر الفضل ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں مضمون نکلا: یہ کام (تفسیر نویسی) آسان نہیں ورنہ انور شاہ دیوبندی، مولوی ثناء اللہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر کبار کیوں صم بکم کے مصداق بن رہے ہیں۔،

اس دعوت ثانیہ کی تحریک پر مولوی نور الٰہی گھر جاکھی کی ایک مرزائی دوست سے اس بارے میں مکاتبت ہوئی جس پر مجھے توجہ دلائی گئی تو میں نے ان چٹھی اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں درج کر کے نیچے لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں پس ایک سادہ قرآن لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آ کر بالمقابل تفسیر لکھئے،۔

جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی، بلکہ انکار کر گئے۔ گزشتہ راصلوۃ۔ اب سہی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں، صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔

اس کے بعد اہل حدیث ۶۔ ۲۷ جون ۱۹۳۰ء میں بھی اسی مضمون کی یاددہانی کرائی گئی۔ اس پر الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء میں ایک نوٹ نکلا: چندروز ہوئے مولوی ثناء اللہ نے حضرت خلیفہ کے مقابلہ میں تفسیر نویسی پر آمادگی کا ذکر اپنے اخبار میں کیا تھا۔ اس سلسلہ میں پرائیویٹ سکرٹری نے شملہ سے اطلاع ہے کہ پچھلے مضامین کے حوالے نکلوائے جارہے ہیں انشاء اللہ جلد ہی مولوی صاحب کے مضمون کا جواب لکھا جائیگا،

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: لکھا جائے گا، کہ فقرہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مگر اس اعلان کے بعد ایسے خاموش ہو گئے۔ ..

پھر سالانہ جلسہ قادیان میں ایک طویل تقریر کی جو ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء کے الفضل میں شائع ہوئی۔ لکھا ہے: اس سال جب میں شملہ جانے لگا تو مجھے معلوم ہوا کہ مولوی ثناء اللہ نے بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ روانگی کے وقت وہ مضمون مجھے ملا۔ شملہ میں چونکہ اور بہت کام تھا اس لئے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضمون کی طرف توجہ نہ کرسکا۔...اب میں اصل بحث کو لیتا ہوں۔ ....

مولوی ثناء اللہ نے لکھا: پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے۔ گزشتہ را صلوۃ۔ اب سہی ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء)

اس تحریر سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں: اول یہ کہ مولوی ثناء اللہ نے تفسیر نویسی کے متعلق میرا وہ چیلنج منظور کر لیا تھا جو میں نے دیوبندیوں کو دیا تھا۔ دوم یہ کہ باوجود ان کے قبول کر لینے کے میری طرف سے ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر دیا

پہلی بات کہ مولوی صاحب نے چیلنج منظور کر لیا تھا خود ان کی اپنی بات سے ہی رد ہو جاتی ہے۔ وہ چیلنج منظور نہیں کرتے بلکہ ایک نیا چیلنج دیتے ہیں۔ چنانچہ باوجود یہ لکھنے کے کہ ان کی طرف سے کوئی شرط نہیں پھر شرطیں پیش کرتے ہیں (ہم نے شرطوں کی نفی کی ہے شرط نہیں لگائی۔ ہم نے تو یہ کہا تھا کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم لے کر آجاؤ۔ اس بیان کو شرط کہنا قادیانی دماغ والوں کا کام ہے۔ ثناء) حالانکہ شرطیں پیش کرنے کا حق چیلنج دینے والے کا ہوتا ہے چیلنج منظور کرنے والے کا نہیں ہوتا۔ چیلنج منظور کرنے والا یہ تو کہہ سکتا ہے کہ جو شرائط پیش کی گئی ہیں وہ معقول نہیں غلط ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنی طرف سے یہ شرطیں پیش کرتا ہوں....

مولوی صاحب نے یہ جو کہا ہے کہ ان کو جواب نہ دیا گیا تھا اور ہماری طرف سے خاموشی رہی۔ یہ بھی درست نہیں۔ ان کو جواب دیا گیا تھا چنانچہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے الفضل میں میری منظوری سے ایک مضمون شائع کیا گیا تھا...(آپ نے ہمارے انکار کہنے کا مطلب نہیں سمجھا۔ آپ نے ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو جو لکھا تھا اس کا جواب اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۵ء میں دیا گیا تھا جس کو الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء میں نقل کر کے وہ لکھا جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے، جس کا شروع،، بے شک سے ہے،، ۔،، اور خاتمہ: کیا مطلب،، پر ہے۔ اس عبارت سے ہر ایک دانا انکار بلکہ فرار ہی سمجھے گا۔ پس آپ کا ۲۷۔ اکتوبر کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ دے کر انکار سے انکار کرنا غلط ہے۔ثناء اللہ امرتسری) میرا اصل چیلنج جو اس وقت دیا گیا تھا اور جواب بھی قائم ہے ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے :

غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی ۔ پھر ان کے مقابلے میں کم سے کم دگنے معارف قرآنیہ بیان کرونگا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں ۔اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھتے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے ۔اگر میں کم سے کم دگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بے شک مولوی صاحبان اعتراض کریں...

یہ وہ چیلنج ہے جو دیو بندی مولوی کو دیا گیا تھا جس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا کہ میں بھی دیو بند کا پڑھا ہوا ہوں، میں اسے منظور کرتا ہوں ۔لیکن کہتے ہیں سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ میں کہتا ہوں ترجمہ یا بے ترجمہ کا تو کوئی سوال ہی نہیں ۔معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کی عقل میں اتنی کمی آگئی ہے کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے میرے متعدد مضامین اور کتابیں پڑھی ہوں گی مخالفین پر میری تحریروں کا رعب بھی جانتے ہیں (آپ کے پیغامی اسے نہیں مانتے ۔ثناء اللہ) مگر خیال کرتے ہیں کہ جب میرے ہاتھ میں بے ترجمہ قرآن آیا تو بس میں ان کے مقابلہ میں رہ جاؤنگا۔ گویا جو کچھ میری طرف سے شائع ہوتا ہے وہ مولوی صاحب لکھ کر مجھے بھیج دیا کرتے ہیں اور میں اپنی طرف سے اسے شائع کر دیتا ہوں ۔

مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیے میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں ۔اگر کوئی یہ دعوی کرے تو اس کے لئے ایسی بات پیش کر دینا جو اس کی ذاتی قابلیت کی نفی کرتی ہو اس کے دعوی کو رد کر سکتی ہے ۔مگر جو یہ کہتا ہو کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے تائید حاصل ہوتی ہے اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی چیز پیش کرے جس میں خدا کی تائید شامل ہو...میں نے اردو میں ترجمہ کرنے کا چیلنج نہیں دیا

اب بتاتا ہوں کہ تفسیروں وغیرہ کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے

زیر بحث امر یہ تھا کہ تفسیر لکھنے والے کی تفسیر میں کچھ ایسے معارف ہوں جو پہلی کتابوں میں نہ ہوں مگر میں تفسیروں کا حافظ نہیں ہوں ۔ پھر ان تفسیروں کو دیکھے بغیر یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ فلاں بات ان میں آئی ہے یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں (یہ تو ثالثوں کا کام ہے۔ ویسے بھی دنیا کی تمام تفاسیر قادیانی کتب خانے میں یا کسی بھی ایک کتب خانے میں موجود ہونے کا دعوی کیسے ہوسکتا ہے۔اور اگر تمام کتب تفاسیر جمع کرنا ہوں تو ۱۹۲۵ء کے قادیان میں ایسا کرنے میں برسوں، بلکہ عشرے لگ جائیں گے ۔ اور یہ ہے نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ ہر وقت یہ بہانہ رہے گا کہ ابھی فلاں فلاں تفسیر ہمارے پاس نہیں پہنچ سکی۔ بہاء)

اسی طرح کلید قرآن کی بھی ضرورت ہوگی کیونکہ میرا یہ دعوی نہیں کہ میں قرآن کریم کا حافظ ہوں اس لئے قرآن کی کلید کی ضرورت ہوگی۔ وہ مضمون جو میرے ذہن میں ہوتا ہے وہ دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا مگر ساری آیت مجھے یاد نہیں ہوتی

...مولوی صاحب نے یہ شرط لگائی ہے کہ تفسیر اور معارف کیلئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔مگر یہ صاف بات ہے اور ایسا ہی ہونا ضروری ہے ورنہ مثلاً قرآن کریم میں جو ذلك الكتاب آیا ہے، میں کتاب کے معنی کپڑا لکھوں تو ہر شخص سمجھے گا کہ یہ غلط ہے ۔پھر اس شرط کے پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے (جن کے بڑے میاں دمشق کے معنی قادیان کرسکتے ہیں ان سے کیا تعجب کہ کتاب کے معنی کپڑے کے کردیں۔ثناء)...میں یہ شرط اپنے چیلنج میں بڑھا دیتا ہوں کہ کوئی اردو کتاب نہ رکھنی ہوگی اور نہ ترجمہ والا قرآن ہوگا... غرض اگر انہوں نے میرا چیلنج منظور کرلیا ہے تو آئیں معارف لکھیں ان کا خرچ ہم دیں گے۔اب میں چند کی شرط بھی نہیں رکھتا۔تمام کے تمام نکات ایسے ہونگے جو کسی پہلی کتاب میں نہ ہوں گے۔اور ان تفسیروں میں تو یقیناً نہ ہوں گے جو پاس رکھی جائیں گے وہ صرف اس لئے رکھی جائیں گی کہ تا معلوم ہو کہ مفسرین نے کیا لکھا ہے تا ہم ان کی لکھی ہوئی باتوں میں نہ پڑیں۔ (الفضل قادیان ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء) ۔

حضرت مولانا ثناءاللہ کہتے ہیں اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱: میاں محمود تفسیر نویسی کے وقت عربی تفسیریں اور کلید قرآن ساتھ رکھیں گے۔

۲۔اور معارف جو بتائیں گے وہ اپنے باپ کی تحریرات سے بتاوینگے (دیکھو ص ۱۷ کالم ۳۔

پہلے فقرے کا جواب تو خود مرزا صاحب متوفی کی تحریر سے ملتا ہے جو بوقت تفسیر نویسی جامہ تلاشی دینے اور لینے کی شرط لگا چکے ہیں ۔

دوسرا فقرہ آپ کی اصل لیاقت کا کافی اظہار کرتا ہے۔ ایک طرف تو یہ تعلّی ہے کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی نے حضور (میاں محمود احمد قادیانی) کو قرآن کا ایسا علم عطا کیا ہے کہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

کیا وہ علم یہی ہے کہ جو باوا جی نے کہا، بیٹا جی نے نقل کر دیا؟ یہ کیا بات ہوئی کہ :

میں معارف قرآنیہ بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔

مختصر یہ کہ آپ سادہ قرآن لے کر میرے مقرر کردہ مقام بٹالہ میں یا اپنے والد کے مقرر کردہ مقام لاہور میں آ کر کسی محفوظ مکان میں بالمقابل عربی میں تفسیر لکھیں۔ عربی میں نہ لکھ سکیں تو اردو بھی منظور کر سکتا ہوں۔ کتاب کلید قرآن کی اجازت بھی دیدونگا۔ بس اب زیادہ باتیں نہ کریں۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ ۲۰ فروری ۱۹۳۱ ص ۱۴۔ ۱۸ مختصراً)

اس کے بعد مارچ ۱۹۳۱ء کے الفضل پھر بولا تو اس کا جواب اہل حدیث ۳، اپریل ۱۹۳۱ء میں دیا گیا جو درج ذیل ہے

وہی تفسیر نویسی کا ولولہ

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۳۱ء میں قادیانی خلیفہ کی بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک بسیط مضمون لکھا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: مرزا صاحب متوفی کی شروط پر تفسیر لکھی جائے۔ یعنی کوئی کتاب ساتھ نہ ہو، تفسیر عربی میں ہو، تفسیر میں وہ معارف بیان کئے جائیں جو پہلے کسی نے بیان نہ کئے ہوں۔ وغیرہ

خلیفہ قادیان تو خاموش رہ سکتا ہے مگر مریدین نہیں رہنے دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ:

(ہمارا محمود احمد) دنیا کے اسیروں کا رستگار بنا قوموں کا سردار کہلایا اور خاص و عام کا مرجع بن گیا۔ ہر ہاتھ جو ہمارے آقا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اٹھا، شل ہو گیا۔ ہر انسان جس نے آپ کو گرانا چاہا خود گر گیا۔ اور ہر وہ جس نے آپ کو ذلیل کرنا چاہا، نہایت بری طرح ذلیل و رسوا ہو کر رہا۔ جنہیں اپنے علم پر ناز تھا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے مقابل پر جاہل ثابت ہوئے۔جنہیں حسن تدابیر پر گھمنڈ تھا وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ثابت ہوئے۔ خدا نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا۔آپ کو مسیح پاک کا سچا جانشین ثابت کیا۔اور آپ کے ہاتھوں پر اسلام کی فتح کو مقدر کر دیا۔اور آج وہ دن ہے جب کہ وہ اولوالعزم محمود شوکت وظفر کا جھنڈا لئے بصد عزوشان خلیفہ مانا جاتا ہے۔خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ خلیفہ کا لقب کسی اور کو بھی ملے۔قدرت خدا وندی نے سب کو نیچے گرا کر اسی کو جو برحق خلیفہ تھا دنیا میں رکھا۔ (الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۷)

ہم اس کے جواب میں کیوں بولیں کیونکہ یہ سب اشارات لاہوری پارٹی کی طرف ہیں۔چنانچہ آگے اس کا نام بھی آجاتا ہے ہاں ہم اتنا ہی کہتے ہیں:

پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند

اس لئے مریدوں کی تحریک سے خلیفہ قادیانی متحرک ہوئے۔مگر حرکت ایسی کی کہ اس سے سکون اچھا تھا۔اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جس میں نہ ہاں کا پتہ چلتا ہے، ناں نہ کا۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

آپ کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں: میرا یہ دعوی نہیں کہ مولوی ثناء اللہ سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعوی ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ کے جاننے میں حضرت مسیح موعود کے فیض سے اور مطابق آیت لا یمسّہ الا المطھّرون دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی ہے؛ کسی شخص کا کسی دوسرے سے کسی امر میں بڑھا ہوا ہونا تائید الہی کا ثبوت نہیں ہوتا۔بلکہ موید من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ سب قوم یا سب دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔پس مولوی صاحب کا عربی میں تفسیر لکھنے کا چیلنج مجھے دینا یا میرا انہیں دینا محض حماقت ہوگا، جب تک کہ ہم میں سے کسی کا یہ دعوی نہ ہو کہ وہ خدا تعالی کی تائید سے سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھ سکتا ہے۔اور مجھے یہ دعوی نہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب کو بھی باوجود لاف زنی کی عادت کے ایسا دعوی نہیں ہے۔ پس جس امر میں ہم میں سے کوئی اپنے مؤید من اللہ ہونے کا مدعی نہیں اس میں مقابلہ سوائے پہلوانی کے اور کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معنی رکھتا ہے۔

اور مولوی صاحب اپنے آپ کو اپنی قومیت اور اپنے شہر کی نسبت سے پہلوان خیال کرتے ہوں، میں اپنے لئے خالی پہلوانی والے زور کو ہتک سمجھتا ہوں اور صرف ایسے ہی مقابلے کے لئے تیار ہوں جس سے اسلام اور سلسلہ کی سچائی ثابت ہوتی ہو۔

لیکن اگر میرا خیال مولوی صاحب کی نسبت درست نہیں بلکہ انہیں عربی تصنیف یا بے نظیر ترجمہ کرنے کا دعوی ہے تو وہ یہ چیلنج شائع کر دیں کہ خدا تعالی کی طرف سے مجھے عربی زبان میں ایسی فصاحت عطا ہوئی ہے جس کی نظیر اس دنیا میں موجود نہیں یا قرآن کریم کے اردو ترجمہ کے لئے خاص کمال عطا ہوا ہے۔ پھر ان کی فرعونیت کے لئے خدا تعالی کے فضل سے ایک موسی ضرور کھڑا ہو جائے۔ اور شائد اس میں خدا تعالی کوئی نیا نشان ہی دکھا دے۔ خاکسار میرزا محمود احمد۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس ساری عبارت کا ملخص یہ ہے کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب عربی میں تفسیر لکھنا نہیں چاہتے۔ بہت خوب! ہم بھی آپ کو عربی نویسی کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ آپ اردو میں لکھیں۔ مگر لکھیں گے کیا؟ وہی جو والد صاحب مکرم آیات قرآنیہ میں تحریف کر گئے ہیں آپ اس تحریف کی تشریح کریں گے۔ چنانچہ الفضل مذکور میں اڈیٹر کا نوٹ جس کی خلیفہ نے تصدیق کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود کے معارف

سمجھ میں نہیں آتا اس قدر جہالت کے اظہار کی مولوی صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی ان کے نزدیک وہ معارف قرآنیہ بیان کرنا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں معمولی بات ہوگی۔ لیکن جماعت احمدیہ خوب جانتی ہے اور خدا کے فضل سے تجربہ رکھتی ہے کہ مرزا محمود ان حقائق اور معارف کی جو تشریح و توضیح فرماتے ہیں وہ بجائے فہم قرآن کا بہت بڑا ثبوت ہے اور یہ جماعت احمدیہ میں روحانیت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے آپ کے سب سے بلند مقام رکھنے کا ثبوت ہے... پس وہ معارف جن کا اشارہ مرزا صاحب کی کتب میں پایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں تفصیل وتشریح کے ساتھ بیان کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ مرزا صاحب کے سچے جانشین کی اصلی علامت ہے۔(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اب بھی کسی کو خیال ہو کہ قادیان میں علم، خاص کر علم مناظرہ ہے تو وہ اس اقتباس کو پڑھ کر اپنے خیال کی اصلاح کر لے۔

اے جناب! مرزا صاحب کے معارف کی تشریح کر کے ان کا جانشین ثابت کرنے کا موقع وہ ہے جب آپکا مقابلہ لاہوری مرزائیوں سے ہو۔ چنانچہ آپ نے ان پر چوٹ بھی کی ہے ہمارے سامنے اس مدعا کو ثابت کرنے کیلئے تفسیر نویسی کرنا بالکل بے کار ہے۔ لیجئے ہم آپ کو ان کا قائم مقام اور جانشین ہونے کا اعلان کئے دیتے ہیں۔ کیا ہم آپکے سوا عبدالبہاء کو بہاء اللہ کا قائم مقام نہیں مانتے؟ ایسا ہی آپکو مانتے ہیں۔

ناظرین غور سے پڑھیئے اس مقابلہ کی انتہاء یہ ہے

خلیفہ قادیان ہمارے سامنے معارف مرزائیہ کی تشریح فرمائیں گے اور ہم براہ راست قرآن سے معارف بتائیں گے۔ یعنی خلیفہ اپنی لیاقت سے معارف قرآنیہ نہیں بتائیں گے بلکہ (بماتحت اصول نیوگ) والد ماجد کے بتائے ہوئے کو مشرح بتائیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کے والد کے معارف کو جب ہم تحریفات قرآنیہ کا نام رکھتے ہیں تو آپ کی تشریحات کا نام کیا رکھیں گے۔

ناظرین! ذرہ ٹھہریئے ہم آپ کو مرزا غلام احمد کے معارف اور تشریح خلیفہ کی ایک مثال بتائیں۔ مرزا غلام احمد نے لیکچر سیالکوٹ میں لکھا ہے۔ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ ص ۶)

مرزا محمود احمد نے اس کی تشریح میں لکھا ہے: بعض نے غلطی سے مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک دور کا اندازہ ہے۔ جس طرح سات دنوں کا ایک دور ہے، کیا آٹھویں دن قیامت آ جایا کرتی ہے۔ نہیں بلکہ ہر جمعہ کے ساتھ ساتھ ہی ہفتہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ تو ایک دور ہے۔

حضرت مرزا نے جس قیامت کی طرف اشارہ کیا ہے اس سے وہ قیامت مراد نہیں جس کے بعد فنا آنے والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔یہی وجہ ہے جہاں حضرت مرزا نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ بھی فرما دیا کہ تعجب نہیں کہ اور ملکوں کے آدم کوئی اور ہوں ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہ ہوں جس کی نسل سے ہم ہیں۔ اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اور آدم کی اولاد ہوں۔غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجودہ نسل پائی جاتی ہے۔پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کرنا بتاتا ہے کہ جب آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتاتے ہیں اور اسکے بعد قیامت بتاتے ہیں تو اس قیامت سے اور قیامت مراد ہے۔اس سے مراد اس دنیا کی ایک نسل کا ایک دور ہے جو ختم ہوگا اور آپ پہلے دور کے خاتمہ پر آئے ہیں۔میرا اپنا عقیدہ یہی ہے کہ مرزا صاحب اس دور کے خاتم اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا،اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔اسی لئے آپ کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح مرزا صاحب جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنیوالے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔(ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء ص ۴۹)۔

کیسی مرزائی منطق ہے اور کیسی اچھی تشریح ہے۔ناظرین سن لیں کہ اس تشریح سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اس اینٹ کی طرح ہیں، جو دو دیواروں میں مشترک ہوتی ہے۔یعنی کونے کی اینٹ کی طرح۔پہلے دور کے خاتم بھی آپ اور دوسرے دور کے بابا آدم بھی آپ۔

اب انبیاء کرام حضرات شیث، الیاس، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور سب سے آخر میں محمد ﷺ مرزا صاحب متوفی کی اولاد سے پیدا ہوں گے۔غالبًا ابھی تو شیث کا زمانہ ہے، بقول مرزا صاحب قادیانی چھیالیس صدیوں کے بعد اس دور کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوں گے۔پھر ابھی سے ان کو کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں داخل کرنے کی کیا ضرورت۔پس قادیانی امت کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس کلمہ اسلام کی ترمیم کرے۔اور اس ترمیم کرنے میں ڈرے نہیں بلکہ صاف کہدے

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم ایسے معارف سننے کے لئے خلیفہ سے مقابلہ کریں تو دانایان ملک ہم کو یہ نہ کہیں گے کہ آپ نے:

کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مثال سچ کر دکھائی۔

احمدی دوستو! میں دیگر علماء کی طرح تمہارا بے قدر نہیں ہوں کہ تمہاری آواز کو، ہواء شتر، جان کر خاموش رہوں، بلکہ تمہارا قدردان ہوں پس سیدھے ہوکر چلو اور بٹالہ امرتسر یا لاہور میں آ جاؤ، اور سادہ قرآن شریف لے کر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔

لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود کلید قرآن وار دو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھو، مگر وقت محدود ہوگا۔ تا سیہ روئے شود کہ در وغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۹۔۱۱)

....

مرقع قادیانی

جلد ۳ نمبر ۱۱

بابت فروری ۱۹۳۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجددین کون ہیں؟

معلم توحیداورمحی السنہ

(محمدی اوراحمدی غورسے پڑھیں)

ان الله يبعث لهذه الا مة على رأس كل مأة سنة من يجدد لها د ينها

(مشکوۃ کتا ب العلم)

اس حدیث کومرزاغلام احمداوران کے اتباع ہرموقع پرپیش کرتے اورمرزاصاحب کواس کا مصداق بتاتے ہیں۔اس لئے آج اس حدیث کی مختصرسی تحقیق کی جاتی ہے۔امید ہے ناظرین دلی توجہ سے پڑھ کرحق و ناحق میں تمیزکرینگے۔ہم پہلے اس حدیث کے معنی اورتشریح بتاتے ہیں پھرقادیانی دعوے ذکرکرکے اسکی پڑتال کریں گے۔

اس حدیث کا مطلب اس کے ترجمہ ہی سے واضح ہوسکتا ہے۔فرمایا:

اللہ تعالی اس امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے ہرصدی کے سرپر(شروع میں)مجدد پیداکرتا رہے گا جو امت کواصلی دین سکھاویں گے ۔

اس حدیث کی تشریح سمجھنے کے لئے ایک دوسری حدیث سامنے رکھ لینی چاہیےجس میں ارشاد ہے۔

بدء الاسلا م غريباً سيعود كما بدء فطو بى للغر باء الذ ين يصلحو ن ما افسد النا س من سنتى . (مشکوۃ)

یعنی اسلام شروع میں(کس مپرس)مسافرکی صورت میں جاری ہوا ہے (درمیان میں عزت پاکر)آخر کارپھرایسا ہی ہوجائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھابعض اسلام کے احکام اوررسوم کا کوئی خواہاں اورجویاں نہ ہوگا۔ اس وقت جواس کے پابنداورمبلغ ہوں گےان کی حیثیت ایسی ہوگی جیسےکوئی مسافرکسی شہرمیں ناپرسان حال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے وہ خود اسلام پر عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی پہنچائیں گے۔ پس ان مسافروں جیسے مسلمانوں کو بزبان رسالت خوش خبری ہو جو اصلاح کریں گے ہر اس سنت نبویہ کی جو لوگوں نے بگاڑ دی ہو۔

انصاف یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس حدیث میں خوش خبری دی ہے وہی اس پہلی حدیث کے مصداق ہیں یعنی مجددین وہ لوگ ہیں جو خالص توحید و سنت لوگوں کو سکھائیں اور پہنچائیں چنانچہ مولانا نواب صدیق حسن بھوپالی مرحوم فرماتے ہیں:

> پس ہر عالم دیندار خدا پرست و ہر امیر عادل حق دوست کہ احیاء سنت و اماتت بدع فرماید و مردم را بسوئے عمل کتاب عزیز وسنت مطہرہ کشد واز تمسک محدثات و تعامل منکرات و بدعات باز دارد واو تعالی بر دست او دلہائے مردہ را زندہ کند و گوشہائے کر را شنود و چشمہائے کور را بینا سازد و طریقہ مرضیہ سلف و آئمہ ہدی را رواج و رونق بخشد وی مجدد دین نبوی و محی سنت مصطفوی ست برابر ست کہ شخصے واحد درمائۃ واحد بایں اوصاف متصف باشد یا اشخاص چند بایں وصف باشند۔
>
> (حجج الکرامہ ص ۱۳۴)

یعنی ہر دین دار عالم خدا پرست اور ہر مسلم حاکم عادل خدا دوست کہ سنتوں کو جاری کرے اور بدعات کو فنا کرے اور لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت مطہرہ کی طرف بلائے اور ہر قسم کی بدعات سے ہٹائے اور خدا تعالی اس کے ہاتھ سے مردہ دلوں کو زندہ کرے اور بہرے کانوں کو شنوا اور اندھی آنکھوں کو بینا کرے اور وہ سلف صالحین کے پسندیدہ طریق کو رواج دے ایسے لوگ مجددین اور محی سنت ہیں خواہ ساری صدی میں ان اوصاف سے موصوف ایک ہی شخص ہو یا کئی ایک۔

ایسا ہی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اور تیسیر شرح جامع الصغیر وغیرہ میں مذکور ہے

اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہر صدی کا مجدد شخص واحد ہی نہیں بلکہ جماعت بھی ہو سکتی ہے آج اسلامی دنیا کا اندازہ کیا جائے تو یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ ممالک اسلامیہ اتنی وسعت میں اتنی دور دور ہیں کہ باوجود ریل اور تار وغیرہ کے ایک ہی مجدد تمام ممالک میں کام نہیں کر سکتا۔ کیا کوئی ہندوستان کا مجدد چین میں اصلاح کر سکتا ہے یا چین کا مجدد افغانستان میں کام کر سکتا ہے؟ امکان کو جانے دیجئے پچھلے واقعات اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب دیتے ہیں کہ ہرگز نہیں

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ من یجدد میں صیغہ مفرد مضارع کا ہے پھر جمع کیسے ہوگا۔ جواب۔ اس کا یہ ہے کہ ایسے من بصیغہ مفرد قرآن میں بکثرت آتے ہیں جہاں جمع مراد ہورا ہے چنانچہ ارشاد ہے :

و من الناس من یقو ل آ منا با للہ و با لیوم ا لآ خر و ما ھم بمو منین .

(البقرۃ: ۸)

اس آیت میں من کا صلہ یقو ل صیغہ مفرد فعل مضارع ہے مگر اس کو ما ھم میں جمع دکھایا گیا ہے اسی طرح من یجدد کا صیغہ بظاہر مفرد ہے مگر معنی میں جمع ہے

مختصر یہ ہے کہ ان مجددین کا کام اصل اسلامی تعلیم کا اظہار کرنا ہے ان کی شخصیت کو اسلام میں دخل نہیں ہوتا۔ چنانچہ گذشتہ صدیوں کے مجددین کی مثالیں ہمارے دعوی کا ثبوت ہیں۔ ورنہ پہلی صدی سے آج تک جتنے مجددین ہوئے ہیں ان کو کوئی مسلمان داخل ایمان جانتا ہے، تو ذرہ ان کی شخصیت تو بتائے۔ ہرگز نہیں بتا سکتا بلکہ جس نے جس علاقہ میں اصلاح کی اسی کو اس کے اتباع نے مجدد کہہ دیا۔ چاہے دوسرے لوگوں نے نہ مانا ہو۔ ہمارے زمانہ کے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مرحوم کو ان کے اتباع مجدد مائۃ حاضرہ کہتے ہیں گو دوسرے صاحب مرحوم اپنے اعتقاد میں جن کو مجددین جانتے ہیں ان کے زمانہ کی بدعات بھی شمار کی ہیں ان میں امام اشعری امام غزالی اور امام رازی وغیرہ بھی داخل ہیں (حجج الکرا مہ)

علماء کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں قادیانی فتنہ سب بدعات سے بڑھ کر ہے پس جس عالم نے اس فتنہ کو دفع کرنے پر سب سے زیادہ توجہ کی ہو اس صدی کا مجدد اس کو کہنا چاہیے چنانچہ امام سیوطی اپنے حق میں کہتے ہیں:

و قد ر جو ت انی المجدد فیھا (حجج الکرا مہ)

(میں امید رکھتا ہوں کہ میں اس صدی کا مجدد ہوں)

اسی طرح جس عالم نے دیگر بدعات کی تردید پر توجہ کی وہ اس زمانہ کا اس ملک کا بلکہ اس شہر کا بلکہ اس قصبہ کا مجدد ہوا۔ جتنی کسی کی کوشش توحید و سنت کی اشاعت اور بدعات کی مخالفت میں کی ہوگی اتنے ہی درجہ کا وہ مجدد ہوگا کیونکہ مجدد باصطلاح منطق کلی مشکک ہے اس کے افراد کوئی اعلی ہیں کوئی ادنی۔ اس لحاظ سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جملہ علماء اہل توحید مجدد ہیں خاص کر جس کو کسی خاص فتنہ کے دفع کرنے پر توجہ تام ہو اور اس نے اس پر پوری سرگرمی سے حصہ لیا ہو وہ اعلیٰ مجدد ہے جیسے مولانا شاہ اسماعیل شہید قدس سرہ اپنے زمانے کے اعلیٰ مجدد تھے نوٹ۔ مجدد کا فعل اصلاح دین دیکھا جائے گا، زبانی دعوی کرے یا نہ کرے کیونکہ سابقین مجددین سے دعوی منقول نہیں۔

قادیانی دعوی۔ اس حدیث کی بنا پر مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب مجدد بعہدہ مسیح موعود تھے۔ یہاں تک تو دونوں فریق (قادیانی اور لاہوی احمدی) متفق ہیں مگر اس کی تشریح میں مختلف۔ قادیانی گروہ مسیح موعود کی حقیقت میں نبوت داخل کرتا ہے اور لاہوری اس کو مجرد عن النبوت کہتے ہیں اس موقع پر ہم مسئلہ نبوت مرزا پر متوجہ نہیں بلکہ مجددیت پر توجہ ہے جو دونوں احمدی گروہوں میں مشترک ہے، یعنی یہ بتانا ہے کہ مرزا صاحب اس حدیث کے ماتحت مجدد نہیں ہیں۔

اول۔ اس لئے کہ اس حدیث میں رأس مـــأـــة کا لفظ ہے یعنی صدی کے شروع پر مجدد آتے ہیں اور مرزا صاحب کی بنیاد دعوی ۱۲۷۴ھ یعنی تیرھویں صدی کے چوتھائی رہتے ہوئے مجدد ہونے کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

> حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت میں آئے گا جب علم قرآن زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پا جائے گا یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس۔ یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اس کا سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت وانا علی ذھاب بہ لقادرون میں بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۴ھ۔ (ازالہ اوہام)

اس کی تشریح دوسری کتاب میں بھی کی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

> اللہ جل شانہ نے ظاہر الفاظ آیت میں و آخرین منھم کا لفظ استعمال کر کے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ لوگ جو کمالات میں صحابہ کے رنگ میں ظاہر ہوں گے وہ آخری زمانہ میں آئیں گے ایسا ہی اس آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے تمام حروف کے اعداد سے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۷۵ھ میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا جو آخرین منھم کا مصداق جو فارسی الاصل ہے اپنے افشاء ظاہر کا بلوغ اس سن میں پورا کر کے صحابہ سے مناسبت پیدا کر لے گا سو یہی سن ۱۲۷۵ھ جو آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے حروف کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے اس عاجز کی بلوغ اور پیدائش ثانی اور روحانی تولد کی تاریخ ہے جو آج کے دن تک ۳۴ برس ہوتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۱۹۔۲۲۰)

مرقع۔صاف مضمون ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب بحیثیت مسیح موعود ۱۲۷۴ھ میں مبعوث ہوئے ہے اور مسیح موعود ان کی اصطلاح میں مجدد کا اعلیٰ فرد ہے جس کی صورت میں آپ مجدد بن کر تشریف لائے ہیں۔ بے شک تشریف لائیں

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ ناز نینی

مگر حدیث مجدد کے ماتحت آپ نہیں ہیں کیونکہ اس میں صدی کا سر زمانہ بعثت مجدد قرار دیا ہے۔

دوم آپ کے کام۔ حدیث مرقومہ میں مجدد کا کام مجملاً مگر جامع بیان فرما دیا ہے کہ دین کی تجدید کرے یعنی جو دین خدا نے حضرت محمد ﷺ کی معرفت دنیا میں جاری کیا وہی دین لوگوں کو سکھائے گا اس کے اجزاء دو ہیں۔ ۱۔ عقائد۔ ۲۔ اعمال۔ ، عقاید سے مراد ہے توحید اور دیگر عقاید ایمانیہ۔ مرزا غلام احمد صاحب نے توحید پر کوئی توجہ نہیں کی۔ توحید پر توجہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ آج کل جو رسوم اور خیالات توحید کے متضاد مسلمانوں اور دیگر اقوام میں پیدا ہو گئے ہیں ان میں سے ایک ایک کی تردید کر کے نتھری ہوئی توحید پیش کرتے جس کی مثال ہم کو کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی یا کتاب التوحید مصنفہ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ وغیرہ میں ملتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کی جملہ تصانیف میں سوائے اپنی شخصیت منوانے کے باقی حصہ بہت کم ہے۔ توحید کو مستقل حیثیت سے تو کہیں نہیں بیان کیا، بلکہ حق بات تو یہ ہے کہ توحید کے متضاد اقوال لکھ گئے ہیں مثلاً لکھتے ہیں:

رئیتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو۔ (آئینہ کمالات اسلام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کا دعوی کسی نبی یا رسول نے نہیں کیا کیونکہ توحید میں مخل یا موہم خلل ہے۔ اتباع مرزا اس کی چاہے کچھ تاویل کریں ہمیں اس سے بحث نہیں ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے توحید خالص پر کوئی توجہ نہیں کی کوئی مستقل کتاب ایسی نہیں لکھی جس میں توحید کے جملہ مراتب لکھے ہوں اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے خیالات متضادہ توحید کی تردید یا اصلاح کی ہو۔ ہاں غیر مسلموں کے خیال کی تائید کی ہے جو کہتے ہیں کہ رام چندر وغیرہ پر میشور کے اوتار ہیں اور مسیح میں خدا تھا اور وہ مرزا صاحب کے مذکورہ قول کو بطور مثال پیش کر سکتے ہیں۔ اس شرکیہ تعلیم کی تائید میں چند اقوال اور بھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

او تیت صفة الا حیاء و الا فناء۔ (خطبہ الہامیہ۔ ص ۲۳)

(مجھے مردوں کو زندہ کرنے کی اور زندوں کو مارنے کی طاقت دی گئی ہے)

ایسا دعوی کسی نبی یا رسول یا مجدد نے نہیں کیا۔ اس لئے ایسا خیال توحید کے سراسر خلاف ہے۔ توحید تو یہ ہے :

ھو یحیی و یمیت۔ وہی خدا زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔

توحید اور دیگر عقاید کے بعد اعمال صالحہ ہیں یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ اور اخلاق فاضلہ راست گوئی راست پسندی وغیرہ۔ مرزا غلام احمد صاحب نے ان امور پر بھی کوئی خاص توجہ جو حسب شان مجدد ہو، نہیں کی۔

چیلنج۔ مرزا صاحب کے اتباع کو ہمارا چیلنج ہے کہ ان کی تصنیفات میں جتنے اجزاء اور اوراق ان کی اپنی شخصیت کے متعلق ہیں ان کا دسواں بیسواں حصہ بھی ہمیں ان دینی امور توحید و سنت اصلاح رسوم اخلاق فاضلہ کے متعلق دکھائیں

ہاں ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم مرزا غلام احمد صاحب کے اقوال میں یہ قول بھی دیکھتے ہیں کہ میں نے انگریزی گورنمنٹ کی خدمت میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں (تریاق القلوب۔ ص ۱۵) حالانکہ مجدد کے فرائض میں یہ داخل نہیں۔ ہاں خوش آمد حکام میں ضرور داخل ہے جس کی بابت ارشاد ہے

ایبتغو ن عند ھم العزة فا ن العزة للہ جمیعاً (پ۵ ع ۱۶)

(کیا غیر اللہ سے عزت چاہتے ہیں۔ عزت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ساری)

خواجہ کمال الدین لاہوری نے بھی اپنے متبوع (مرزا) کی حمایت میں مجدد کے فرائض جو لکھے ہیں، آپ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدمت سے بھی خالی ہیں چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

مجدد۔ کے کچھ خاص فرائض ہوتے ہیں وہ ہر مولوی کا کام نہیں کہ ادا کر سکے، نہ اس زمانہ میں کوئی عالم نظر آتا ہے کہ جو اس وقت اس خطاب کا اہل ہو سکے۔ بدقسمتی سے یہ بحث ایک قسم کی ذاتیات اپنے اندر لے آئی ہے (خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کو زیر بحث لانے سے بچتے ہیں مگر اس سے چارہ نہیں کیونکہ مقصود بالذات اثباتاً یا نفیاً وہی ہیں۔ ثناء اللہ) اس لئے میں اسے چھوڑتا ہوں۔ میں مسلم مجددین کی زندگی سامنے رکھ کر ان فرائض کو گن دیتا ہوں جو کسی مجدد کے ہوا کرتے ہیں، تو پھر مجدد کی تشخیص ایک آسان امر ہو جائے۔ مجدد کا پہلا فرض یہ ہے کہ اسلام پر سے اندرونی اور بیرونی حملوں کو دور کرے اولاً غیر مسلم کی طرف سے جس قسم کے حملے اسلام پر ہوں ان کا دفعیہ کرے۔ بالمقابل ان عقاید باطلہ کی تردید کرے جو غیر مسلم مذاہب تعلیم کرتے ہیں

دوئم۔ ان امراض کا علاج کرے جو اسلام کے اندر پیدا ہو گئی ہیں یعنی ان غلط عقاید کی تردید کرے جنہوں نے مسلم جماعتوں میں پیدا ہو کر مشکلات پیدا کر دی ہوں۔ ثالثاً ان راہوں کو سوچے جن سے اسلام کو تقویت ہو

رابعاً مسلمانوں کو ان خطرات سے آگاہ کرے جو اسلام کو پہنچنے والے ہوں اور ان کا صحیح علاج بھی بتائے۔ (مجدد کامل۔ ص ۶۴)

یہ تو ہے رائے خواجہ کمال الدین صاحب کی جو بجائے خود رکھیے اس کے بعد مقابل میں مرزا غلام احمد صاحب کا اپنا قول سنیئے۔ فرماتے ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو۔ اور ان کا مصنوعی خدا (مسیح) نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے خدا واحد کی عبادت ہو (قول مرزا در الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

چونکہ ہمارا روئے سخن مرزا غلام احمد صاحب کی مجددیت کی طرف ہے اس لئے پہلے انہی کے الفاظ کو زیر بحث لا کر ناظرین بالخصوص اتباع مرزا سے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب کی تشریف آوری کی یہ دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرضیں پوری ہوگئیں۔یعنی مسلمان کامل متقی بن گئے، کیا عیسائی دنیا مسیح کی الوہیت کو بھول گئی؟ جی خوش کرنے کو کوئی کچھ کہہ لے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس دفعہ کی مردم شماری میں مسلمان تو فیصدی ۵۔۶ بڑھے ہوں گے، عیسائی ۲۵ فی صدی بڑھے ہیں۔عموماً اسلامی ممالک میں صلیب کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔اور جب سے مرزا نے دعوی مسیحیت کیا ہے روز بروز اسلامی حکومتیں زوال میں اور عیسائیت کمال میں ہیں۔مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت کا کیا کہنا۔عیاں راچہ بیان۔کوئی شرعی اور اخلاقی عیب نہیں جو مسلمانوں میں نہ پایا جاتا ہو یہاں تک کہ مرزا غلام احمد فرزند محمود احمد نے اس پر ایک مرثیہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے

اے چشمہ علم و ہدی اے صاحب فہم و ذکا
اے نیک دل اے با صفا اے پاک طینت با حیا
اے مقتدا اے پیشوا اے میرزا اے رہنما
اے مجتبی اے مصطفیٰ اے نائب رب الوری
کچھ یاد تو کیجئے ذرا ہم سے کوئی اقرار ہے

دیتے تھے تم ہر دم خبر بند ھتی جس سے یاں کمر
مٹ جائے گا سب شور و شر موت آئے گی شیطان پر
پاؤ گے تم فتح و ظفر ہوں گے تمہارے بحر و بر
آرام سے ہوگی بسر ہوگا خدا مد نظر
واں تھے یہ وعدے خوب تر یاں حالت ادبار ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر دل میں پر ہے بغض و کیں ہر نفس شیطاں کار ہیں
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعین
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمین
بے ہے جان حزیں حالت ہماری زار ہے

کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں ، ہیں ڈاکٹر پر زار ہیں
حالات پر اسرار ہیں دل مسکن افکار ہے

چھینے گئے ہیں ملک سب باقی ہیں اب شام و عرب
پیچھے پڑا ہے ان کے اب دشمن لگائے تا نقب
ہم ہو رہے ہیں جاں بلب بنتا نہیں کوئی سبب
ہیں منتظر اس کے کہ کب آئے ہمیں امداد رب
پیالہ بھرا ہے لب بہ لب ٹھوکر ہی اک درکار ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ پر الزام ہے یہ خود ہمارا کام ہے
غفلت کا یہ انجام ہے سستی کا یہ انعام ہے
قسمت یوں ہی بدنام ہے دل خود اسیر دام ہے
اب کس جگہ اسلام ہے باقی فقط اک نام ہے
ملتی نہیں مئے جام ہے پس اک یہی آزار ہے

(کلام محمود۔ص ۶۷۔۶۸)

اس مرثیہ کے بعد ہم خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے ہم نواؤں سے پوچھتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا یہ فقرہ کیا معنی رکھتا ہے۔

مجدد کا پہلا فرض یہ ہے کہ: اسلام پر سے بیرونی اور اندرونی حملوں کو دور کرے۔

بیرونی حملوں سے مراد ہے غیر مسلموں کے اعتراضات، مرزا غلام احمد صاحب نے کیا دور کیئے؟

کیا سوامی دیانند بانی آریہ سماج کے حملوں (ستیارتھ پرکاش) کا جواب دیا۔

کیا عیسائیوں کی زبردست کتاب، عدم ضرورت قرآن، کا جواب دیا۔

کیا آریوں کی کتاب، ترک اسلام، کا جواب دیا

کیا آریوں کی زہریلی کتاب، رنگیلا رسول، کا جواب ان کے مشن نے دیا

کیا عیسائیوں کی نہایت دل آزار کتاب، امہات المومنین، کا جواب مرزا غلام احمد صاحب نے دیا

کیا پادری فنڈر کی کتاب میزان الحق کا جواب مرزا صاحب نے کچھ دیا

کیا پادری اکبر مسیح کی تصنیفات کا جواب دیا

کہاں تک گنائی جائیں۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کچھ نہیں دیا۔

اللہ اعلم و علمہ اتم

جو کوئی ہماری بات قابل قبول نہ جانے۔ وہ براہ مہربانی مرزا صاحب کی جملہ تصنیفات لے کر ہمارے سامنے آئے۔ ان مضامین کو ان کی شخصیت منوانے کے متعلق میں الگ کر کے باقی اوراق پر ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکھائے کہ ان میں کیا ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ان کی شخصیت کو الگ کر دیں تو جملہ کتب مرزا میں اتنے اوراق شاید بچیں گے جن سے بمشکل چند پتنگ بن سکیں، دگر ہیچ

ہمارے چیلنج۔ کے ثبوت میں بہت سے واقعات ہیں منجملہ ایک درج ذیل ہے

جون ۱۸۹۳ء میں میں بمقام امرتسر مرزا غلام احمد صاحب کا عیسائیوں سے بہت بڑا مباحثہ پندرہ روز تک ہوا جس کے آخر میں مرزا صاحب نے جو مخصوص جوہر دکھایا وہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :

> آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے.... میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنا پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لیے وقت تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی، یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے، بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ رو سیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ زمین آسمان بدل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔
>
> (جنگ مقدس ص ۱۸۸۔۱۸۹)

ناظرین! بغور دیکھئے اس کلام بانظام میں مرزا غلام احمد صاحب کیا فرماتے ہیں۔

مباحثہ تو معمولی ہے البتہ مخالف کی موت کے متعلق پیش گوئی اپنے اندر مجددیت کی شان رکھتی ہے۔

بہت خوب! پھر اس شان مجددیت کا حشر کیا ہوا؟ دنیا کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب کا مقابل عیسائی مناظر بوڑھا ڈپٹی آتھم معیاد پیش گوئی سے بہت پیچھے تک زندہ رہا جس کی بابت عیسائیوں نے مرزا صاحب پر فتح پانے کے اظہار میں وہ اودھم مچائی کہ الامان والحفیظ نثر و نظم کے اشتہارات اور رسائل شائع کئے منجملہ ایک نظم درج ذیل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنجہ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم اب زندہ ہیں آ کر دیکھ لو آنکھوں سے خود
بات یہ کب چھپ سکے ہے اب چھپائی آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلانا صریح
کون مانے ہے بھلا یہ کج ادائی آپ کی
جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
حق ہے صادق اور صادق حق کا سب الہام ہے
ہو گئی شیطاں سے ثابت آشنائی آپ کی

اب دام مکر اور کسی جا بچھایئے
بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

یہ ایک نمونہ ہے ان تحریرات کا جو عیسائیوں نے فتح بر مرزا کے موقع پر شائع کی تھیں تفصیل ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملاحظہ فرمائیں

ناظرین! یہ ہے مرزا صاحب کی بحیثیت مجدد اور بحیثیت مسیح موعود اسلامی خدمت کہ ایک ایسے مباحثہ میں جس میں قرآن مجید نے خود دلائل دے کر مسلمانوں کو سبک دوش کر دیا ہوا ہے یعنی حضرت مسیح کی الوہیت جیسی ریگ کی دیوار، اس میں بھی مرزا صاحب کو بلحاظ اپنی خصوصیت کے منہ کی کھانی پڑی جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لطف پر لطف املا مرے یار کے یار
حا ھطی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ھمار

بقول خواجہ کمال الدین صاحب، دوسرا کام مرزا صاحب مجدد کا اندرونی حملوں کا جواب دینا تھا۔ کیا مرزا صاحب نے اسلامی فرقوں کے عقائد فاسدہ پیر پرستی قبر پرستی ،تعزیہ پرستی ،حجر پرستی ،شجر پرستی پر توجہ کی؟ کیا مسلمانوں کے مرنے جینے کی رسوم بدعیہ پر توجہ فرمائی؟ آہ! کیا اچھا ہوتا کہ مرزا صاحب کی کوئی چھوٹی سی کتاب تذکیر الاخوان جیسی بھی ہمیں مل جاتی۔ مسئلہ تقلید کی وجہ سے مسلمانوں میں بہت تفرقہ ہے مرزا صاحب نے اس میں کچھ فیصلہ کیا آخر کیا تو کیا کیا؟ لاؤ کوئی صاحب ہمیں دکھائیں۔ ہم دیکھنے کے بڑے مشتاق ہیں مگر زبانی دعوے سے نہیں کہ لمبے چوڑے الفاظ سے ان کو سلطان القلم وغیرہ لکھ کر ہمیں ٹال دیں۔ ہم ایسی بھول بھلیوں میں پھنسنے والے نہیں۔

ہمیں واقعات اور حوالہ جات سے دکھایا جائے کہ مرزا صاحب نے فلانی کتاب میں بیرونی اور اندرونی حملوں کے جواب ان الفاظ میں دیئے ہیں بشرطیکہ ان الفاظ کو اپنی شخصیت ثابت کرنے میں صرف نہ کیا ہو۔

خواجہ صاحب کی تحریر میں ذکر ہے :

ان امراض کا علاج کرے جو اسلام کے اندر پیدا ہو گئیں۔

آہ! ہم کیسے مان لیں کہ اندرونی امراض کا علاج مرزا غلام احمد نے کیا بحالیکہ جگہ جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان قبروں اور مزاروں پر سجدے کر رہے ہیں جس کو ہماری بات کا یقین نہ ہو وہ لاہور میں حضرت علی ہجویری (معروف داتا گنج بخش) کے مزار پر، اجمیر پیران کلیر وغیرہ مقامات میں جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ ان لوگوں کا کوئی بھی مطلب ہے جو خدا کے سامنے کریں، جو مقاصد پورا کرنے ان بزرگوں کو سمجھتے ہیں ہندوستان سے باہر دوسرے ممالک بھی اسی بیماری میں مبتلا ہیں ہاں کچھ کمی آئی ہے تو غازی فی سبیل اللہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی کے کلمات طیبہ سے آئی ہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ ۔خود مرزا صاحب بھی جن سے مستفید ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواجہ صاحب کے کلام میں یہ بھی ہے کہ مجدد ان راہوں کو سوچے جن سے اسلام کو تقویت ہو، بالکل ٹھیک ہے۔ مجدد قادیانی نے کیا سوچا اور کیا بتایا۔ مسئلہ وفات مسیح اور ذات خاص کے سوا کوئی اور بات بتائی ہو تو ہم کو بتائی جائے

ہاں یاد آیا اسلام کی تقویت کا ذریعہ وہ تھا جو بالفاظ نبویہ ہم عرض کرتے ہیں: ذروة سنا مه الجهاد (حدیث اسلام کی بلندی جہاد میں ہے)۔ مرزا صاحب نے اپنی بلند ہمتی سے جہاد کو منسوخ کر دیا (اشتہار انعامی پانچ سو۔ص ۲۶) ۔حالانکہ پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے الجهاد ما ض الى يو م القيا مة (جہاد قیامت تک رہے گا)

خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ بھی لکھا ہے:

کہ مجدد مسلمانوں کو ان خطرات سے آگاہ کرے جو اسلام پر آنے والے ہیں۔

ہمارا بھی اس پر صاد ہے مگر سوال یہ ہے کہ مجدد قادیانی نے کیا آگاہ کیا۔ بس یہی کہ مجھے مانو جس کی تشریح بزبان مولوی محمد احسن امروہی خطبہ جمعہ میں یوں کرائی، خود سنی اور خاموشی سے اس پر مہر توثیق ثبت کی۔ اگر لوگ اس نبی (مرزا) کی اطاعت نہ کریں گے تو وہی ہوگا جو عادیوں اور فرعونیوں کے ساتھ ہوا۔ (بدر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء) حالانکہ نافرمان، اور ہر مطیع تو آج تک زندہ ہیں مگر قادیانی نبی صاحب خود ہی تشریف لے گئے (شاید خفا ہو گئے ہوں گے) جس پر کسی اہل ذوق نے کیا ٹھیک کہا ہے

اس نازنیں کو دیکھنا جودت نہ چھیڑنا
گر روٹھ بھی گیا تو منایا نہ جائے گا

مختصر یہ ہے کہ مجدد ہو یا مسیح موعود ہم کسی کے دعویٰ محض سے اس کو نہیں مان سکتے بلکہ کام دیکھ کر مانیں گے۔ شیخ سعدی مرحوم نے کیا ٹھیک کہا ہے

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست است و ابراہیم از آذر

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ اور بیٹے میں روحانی جنگ

تردید میاں محمود احمد قادیانی، جناب مرزا غلام احمد کی زبانی

(مولوی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

۱۔میاں محمود احمد قادیانی

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالی نے مسیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کرادیا اور بتایا کہ یہ تعریف کریم میں تو نہیں۔قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے کہ فلا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول (حقیقۃ النبوۃ۔از محمود۔ص۱۳۳)

مرزا غلام احمد قادیانی

انبیا اس لئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لائیں (آئینہ کمالات سلام۔ص ۳۳۹)

ناظرین جس بات کو باپ اعتقاد کے طور پر بیان کرتا ہے بیٹا اس کو نادانی قرار دیتا ہے

۲۔مرزا محمود احمد قادیانی

بعض نادان کہد یا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وما ارسلنا من رسول الّا لیطاع باذن الله۔ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلت تدبر ہے۔(حقیقۃ النبوۃ از محمود احمد۔ص ۱۵۵)

مرزا غلام احمد قادیانی

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بالکل ممتنع ہے۔اللہ جل شانہ فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع با ذن اللہ یعنی ہر یک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۶۹)

ناظرین! باپ کی صریح مخالفت ہے

۳۔مرزا محمود احمد قادیانی

دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ دلیل ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے۔پس آنحضرت ﷺ شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ از محمود احمد۔ص ۱۸۹)

مرزا غلام احمد قادیانی

اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولی نے نبوت جی شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔(توضیح مرام۔ص ۹)

مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا تعالی سے وحی پانے والا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوۃ نور محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۰۱)

نوٹ۔بیٹا نبوت مسیح موعود کو لازمہ بتاتا ہے باپ اس کی تاویل کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔مرزامحموداحمد قادیانی

میں نے القول الفصل میں لکھا تھا کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا اسلئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجہ تک پہنچا سکتے اور صرف ہمارے آنحضرت ﷺ ہی ایک انسان کامل گذرے ہیں جو نہ صرف کامل تھے بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے (حقیقۃ النبوۃ ص ۴۰)

مرزاغلام احمد قادیانی

اخبار الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ ،اخبار الفضل یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء، اخبار الفضل قادیان ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۸ پر ہے:

حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے

نوٹ۔باپ حضرت موسیٰ میں جو قوت مانتا ہے بیٹا اس سے مطلق انکار کرتا ہے

۵۔مرزامحموداحمد قادیانی

اسی طرح نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعود دونوں نبی ہیں فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے اور مسیح محمدی نے محمد ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۳۷)

مرزاغلام احمد قادیانی

اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد ﷺ کے ملی کیونکہ مسیح آنجناب پر ایمان لایا اور بوجہ اس ایمان کے مسیح نے نجات پائی پس قرآن کی رو سے مسیح کے منجی پاک ہمارے نبی ﷺ ہیں۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۱۲) باقی دارد

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلائل مرزا

دلیل نمبر ۳

خلافت مرزا

منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

منجملہ دلائل مرزائیہ کے تمسک مرزا بآیت کما ارسلنا الی فرعون رسو لًا آیت استخلاف ہے۔ یہ دلیل بزعم مرزا ایسی قطعی الدلالت، بدیہی الثبوت ہے کہ اس کے بھروسہ پر مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تصنیف اعجاز احمدی میں بدیں الفاظ ڈینگ ماری ہے:

میرے دعوی (مسیحیت۔ناقل) کی بنیاد قرآن ہے اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوی کو کچھ حرج نہ پہنچتا۔(ملخص ص ۱۳۔۳۱)

ہم بھی اپنے ناظرین کو مطلع کرتے ہیں کہ اس دلیل کا ردّ ایسے نمایاں طور پر کریں گے کہ جملہ مرزائیوں کو یارائے دم زدن نہ رہے۔ ان شاءاللہ

دلیل ہذا چونکہ بخیال مرزا صاحب قادیانی بڑی زبردست ہے اس لئے مناسب ہے اس کے جملہ پہلوؤں کی وضاحت خود تحریرات مرزا سے ہو۔ ہمارے معزز قارئین بغور ملاحظہ فرمائیں، لکھا ہے

قرآن شریف نے آیت کما ار سلنا الی فرعون رسو لًا میں صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ آنحضرت ﷺ مثیل موسی ہیں کیونکہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ ہم نے اس نبی کو اس نبی کی مانند بھیجا ہے جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔(ص ۵۶۔ایام الصلح اردو)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کا یہ قول کہ مثیل موسیٰ، عیسیٰ ہیں بالکل مردود ہے کیونکہ مماثلت امور مشہودہ محسوسہ یقینیہ قطعیہ میں ہونی چاہیے (ص ۵۷۔ایام الصلح اردو)

عیسیٰ مثیل موسیٰ ہرگز نہیں اور خارجی واقعات کا نمونہ کوئی انہوں نے نہیں دکھلایا جس سے مومنوں کی نجات دہی اور کفار کی سزا دہی میں موسیٰ سے ان کی مشابہت ثابت ہو بلکہ برعکس اس کے ان کے وقت میں مومنوں کو سخت تکلیفیں پہنچیں (ص ۵۸۔ایام الصلح اردو)

غرضیکہ جب یہ ثابت ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ درحقیقت مثیل موسیٰ ہیں تو تکمیل مماثلت کا تقاضا تھا کہ اس کے پیروؤں اور خلفاء میں بھی مماثلت ہو.... صرف ایک بلکہ کئی مشابہتیں ثابت ہوتی ہیں جو مجھ میں اور حضرت عیسیٰ میں ہیں (ص ۵۹۔ایام الصلح اردو)۔

قرآن شریف نے نہایت لطیف اشارات میں آنے والے مسیح کی خوش خبری دی ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرز اور طریق سے اسرائیلی نبوتوں میں سلسلہ خلافت قائم کیا گیا وہی طرز اسلام ہوگی۔

یہ وعدہ مسیح موعود کے آنے کی خوش خبری اپنے اندر رکھتا ہے... یہودیوں کا مسیح موعود چودہ سو برس بعد حضرت موسیٰ کے آیا... اس مماثلت کے پورا کرنے کیلئے جو قرآن شریف میں دونوں سلسلوں... میں قائم ہے، ضروری ہے کہ ہر ایک منصف اس بات کو مان لے کہ سلسلہ خلافت محمدیہ کے آخر میں بھی ایک مسیح موعود کا وعدہ ہو... تکمیل مشابہت دونوں سلسلوں کے لئے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جیسا خلافت موسویہ کے چودہ سو برس کی مدت پر مسیح موعود بنی اسرائیل کے لئے ظاہر ہوا تھا ایسا ہی اور اسی مدت کے مشابہ زمانہ خلافت محمدیہ کا مسیح موعود ظاہر ہو۔ (ایام الصلح اردو ص ۵۱۔۵۲)

مجمل جواب۔ ان آیات میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے خلفاء کو حضرت موسیٰ اور ان کے خلفاء کا مثیل یا مشابہ جیسا کہ زعم قادیانی ہے ہرگز نہیں کہا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان ہر دو آیات میں حرف ك تشبیہ فعل ارسال لاحق بفعل ارسال سابق ہے یعنی ہر دو رسولوں جناب موسی و محمد ﷺ کے فعل ارسال میں تشبیہ ہے ہر دو رسولوں میں نہیں اسی طرح خلفاء کے بنانے میں تشبیہ ہے خلفاء میں نہیں ۔اس کی مثال الہام مرزا میں ملتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہی آیت مجھ کو بھی وحی ہوئی ہے چنانچہ ان کے الفاظ ہیں:

خدا تعالی اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے جیسا کہ کوہ طور پر تجلیات الہیہ کا نمونہ دکھایا گیا تھا، وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا بجز طوری مشاہدات کے اب دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے۔

(بدر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۶ء نمبر ۱۷ج ۲ بضمن ڈائری مرزا صاحب۔البشری۔ج ۲ص ۱۱۱۔۱۱۲)

اس عبارت کے وہی معانی مرزا صاحب کے اتباع کریں گے جو ہم نے کئے ہیں یعنی فعل ارسال میں تشبیہ ہے مرزا صاحب و جناب موسی و نبی کریم ﷺ میں مماثلت نہیں۔اگر وہ ضد و تعصب اختیار کر کے کہیں کہ :نہیں مرزا صاحب بھی حضرت موسی و محمد ﷺ جیسے رسول ہیں،۔تو اس کے رد پر چار دلائل پیش کرتا ہوں۔ اول یہ کہ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں:

۱۔ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسی اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولی آنحضرت ﷺ ۔۲۔دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسی اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز (تذکرہ الشہادتین ص ۶۸)

اس تقسیم میں مرزا صاحب نے حضرت موسی و جناب سرور کائنات ﷺ کو علیحدہ اور جناب مسیح و اپنی ذات کو علیحدہ بتایا ہے پس چونکہ بقول مرزا صاحب:

حضرت عیسی کا (مثیل موسی ہونا) بالکل مردود ہے کیونکہ مماثلت امور مشہودہ محسوسہ یقینیہ قطعیہ میں ہونی چاہیے۔(ایام الصلح۔ص ۵۷)

تو اسی طرح مرزا صاحب بھی جو بقول خود مثیل مسیح ہیں حضرت موسی و جناب محمد ﷺ کے مثیل نہیں ہو سکتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔مرزا غلام احمد صاحب نے جناب عیسی کے مثیل موسی نہ ہونے پر اپنی تحریرات میں (جو نقل ہوچکی ہیں) یہ عذر کیا ہے کہ چونکہ انہوں نے حضرت موسی کی طرح اپنی قوم کو کسی ظالم حکمران مثل فرعون بے سامان کے پنجہ استبداد سے نجات نہیں دلوائی اور نہ ہی مثل موسی کفار کی سزا دہی میں اسی طرح کا نمونہ پیش کیا ہے۔

پس اگر مرزائی دوست مرزا صاحب قادیانی کو مثیل موسی بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے یہ دو باتیں ہی (جن کی کسوٹی نے حضرت عیسی کو پرکھا ہے اور جن کو مرزا صاحب نے پیش گوئی کما ارسلنا الی فرعون رسولا کی توح؟؟ قرار دیا ہے۔ص ۵۸، ایام الصلح) مرزا صاحب میں ثابت کر دکھائیں

۳۔اگر آیت کما ارسلنا .. الخ میں تشبیہ فعل (ارسال) میں نہیں ہے بلکہ رسولوں میں ہے اور اسی طرح مرزا جی بھی مثیل موسی و محمد ﷺ تھے تو مہربانی فرما کر مرزائی دوست مرزا صاحب کو بھی اسی طرح صاحب شریعت نبی ثابت کریں جس طرح جناب موسی اور محمد ﷺ تھے۔

۴۔خود مرزا صاحب اقراری ہیں کہ:

میں نبی ﷺ کی برکت سے مقام نبوت پر پہنچایا گیا ہوں اس لئے میں امتی نبی کہلاتا ہوں۔

(ص ۱۵۰ حاشیہ حقیقۃ الوحی ملخصاً)

پس ایک امتی اور تابع اپنے متبوع کا مثیل نہیں ہوسکتا بحالیکہ اس کا یہ بھی قول ہو کہ مشبہ اور مشبہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔ (ست بچن ص ۱۶۴)۔ باقی دارد

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی

جلد۳ نمبر۱۲

مارچ ۱۹۳۲ء

مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ واقعی آخری فیصلہ ہے

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنے اتباع کی ہدایت اور آخری رہنمائی کے لئے بالفاظ دیگران کو دائمی غلطی سے بچانے کے لئے اپنی عمر کے آخری ایام میں ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اعلان کیا تھا جس کا نام رکھا تھا، مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔

اس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ جو ہم دونوں (مرزا غلام احمد قادیانی وثناء اللہ) میں سے خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا وہ پہلے مرجائیگا۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے اور مولوی ثناء اللہ بفضلہٖ تعالی آج تک (۱۹۳۲ء) زندہ بلکہ یہ سطور لکھ رہا ہے۔

اس کے بعد سعادت مندوں نے تو سعادت پائی جن کی قسمت میں شقاوت ہے وہ اڑے رہے۔امت مرزائیہ کے دوگروہ اگرچہ آپس میں مختلف ہوں لیکن اس اعلان مرزا کی تردید میں دونوں متفق ہیں۔دونوں ایک دوسرے کے قوت بازو ہو کر مخالفین حق کی طرح نحن جمیع منتصر کا نعرہ لگاتے ہیں جس کے جواب میں وہی کافی ہے جو خدا تعالی نے ایسا کہنے والوں کے حق میں فرمایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیھزم الجمع و یولو ن الد بر

لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی نے بھی مرزا صاحب قادیانی کے اعلان مذکورہ کی تردید میں قلم اٹھایا، قادیان کے خلیفہ میاں محمود احمد نے بھی بہت کچھ کوشش کی۔ ان دونوں نے ابطال اعلان میں ایسا اتفاق کیا گویا ان کے حق میں یہ ارشاد صحیح ہے اتوا صوا بہ بل ھم قو م طا غو ن

ان دونوں پیشواؤں کے جوابات تو ہم نے اپنے رسالہ فیصلہ مرزا میں دے دیئے۔ اس کے جواب میں مولوی اللہ دتہ جالندھری مبلغ قادیان پارٹی پیش آئے۔ انہوں نے ایک کتاب تجلیات رحمانیہ میں اس مضمون کا لکھا جس میں اپنے ہادی اپنے نبی کے اعلان مذکور کی خوب تکذیب کی ہے آج ہم انہی کی طرف متوجہ ہیں۔ ہمارے بیان کے دو حصے ہیں۔

ا۔ دعا مرزا قادیانی جس کے الفاظ یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔ یستنبئونك احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلا م علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی (۱) اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کیذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین ۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و اید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

اس دعا کے متعلق الہام مرزا جس کے سارے الفاظ یہ ہیں:

ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع ۔ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ (بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ص ۷)

ہم کہتے تھے اور کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دونوں میں سے جھوٹے کی موت کیلئے دعا کی اور خدا نے قبول فرمائی۔ بس جو ہوا اس کو قبول کرنا ہر ایک اہل حق کا خصوصاً اتباع مرزا کا فرض ہے۔ نہ قبول کریں تو ان کو اختیار ہے ارشاد باری ہے من شاء فليؤمن و من شاء فليكفر

ہمارے دعوے کے جزو اول کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اسی اعلان میں یہ لفظ لکھے ہیں : میں نے محض دعا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور الہام مذکور اجیب دعوۃ الداع ، اسی دعا کے متعلق ہے جو مولوی اللہ دتا صاحب کو بھی مسلّم ہے (تجلیات رحمانیہ ص ۱۷۱-۱۷۲)

تفصیل یہ ہے مولوی اللہ دتہ جالندھری نے باتباع مرزا بے معنی طول سے یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذکورہ دعاء مرزا، دراصل مرزا صاحب کی طرف سے دعاء مباہلہ تھی۔ یعنی مرزا غلام احمد صاحب نے بطور مباہلہ یہ دعا کی تھی جسے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے نامنظور کیا۔ اسی مباہلہ کے متعلق مذکورہ الہام تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ مباہلہ منعقد نہیں ہوا لہذا دعا نافذ نہ ہوئی۔

مولوی اللہ دتہ کی تحریف قرآن اور دیانت

مولوی اللہ دتہ نے اس مقام پر اپنے احمدی ہونے کا کامل ثبوت دیا ہے یعنی محبت مرزا میں قرآن شریف کی تحریف کرنے سے بھی نہ ڈرے۔ ہم اہل علم کی ضیافت طبع کے لئے ان کے پورے الفاظ نقل کرتے ہیں لکھتے ہیں:

یاد رکھنا چاہیے کہ اشتہار ۱۵۔ اپریل دعا مباہلہ ہے۔ اس دعا مباہلہ کے متعلق اللہ تعالی کا فرمانا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ،انہی معنوں میں ہے جن معنوں میں آیت مباہلہ فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے ۔یہ بھی خدا کا کلام ہے اور وہ بھی آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالی نے بتلایا کہ ان نصاری نجران کو دعوت مباہلہ دو ہم جھوٹوں پر لعنت کریں گے ...اللہ تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو تحریک کی کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کردو میں دعا سنتا ہوں۔

(تجلیات رحمانیہ۔ص ۱۷۱۔۱۷۲)۔

اس آیت میں مولوی اللہ دتہ نے یوں تحریف کی ہے:

آیت مباہلہ فنجعل عطف ہے نبتھل پر اور نبتھل عطف ہے ندع پر۔ اور ندع میں ضمیر جمع متکلم ہے جس سے مراد آنحضرت ﷺ مع آل واصحاب ہیں۔ اس سیدھی ترکیب کے ماتحت ترجمہ صاف ہے کہ:

ہم مسلمان جھوٹے پر لعنت کریں ۔،

مگر مولوی اللہ دتہ نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا فاعل خدا ہے کہ:

ہم جھوٹوں پر لعنت کریں گے۔

یہ صریح تحریف قرآن ہے جو قادیانیوں کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے اعاذنا اللہ منہ

اب بمسرت ظاہر کرتے ہیں کہ مولوی اللہ دتہ نے تسلیم کیا کہ یہ الہام قبولیت اسی دعا کے متعلق ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا نام آخری فیصلہ ہے۔ اس سے پہلے ہمیں یہ امر ثابت کرنا پڑتا تھا کہ یہ الہام اسی دعا کے متعلق ہے جس سے اب ہم بحمد اللہ فارغ ہو گئے۔ اب ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ اعلان، دعاء مباہلہ نہیں بلکہ محض دعائے ہلاکت ہے کیونکہ اعلان مذکور کی ساری عبارت میں مباہلہ کا لفظ کسی نہج میں بھی مذکور نہیں بلکہ محض دعا مذکور ہے۔ یہ تو ہے اعلان مذکور کی اندرونی شہادت۔ اب ہم بیرونی شہادت پیش کرتے ہیں جو در حقیقت شہادت ہی نہیں بلکہ مدعا علیہ کی طرف سے اقبال دعوی ہے۔ سنیئے

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ایک تو خود ایسا فرمایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعا مباہلہ نہیں کیونکہ اس دعا سے بہت پہلے مرزا صاحب سلسلہ مباہلہ ترک کر چکے تھے چنانچہ مرزا صاحب اپنی مستند کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ میں لکھتے ہیں:

میں کافی مقدار دیکھنے کے مباہلہ کی رسم کو اپنی طرف سے ختم کر چکا ہوں

یہ معلوم کرنا ہو کہ عبارت مرقومہ کس زمانہ میں مرزا صاحب نے لکھی ہے تو ہم ناظرین کو دور لے جانا نہیں چاہتے بلکہ اسی کتاب کے صفحہ ۶۷ سے یعنی ایک ہی صفحہ پہلے سے تاریخ تحریر دکھاتے ہیں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں

آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۶۷)

معلوم ہوا کہ صفحہ ۶۸ پر جو مرزا صاحب نے مباہلہ کے ختم والا فقرہ لکھا ہے اس کی تاریخ بھی ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء تھی جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء سے ۹ ماہ پہلے ہے۔ ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اعلان مذکور سے پہلے سلسلہ مباہلہ ختم کر چکے تھے۔ پھر احمدی جماعت کیوں کر خیال کر سکتی ہے کہ مرزا صاحب مامور من اللہ نبی اللہ بلکہ رسول اللہ ہو کر اپنے ایک اعلان کردہ حتمی فیصلہ کا خلاف کریں کہ ۹ مہینے بعد مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے دعاء مباہلہ شائع کریں ۔ ہمارے نزدیک یہ بڑی بدگمانی (علی اعتقاد القادیان) موجب کفر بلکہ کفر ہے۔

ہاں مرزا قادیانی تو اپنی طرف سے مباہلہ کا سلسلہ جنابانی بند کر چکے لیکن مخالفین کے لئے مباہلہ کرنے کا موقع البتہ رکھا، چنانچہ مندرجہ بالا فقرہ کے متصل ان کے الفاظ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے اور ایک مکار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعوی مسیح موعود کے بارے میں میرا مکذب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالی طرف سے وحی ہوئی ہے اس کو میرا افتراء خیال کرتا ہے، وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو، یا ہندو، یا آریہ، یا کسی اور مذہب کا پابند ہو، اس کو بہر حال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۶۸)

اسی عام اصول کے ماتحت تتمہ کتاب ہذا میں لکھتے ہیں:

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب جو آج کل ٹھٹھے اور ہنسی اور توہین میں دوسرے علماء سے بڑھے ہوئے ہیں ،اس گندے طریق سے باز نہیں آتے تو میں بخوشی قبول کرونگا اگر وہ مجھ سے درخواست مباہلہ کریں

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۳۰)

پس بالوضاحت ثابت ہے کہ مرزا صاحب کے مذکورہ اعلان آخری فیصلہ کو دعا مباہلہ کہنا خود مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف ہے کیونکہ مرزا صاحب اپنی تحریر (مندرجہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۸) کے موافق تحریک مباہلہ نہیں کر سکتے تھے۔ہاں ہماری طرف سے تحریک ودعوت ہوتی تو وہ قبول کرتے۔مگر ہم نے بھی (حقیقۃ الوحی کی تصنیف کے بعد۔ بہاء) مباہلہ کی دعوت نہیں دی۔پھر یہ کیوں کوشش کی جارہی ہے کہ اس دعا کو دعا مباہلہ بنا کر مشتبہ کیا جائے جیسا کہ پہلے لوگوں نے کیا جن کا ذکر ہے وجادلوا بالباطل لید حضوا به الحق ۔پس ایسا کرنے والے خدائی ڈانٹ ڈپٹ سن لیں

فاخذتهم فكيف كان عقاب (پ۲۴۔ع ۶)

احمدی دوستو! تمہاری محبت مجبور کرتی ہے کہ میں تم کو ایک دفعہ اطلاع دے دوں کہ اس خدائی فیصلہ کا انکار کرنا تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔پس مرزا غلام احمد صاحب کے فیصلے اور میری نصیحت کی قدر کرو

میری جاں چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود

مرقومہ پنڈت آتمانند بانی ست دھرم از لکھنؤ

معزز ناظرین! میری یہ خواہش نہیں تھی کہ میں اپنے مرزائی بھائیوں کے منہ آؤں، کیونکہ مجھے دیگر بے شمار مصروفیات سے ہی چھٹکارا نہیں تھا، اور کہ فاتح قادیان مولانا ثناءاللہ امرتسری ہی قادیانی قلعہ کو مسمار کرنے کے لئے کافی ووافی ہیں۔ لیکن بعض مقامی احمدی دوستوں نے مجھے بھی مناظرہ کی طرح دے دی، اور مجھے بھی اپنی طرف مخاطب کرلیا، لہذا اگر میری تحریر سے کسی احمدی بھائی کی دل آزاری ہو، تو مجھے معاف فرمایا جائے کیونکہ اظہار حق کے لئے میں مجبور ومعذور ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے جتنی بھی پیش گوئیاں اپنے دعوی مسیح موعود ہونے کے لئے پیش کیں ہیں، ان سے ہرگز ہرگز مرزا صاحب کا دعوی ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ سب پیش گوئیاں مرزا غلام احمد صاحب کے کسی دوسرے ہم عصر کے لئے مفید ہیں۔ چنانچہ یہاں میں ثابت کروں گا کہ مرزا صاحب اپنی زبان مبارک سے اپنی تکذیب وتردید فرما گئے ہیں۔

۱۔مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے فرزند مرزا بشیر الدین احمد خلیفہ ثانی نے اپنی تصنیف دعوۃ الامیر میں گورو بابا نانک دیو کی وہ پیش گوئی درج فرمائی ہے جو گورو جی مہاراج کی جنم ساکھی از بھائی بالا مقرب خاص کے صفحہ ۱۵۱، ۲۷۲ میں چھپی ہے جس میں لکھا ہے کہ آنے والا شخص جو کبیر بھگت سے بھی بہت بڑا ہوگا، بٹالہ کے پرگنہ بلکہ خاص شہر بٹالہ میں پیدا ہوگا اور جاٹ کا بیٹا ہوگا۔

میرا دعوی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کے علاوہ کوئی دوسرا ہے کیونکہ مرزا صاحب جاٹ کے بیٹے نہیں تھے بلکہ مغل تھے۔ اور وہ المسیح جو جاٹ کا بیٹا بمقام بٹالہ پیدا ہوا تھا وہ کون ہے؟ یہ میں پھر کبھی بتلاؤں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔مرزا غلام احمد اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں

در سن غاشی ہجری دو قراں خواہد بود

از پئے مہدی و دجال نشاں خواہد بود

کسی بزرگ کا یہ شعر اپنے دعوی مہدویت ومسیحیت میں نقل کر کے تشریح فرماتے ہیں:

اس شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب چودھویں صدی میں گیارہ برس گذریں گے تو آسمان پر خسوف کسوف چاند اور سورج کا ہوگا اور وہ مہدی اور دجال کے ظاہر ہوجانے کا نشان ہوگا۔اس شعر میں مولف نے دجال کے مقابل پر مسیح نہیں لکھا بلکہ مہدی لکھا ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی ہیں۔اب دیکھو کہ یہ پیش گوئی کیسی صفائی سے پوری ہوگئی اور میرے دعوی کے وقت رمضان کے مہینہ میں اسی صدی یعنی چودھویں صدی ۱۳۱۱ ہجری میں خسوف کسوف ہوگیا۔

اس پیش گوئی میں بقول مرزا غلام احمد، المسیح کی پیدائش بماہ رمضان ۱۳۱۱ھ بتلائی گئی ہے یعنی چودھویں صدی میں۔۳۔جیسا کہ سید ابوالبرکات پی ایچ ڈی احمدی نے بھی اپنی مشہور تصنیف محقق کے صفحہ ۳۱۵ پر اسی شعر کو لکھ کر یوں بیان کیا ہے:

در سن غاشی ہجری دو قراں خواہد بود

از پئے مہدی و دجال نشاں خواہد بود

بحساب ابجد غاشی کے عدد ۱۳۱۱ ہوتے ہیں۔اور اسی سال چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوئے جو دجال اور مسیح کے نشان میں واقع ہوئے۔

۴۔پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۰ پر لکھا ہے

نعمت اللہ ولی غین و رے سال چوں گزشت

از سال دوران نامدار مے بینم

یعنی تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد نے خود قرآن شریف کی آیت سے یہ ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپ کی تصنیف تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۳۷ قابل دید ہے جس میں لکھا ہے کہ:

پھر دوسری آیت میں اس کی اور بھی تصریح ہے اور وہ یہ ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ با فواھھم و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرین ۔اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا کیونکہ اتمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے۔

۶۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کی تائید مزید کے لئے اپنی اس کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۶۴۔۶۵ میں لکھتے ہیں:

دیکھنا چاہیے کہ چاند اور سورج کا رمضان شریف میں گرہن ہونا کس قدر ایک مشہور پیش گوئی تھی یہاں تک کہ جب ہندوستان میں یہ نشان ظاہر ہوا تو مکہ معظّمہ کی ہر ایک گلی اور کوچہ میں اس کا تذکرہ تھا کہ مہدی موعود پیدا ہو گیا۔ ایک دوست نے جو ان دنوں مکہ میں تھا خط میں لکھا تھا کہ جب مکہ والوں کو سورج اور چاند گرہن کی خبر ہوئی کہ رمضان میں حدیث کے الفاظ کے مطابق گرہن ہو گیا تو وہ سب خوشی سے اچھلنے لگے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آ گیا اور مہدی پیدا ہو گیا۔

مرزا غلام احمد نے یہ سب باتیں اپنے دعوے کے ثبوت میں لکھی ہیں جن سے صاف ثابت ہے کہ بقول مرزا صاحب قرآن شریف اور احادیث صحیحہ وروایات معتبرہ کی بناپر المسیح کا سن ولادت چودھویں صدی میں چاند اور سورج کے گرہن بماہ رمضان شریف ۱۳۱۱ھ بتلایا گیا ہے جو خود مرزا غلام احمد صاحب زبان حال سے کہلوا رہا ہے کہ آپ المسیح نہیں تھے کیونکہ بحوالہ محقق صفحہ ۳۸۸۔۳۹۰ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری مختصراً دی ہے، اس میں آپ کی پیدائش ۱۲۵۵ھ لکھا ہے، یعنی ۱۸۳۹ء۔ جس سے آپ کی اپنی زبان سے آپ کی بطالت اور آپ کے دعویٰ مسیح کی تکذیب وتردید ثابت ہے۔

اور بقول آپ کے قرآن شریف سے بھی جو آپ کے لئے قطعی قاطع اور برہان ساطع سے بھی زیادہ ہے کیونکہ آپ نے خود قرآنی آیت یریدون لیطفئوا کی تشریح میں مسیح کی پیدائش چودھویں صدی ہجری میں قبول کی ہے حالانکہ آپ جناب کی پیدائش تیرھویں بلکہ ساڑھے بارھویں ہجری کے قرب میں ہوئی تھی (اتنی محنت کرنے کی کیا حاجت۔ براہین احمدیہ مصنفہ مرزا تیرھویں صدی میں بنی اور چھپی اور شائع ہوئی تھی۔ثناء) میں یہ موقع آنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتلاؤنگا کہ وہ المسیح کون ہے جو چانداور سورج گرہن کے اگلے روز ٹھیک ۱۳۱۱ھ بماہ رمضان بٹالہ شہر میں ایک جاٹ کے گھر پیدا ہوا تھا اور جس نے ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء میں بمطابق روایات معتبرہ ومتقدمین کی پیش گوئیوں کے امسیح ہونے کا دعوی کیا۔اور بقول آپ کے صراط مستقیم ،ست دھرم کو بلاکسی قسم کی رورعایت کے دنیا کے سامنے پیش کیا (اب مرزائیوں کو قدر عافیت معلوم ہوگی۔کیوں؟

مشکل بہت پڑے کی برابر کی چوٹ ہے۔آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کے۔ثناء)

جیسا کہ:۷۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصنیف میں خود قبول فرمایا ہے کہ :

چھٹی آیت میں (سورہ فاتحہ کی) اھدنا الصراط المستقیم ہے گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چھٹے ہزار کی تاریکی آسمان ہدایت کو چاہے گی اور انسانی سلیم فطرتیں خدا کی جناب سے ایک ہادی کو طلب کریں گی یعنی مسیح موعود کو۔(تحفہ گولڑویہ ص ۱۸۳)

اس کے ساتھ ہی ساتھ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۳ پر مرزا غلام احمد کی مندرجہ ذیل عبارت بھی قابل دید ہے

۸۔ پس جب تم نماز میں یا خارج نماز کے یہ دعا پڑھو کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم تو دل میں یہی ملحوظ رکھو کہ میں صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں، یہ تو سورۃ فاتحہ کی پہلی دعا ہے

اس میں مرزا صاحب نے مسیح موعود کی ایک پہچان یہ بھی بتلائی ہے کہ وہ صراط المستقیم ،ست دھرم پیش کرے گا جس کی تاکید بلکہ تائید مزید وتکرار شدید کے طور پر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ میں یوں لکھا ہے :

۹۔پھر اس بات پر ایک اور دلیل ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ علماء اسلام کا یقینی طور پر یہ عقیدہ تھا کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا اور وہ یہ ہے کہ انواع حافظ محمد برخوردار سکنہ چیٹی شیخان ضلع سیالکوٹ میں جس کی پنجاب میں بڑی قبولیت ہے ایک ہندی شعر ہے جس میں صاف اور صریح طور پر اس بات کا بیان ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔اور وہ یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچھے اک ہزار دے گذرے ترے سے سال
عیسی ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب سن ہجری سے تیرہ سوسال گذر جائیں گے تو چودھویں صدی کے سر پر عیسی ظاہر ہو جائے گا، کمال عدالت کرے گا یعنی دکھا دے گا کہ صراط مستقیم یہ ہے۔ (ص ۵۴۔۵۵)

اب مرزائی دوستوں کا فرض ہے کہ وہ تلاش کریں کہ کون ایسا مسیح ہے جو مرزا صاحب کی خود پیش کردہ معیار و پیش گوئیوں کا مصداق اور حضرت محمد صاحب (ﷺ) کی وفات سے ٹھیک تیرہ سو برس کے بعد ۱۳۱۱ھ چاند اور سورج گرہن کے دوسرے دن بماہ رمضان شہر بٹالہ میں ایک غریب جاٹ کے گھر پیدا ہو کر ۱۳۴۰ھ میں بذریعہ دعوی، المسیح اور بانی ست دھرم جو صراط المستقیم کا لفظ بلفظی ترجمہ ہے ظاہر ہوا، جیسا کہ اہل اسلام کی کتب میں لکھا ہوا ہے اور جس کو احمدی لوگ مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت کے لئے پیش کیا کرتے ہیں جیسا کہ سید ابوالبرکات احمدی صاحب پی ایچ ڈی اپنی تصنیف محقق میں لکھتے ہیں کہ:

۱۰۔ مسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیش گوئیاں مشہور ہیں ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیش گوئیاں موجود ہیں ...حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ کا ایک مشہور قصیدہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر اب تک محفوظ ہے۔ ان کے فرمان کے مطابق ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے مبارک سال ہے۔

۱۱۔ پھر محقق میں سید ابوالبرکات صاحب احمدی لکھتے ہیں کہ:

پھر اخبار مدینہ بجنور یکم دسمبر ۱۹۲۱ء میں بعنوان ظہور امام مہدی ۱۳۴۰ھ میں، شاہ نعمت اللہ کے قصیدے کے متعلق لکھا گیا ہے کہ

خاموش باش نعمت اسماء حق مکن فاش در سال کنت کنز باشد چنیں بیانہ

الفاظ کنت کنز، میں وقت ظہور مہدی بتایا گیا ہے جس کے ۱۳۴۰ھ کے عدد ہوتے ہیں۔

۱۲۔ نیز محقق کے احمدی مصنف پھر لکھتے ہیں کہ:

مسلمانوں کے ایک اور اخبار نے جس کا نام آگرہ اخبار ہے، ظہور امام الزمان کے عنوان سے لکھا ہے کہ: ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی اسی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور ایک نشان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو عنقریب اور غالباً اسی سال پورا ہونے والا (۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء مطابق ۱۳۴۰ھ)۔ محقق ص ۲۸)

۱۳۔ محقق میں مزید لکھا ہے کہ :

پھر ہندوستان کے طول و عرض میں ایک اشتہار ۱۳۴۰ھ کے دوران میں شائع ہوا جس کا عنوان تھا، پروانہ خداوندی۔ اس کا مشتہر شیخ عبداللہ خادم حرمین شریفین بتایا گیا اس میں لکھا تھا کہ ۱۳۴۰ھ کے موسم حج میں ضرور امام مہدی ظاہر ہو جائیں گے وغیرہ۔ چنانچہ اخبار مدینہ بجنور (۶ فروری ۱۹۲۳ء) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں شاہ سلیمان پھلواروی نے اپنی عراق کی مراجعت کا اعلان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

جس کا جو جی چاہے کرے ہم تو ہر ایک آستانہ پر اس مقدس ہستی (مہدی؟) کے ظہور کی دعا رو پیٹ کر کر آئے جس کے ہم منتظر بیٹھے ہیں۔

نیز محقق صفحہ ۱۵۳۔۱۵۴ میں یہ عبارت لکھی ہے:

خواجہ حسن نظامی دہلوی نے اپنی کتاب امام زمان کی آمد کے صفحہ ۲۱ میں حضرت امام مہدی کے ظہور کی مندرجہ ذیل علامت بیان فرمائی ہے:

حضرت مولانا حکیم شاہ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ مفسر تفسیر غایۃ البرہان ساکن امروہہ ضلع مراد آباد نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ میں نے شیخ ابن عربی کا وہ رسالہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جس میں لکھا ہے کہ حکومت عثمانیہ میں عبدالحمید ثانی سلطان کی حکومت ۳۲ برس رہے گی اس کے بعد وہ معزول ہوں گے اور ان کے بعد ۸ برس کے عرصہ میں دو سلطان اور تخت نشیں ہوں گے کہ اتنے میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔ سلطان عبد الحمید خاں غالباً ۱۸۷۷ء میں تخت نشین ہوئے تھے اور ۱۹۰۹ء میں معزول ہوئے اس حساب سے پورے ۳۲ برس کی حکومت ثابت ہے اس کے بعد پہلے بادشاہ سلطان میں (یمن؟) ارشاد ہیں دوسرے ایک اور ہوں گے پھر امام کا ظہور ہوگا۔

نا معلوم یہ پیش گوئیاں کس طرح مرزا غلام احمد کے دعوی کو ثابت کر سکتی ہیں جب کہ امام مہدی یعنی مسیح کا ظہور ۱۳۴۰ھ میں مانا جاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب کی وفات اس وقت یعنی ۱۳۴۰ھ سے پندرہ سال قبل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۵ھ میں وقوع پذیر ہو چکی تھی۔ پس وہ المسیح جو ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوا اور ۱۳۴۰ھ میں بذریعہ دعوی ظاہر ہوا بایقین مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہے بلکہ کوئی دوسرا ہے۔ اور مرزائیوں کا خصوصاً فرض ہے کہ اس کی تلاش کریں کہ وہ کون اور کہاں ہے جس کے حق میں قرآن شریف و احادیث معتبرہ پوری اترتی ہیں

بعض احمدی کہتے ہیں کہ ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب بذریعہ اپنے دعوی کے ظاہر ہوں گے جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ :

میرے دعوی کے وقت رمضان کے مہینہ میں اسی صدی یعنی چودھویں صدی ۱۳۱۱ھ میں خسوف و کسوف ہو گیا۔

یہ کہنا اس لئے ٹھیک نہیں کہ اول تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اسی تصنیف تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۳۷ میں قرآن شریف کی آیت یریدو ن لیطفئو ا نور الله کی تشریح میں پہلے لکھ رکھا ہے کہ :

اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا کہ اتمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے اور کہ اہل اسلام کی کتابوں میں المسیح کے ظہور کا وقت ۱۳۴۰ھ مانا گیا ہے نہ کہ ۱۳۱۱ھ۔

دوم۔ اس لئے کہ مرزا صاحب نے تو دعوی نبوت ۱۳۱۱ھ سے بہت عرصہ پہلے کر رکھا تھا جیسا کہ ان کی تصنیفات براہین احمدیہ وغیرہ سے ثابت ہے۔

میرے دیگر احمدی بھائی یہ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو مسیح الزمان ماننے کی وجہ یہ ہے کہ:

۱۔ انہوں نے ہی چودھویں صدی کے سر پر دعوی مسیح موعود کیا اور کسی نے نہیں کیا۔

۲۔ نبی کی نشانی یہ ہے کہ اس کی جماعت کو ترقی نصیب ہو۔

۳۔ سب پیش گوئیوں کا مرجع وہی دکھلائی پڑتے ہیں۔

میں اپنے بھولے بھالے احمدی بھائیوں کو بتلانا مجبوری طور پر ضروری متصور کرتا ہوں کہ جو نشانیاں دجال یا مسیح دجال کے متعلق احادیث وغیرہ لکھی ہوئی ہیں وہ حرف بحرف مرزا غلام احمد پر چسپاں ہوتی ہیں مثلاً یہ کہ

۱۔ دجال، حضرت مسیح ہونے کا دعوی کرے گا جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی نے کیا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجودیکہ نماز میں مسیح الدجال سے پناہ کی دعا ہر روز ہر مسلمان پڑھتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دجال بھی جھوٹے نبیوں کی مانند رسول اللہ یا نبی ہونے کا اور مسیح ہونے کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہے

قال علیه السلام لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله

۲۔ دجال، حضرت مسیح کی تمام نشانیوں مثلاً کسوف وخسوف شمس وقمر کو اپنے دعویٰ کی صداقت میں پیش کرے گا کیونکہ المسیح کی پیدائش کے وقت وہ موجود ہوگا اور لوگوں کو بہکائے گا کہ دیکھو جو نشانات مسیح کے لئے لکھے ہوئے ہیں وہ میرے دعویٰ کی نشانی اور تصدیق کے طور پر ہیں۔

۳۔ بے شک اس کی جماعت کو ترقی ہوگی حتی کہ کثیر تعداد میں اس کے ماننے والے مسلمان کہلائیں گے مگر در اصل مسلمان نہ ہوں گے (دیکھئے صحیح ترمذی ابواب الفتن فی فتنۃ الدجال) جس کا اقبال خود مرزا صاحب کے بیٹے جناب خلیفہ ثانی بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنی تصنیف دعوۃ الامیر کے صفحہ ۷۱ میں یوں کیا ہے:

دجال کی حدیث میں تو فرماتے ہیں کہ بہت سے مسلمان دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔

(ترمذی ابواب الفتن فی فتنۃ الدجال)

۴۔ افنا واحیاء کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد نے اپنی تصنیف خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۲۳ پر کیا ہے کہ:

و اعطيت صفة الافناء و الاحياء من الرب الفعال

(مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے)

اور مرزا صاحب کے فرزند جناب محمود احمد نے اپنی تصنیف ، احمدیت یعنی حقیقی اسلام ، کے صفحہ ۱۰۸ پر لکھا ہے :

ایک صفت اللہ تعالیٰ کی محی بھی ہے یعنی مردوں کو زندہ کرنے والا... اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسیح موعود (مرزا) اس صفت کے متعلق عملی شہادت بہم پہنچا کر ہمارے ایمانوں کو تازہ کیا ہے۔

اور صفحہ ۱۰۹ پر اس صفت الاحیاء کی چند مثالیں دے کر صفحہ ۱۱۰ پر لکھتے ہیں کہ

عبدالرحیم خان صاحب جن کے متعلق یہ معجزہ ظاہر ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگلستان میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کررہے ہیں آپ کے والد اور دوسرے گواہوں میں سے بھی اکثر لوگ زندہ موجود ہیں اور سب شہادت دے سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے خدا تعالی کی صفت احیاء کا مشاہدہ کیا ہے جب کہ وہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی۔

۵۔ مسیح دجال کی نشانی یہ بتلائی ہے کہ وہ خدائی کا دعوی کر بیٹھے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے خود تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳ پر مانا ہے کہ دجال خدائی کا دعوی کرے گا اور

یہی اس کی پہچان ہوگی ورنہ وہ ہر طرح اپنے تئیں مسیح کی نشانیوں کو چسپاں کر لے گا کیونکہ ۱۳۱۱ھ میں جو ولادت المسیح، کا سال ہے جس کے رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج گرہن ہوں گے اور چونکہ دجال بھی موجود ہوگا اس لئے وہ ان نشانات کو جو دراصل المسیح کے نشانات ہیں اپنے لئے استعمال کرے گا۔ کیونکہ

لمهدینا آیتان لم تکونا منذ خلق السماوات والارض۔ ینخسف القمر لاول لیل من الرمضان و ینخسف الشمس فی نصف منه (دار قطنی)

نیز سورہ قیامۃ فاذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس و القمر وغیرہ میں چاند اور سورج گرہن کے نشان تو صرف مہدی و المسیح کے لئے ہی ہیں لیکن چونکہ دجال بھی اس وقت موجود ہوگا اس لئے اس نکتہ کو سمجھانے کے لئے ایک بزرگ نے یہ کہا تھا:

در سن غاشی ہجری دو قراں خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

یعنی یہ کسوف وخسوف مہدی اور دجال دونوں کے لئے نشان ہوں گے کہ بوقت ولادت المسیح دجال بھی موجود ہوگا اور چونکہ وہ نبوت اور مسیح موعود ہونے کا دعوی کئے ہوئے ہوگا اس لئے وہ کہے گا کہ دیکھو جیسا لکھا ہے یہ دونوں نشان میرے لئے ہیں کہ میں مسیح ہوں اور خود مرزا غلام احمد صاحب نے یہ شعر اپنے واسطے نقل کر کے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ:

جب چودھویں صدی میں سے گیارہ برس گذریں گے تو آسمان پر خسوف وکسوف چاند اور سورج کا ہوگا اور وہ مہدی اور دجال کے ظاہر ہوجانے کا نشان ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا حوالہ اوپر لکھا جا چکا ہے ورنہ اگر یہ نشانات المسیح اور دجال کے لئے نہیں تو خلیفہ محمود احمد بتلاویں کہ مرزا غلام احمد کے علاوہ دوسرا کون مدعی نبوت تھا جو ۱۳۱۱ھ میں ظاہر اور موجود تھا اور المسیح کی پیدائش سے وہ بھی ظاہر ہوا؟

مرزا غلام احمد انگریزوں کو دجال کہا کرتے تھے اور ایسا ہی میرے مرزائی دوستوں کا عقیدہ بھی ہے مگر انگریز تو بہت عرصہ پہلے سے ظاہر ہیں۔

اس میں ایک نکتہ ہے جو عاقلاں را اشارہ کافی است، اور وہ یہ کہ مرزا صاحب یوں تو دعویدار تھے کہ وہ دجال اور فتنہ دجال کے مٹانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں مگر اندر اندر انگریزوں کو خدا کا سایہ اور رحمت مانتے تھے اور اپنے فتنہ ارتداد کی ترقی کیلئے انگریزوں کی حمایت اور خوش آمد کرتے رہتے تھے ایسا ہی آج کل قضیہ کشمیر کے متعلق خلیفہ ثانی مرزا محمود صاحب کا وطیرہ ہے۔ کیا یہ فتنہ دجال کو مدد کرنا ہے یا مٹانا؟

پس ہر طرح سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نہ تھے بلکہ اس کے ہم عصر، مدمقابل۔ اصلی مسیح وہی ہے جو بقول خود مرزا غلام احمد صاحب قرآن شریف کی رو سے چودھویں صدی میں پیدا ہوا اور ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہو چکا نہ کہ مرزا صاحب

میرے احمدی و دیگر بھائی مجھ سے شائد سوال کر بیٹھیں کہ مانا دجال کی باقی سبھی علامات تو مرزا صاحب میں پوری اترتی ہیں لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی خدائی کیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مسئلہ ارتقاء کی رو سے مرزا صاحب نے آہستہ آہستہ ترقی فرمائی ہے اور وہ یوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے (ص ۱۶)۔

۱۔ پہلے براہین احمدیہ میں یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۴۹)

۲۔ بعد ازاں ایک قدم اور آگے بڑھا کر لکھا کہ حضرت ابراہیم، حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت عیسی، حضرت محمد ﷺ بھی میں ہی ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کبھی موسیٰ کبھی آدم کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

ثبوت کے لئے درثمین اردو

۳۔ پھر ایک قدم اور بڑھایا اور ترقی کے زینہ پر قدم رنجہ یوں فرمایا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

۴۔ قرآن نے اس مقام تک آپ (مرزا) کی رہنمائی کی جس تک ابراہیم اور موسیٰ اور مسیح کو رہنمائی حاصل نہ ہوئی تھی۔ (حقیقی اسلام ۔ ص ۸۱)

۵۔ پھر اور ترقی کی اور حضرت محمد ﷺ کی غلامی پسند نہ آئی تو حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ پر یوں لکھ مارا کہ اللہ فرماتا ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

یہاں لکڑی کے تختوں کا ذکر تو ہے ہی نہیں، اور نہ آسمان سے تختوں کا اترنا مانتے ہی تھے یہاں تو تختوں سے مرزا صاحب کی مراد تخت یا درجہ نبوت تھی اور اس شیطانی وحی کا مطلب یہ تھا کہ آسمان سے کئی نبی آئے یا اترے مگر مرزا غلام احمد کا درجہ نبوت سب سے اوپر تھا۔

کہیے احمدیو بلکہ مرزائیو! مرزا صاحب کا یہ دعویٰ آنحضرت ﷺ کی غلامی کا ہے یا سرداری کا؟

۶۔ پھر دوسرا قدم اور آگے بڑھا کر یوں رکھا کہ درثمین فارسی میں لکھا

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام

یہاں جام سے مراد معاذ اللہ جام شربت نہیں بلکہ درجہ نبوت ہے اور اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جو درجہ نبوت فرداً فرداً ہر نبی کو ملا وہ سب ملا کر آپ اکیلے کو مل گیا۔ مرزائیو! کہو کیا یہی شان غلامی ہے۔ یا معاذ اللہ سرداری؟

۷۔ پھر ایک قدم اور بڑھے اور خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۳۵ پر لکھا کہ:

انا قدمی هذا علی منارة ختم علیها کل رفعة

یہ میرا قدم ایسے منارہ پر ہے کہ اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی منارہ اور بلندی سے مراد درجہ نبوت ہے۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ مرزا صاحب قطب صاحب کی لاٹ پر تو رہا ہی نہ کرتے تھے جو ان کا قدم سب سے اونچی بلندی پر مانا جائے

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے

دعوی غلامی کے ساتھ افسری کا غرور ہے (باقی دارد)

....

خطاب بہ رسالہ مرقع قادیانی

اے ہر ماہ کے بعد میرے ایمانی جذبات کو بھڑکانے والے گوہر افشاں پیارے آرگن! تو نے اپنی تھوڑی سی عمر میں کہاں دلوں کو مسخر کیا ہے اور کس حد تک معاملات میں اضافہ کیا اس کا بیان کرنا میرے حیطہ تحریر سے باہر ہے۔

مگر ہاں! یہ کہنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تیری آمد میرے دل میں اسلام کی ٹھیٹھ تعلیم پھونک کر قال اللہ اور قال الرسول پر عامل گردانتی ہے۔ اور مجھے مدلل طور پر سمجھاتی ہے کہ نجات کا دارومدار آنخضرت ﷺ کی پیروی اور سلف صالحین کی روش میں ہے۔ ہاں ہاں! تیرے مضامین مجھے ان فتنوں سے، جن کے باعث آج نوجوان اسلامی عقائد کو خیرباد کہہ رہے ہیں، بچاتے ہیں۔

پیارے آرگن! تیرے ہر ایک مضمون اور ہر ایک ادا کو دیکھ کر لفظ مرحبا ورد زبان ہوتا ہے۔ اور یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ سب کچھ تیری چہل پہل محض تیرے تجربہ کار مدیر طال اللہ بقاءہ کے باعث ہے جس کے اخلاق اور حسن بیان کے مداح سب اپنے بےگانے ہیں۔ تیرے مدیر نے ہمیں اپنی ان تھک کوششوں سے کس حد تک زیر احسان بنایا ہوا ہے، اس کے اظہار سے زبان اور قلم عاجز ہے، بجز اس کے کہ ہمارے منہ اور قلم سے نکلتا ہے: ثناء اللہ بود ورد زبانم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیری خدمات کا اعتراف ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بیان کر کے اب ذرہ روئے سخن اپنی جماعت کی طرف کرتا ہوں۔

اے میرے پیارے بھائیو! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ پیارے مرقع قادیانی کے مدیر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے اسلامی عقاید کی اشاعت اور اسلام کو بیرونی و اندرونی حملوں سے بچانے کے لئے کہاں تک کوشش کی ہے۔ تمہیں طوعاً وکرہاً ماننا پڑتا ہے کہ فاضل موصوف نے اپنی تصانیف تمہارے اور تمہاری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور ایک بیش بہا قیمت کے موتیوں کا ذخیرہ پیش کیا ہے۔ کیوں نہ ہو اسلامی فرقوں سے گفتگو ہو، تو یہ ڈھال کا کام دیتی ہیں، اور غیر مسلموں کے میدان مباحثہ میں ایک مددگار کا کام دیتی ہیں۔ مگر آہ! ہم نے اس کا کہاں تک ہاتھ بٹایا۔ اس بارے میں ہماری غفلت اور بے اعتنائی کی یاد سے روح کانپ جاتی ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور بدن لرز جاتا ہے۔

اے قوم! ہوش میں آ، اور وقت کو غنیمت سمجھ۔ اس اپنے فاضل مدیر کا ہاتھ بٹا اور اپنے لئے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے فائدہ کے لئے رسالہ مرقع قادیانی کو اپنا رفیق اعلی بنا اور اس کی اشاعت میں حصہ لے۔

تجھے جزاك الله کا تحفہ اور اجر عند الله کا انعام ملے گا

حافظ فضل الرحمٰن۔ ریلوے کلرک راولپنڈی

....

کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور

جناب مولوی صاحب!

آپ نے اپنی کتاب مسیح موعود کے صفحہ ۲۴ تا ۴۰ میں مرزا صاحب کی تحریروں کا حوالہ دے کر صاحب موصوف کا انکار از نبوت ثابت کیا ہے۔ بلکہ صفحہ ۳۶ میں بحوالہ انجام آتھم از مرزا غلام احمد صفحہ ۲۷۔۲۸ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ سے آپ نے اپنی کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ مدعی نبوت مسلمان نہیں ہوسکتا۔

جناب مرزا صاحب اپنی تحریر مندرجہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں صاف فرماتے ہیں کہ میں نبی ہوں۔

مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریروں اور آپ کی کتاب مسیح موعود کو مدنظر رکھتے ہوئے میں آپ سے یہ استفسار کرتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی یہ تحریریں، جن میں جناب نے نبوت کا دعوی کیا ہے، منسوخ ہیں؟

اگر منسوخ ہیں تو مرزا صاحب کی تحریروں میں اختلاف واقع ہوتا ہے اور جس بات میں اختلاف واقع ہو وہ حسب الارشاد رب العزت و لو کا ن من عند غیر الله لو جدوا فیه ا ختلا فاً کثیراً خدا کی وحی نہیں ہوسکتی۔

پس ان واقعات کے ہوتے ہوئے آپ کس بنا پر مرزا صاحب کی تحریروں کو واجب العمل من جانب اللہ تصور کرتے ہیں۔

دوم: آپ کے خیال مندرجہ کتاب مسیح موعود صفحہ ۳۶ کے مطابق نبوت کا مدعی مسلمان نہیں ہوسکتا، مگر جناب مرزا صاحب اپنے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں باآواز بلند فرماتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور یہ لقب مجھے دیا گیا۔

تو کیا مرزا صاحب بھی آپ کی مندرجہ بالا تحریر کے مطابق آپ کے عنوان (کہ مدعی نبوت مسلمان نہیں ہوسکتا) کی زد میں آتے ہیں؟ چونکہ آپ قرآن مجید کے مفسر بھی ہیں، لہذا میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر ارشاد باری: کو نوا قوا مین بالقسط شهداء لله ،کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرتا ہوں اور اس سوال کا جواب آپ کی دیانت آپ کی ذہانت پر اعتماد رکھتے ہوئے حقانیت سے سننا چاہتا ہوں۔

ہاں چونکہ آپ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ مدعی نبوت مسلمان نہیں ہوسکتا، مگر مرزا صاحب بحوالہ حقیقۃ الوحی نبوت کے مدعی ہیں، لہذا مرزا صاحب آپ کے فیصلہ کے مطابق آپ کی زد میں آتے ہیں، تو فرمائیے جو شخص، خواہ کوئی ہو، آپ کے اس اصول کے مطابق اسلام کی حد سے نکل جائے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی پیروی کرنی باعث نجات ہو سکتی ہے؟

از روئے شرع اسلام اس کو اپنا امام بنایا جا سکتا ہے؟

امید ہے کہ جناب نہائت ٹھنڈے دل سے میری اس تحریر کو جو محض صداقت اور حق کی تلاش کی بنا پر لکھی گئی ہے، آپ حیطہ دماغ میں لا کر جواب باصواب سے ممنون کریں گے اور اس جواب کی ایک مطبوعہ کاپی مجھے عنایت کریں گے۔

حافظ فضل الرحمٰن ریلوے کلرک راولپنڈی

....

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔

و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین۔ ۱۱ مارچ ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "